بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات ۵۶)

میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں

ربّ کائنات اور اُس کی عبادت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مؤلف عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر: رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان فون: 649916

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ الذاریات ۵۶)

ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں

ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت

اس کتاب (ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت) میں اللہ تعالیٰ کے وجود پر قرآن مجید اور مسلم و غیر مسلم علماء اور سائنسدانوں کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ کائنات کا ہر ذرّہ پکار رہا ہے کہ ہم خود بخود پیدا نہیں ہوئے ہم زبردست خالق کے کرشمۂ قدرت کا شاہکار ہیں، لہٰذا وہی خلّاقِ مخلوقات ہی اس کا مستحق ہے کہ خشوع و خضوع، تذلّل و پستی، قیام و رکوع اور سجدہ اسی کیلئے ہو"

یہ تحیر خیز کائنات جس کی تخلیق ہے وہی معبودِ برحق ہے، وہی مستحقِ عبادت ہے"

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی مکۃ المکرمہ

۵ راگست ۱۹۹۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں

ربّ کائنات اور اس کی عبادت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مؤلفہ عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

مکتبہ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان فون: 649916

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت

طبع اوّل ـــــ جنوری ۱۹۹۴ء
تعداد ـــــ ۱۱۰۰
قیمت ـــــ

المکتبۃ السلفیہ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 05161
261.1
ع ا ج

از عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان فون: ۶۴۳۹۹۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
انتساب	۱۴	مسئلۂ توحید	۲۸
حرفِ اوّل	۱۵	کائنات کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کی حمد میں معروف ہے۔	۳۵
عبادت کا حق دار	۱۶	حق سبحانہ کے وجود میں کوئی شک نہیں ہے۔	۳۶
مستحقِ عبادت	۱۶	خالقِ کائنات	۳۷
ربِ کائنات اور اس کی عبادت کے متعلق ان آیات کی تفصیل جن کی تفسیر و تشریح اس کتاب میں درج کی گئی ہے۔	۱۸	انسان کا اپنا وجود خدا کے وجود کی زبردست دلیل ہے۔	۳۹
مقصودِ حیات	۲۶	زمین میں ہم بیج بوتے ہیں لیکن پھل اور پھول کون پیدا کرتا ہے۔	۴۵
اے آدم کے بیٹے میری عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں تیرا سینہ تونگری اور قناعت سے پُر کردوں گا۔	۲۷	پھول	۴۶
		مختلف ملکوں کے پرندے	۴۷
		خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی پرستش کرنے والوں کو کبھی سکون نہیں ملا۔	۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ قدیم بلا ابتداء دائم بلا انتہا قدیم ہے بلا ابتداء، دائم ہے۔	۵۰
سب سے اوّل سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ۔	۵۱
سورۂ حدید کی بعض خصوصیات۔	۵۵
وساوسِ شیطان کا علاج۔	۵۵
اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار خود اپنے موجودہ وجود کا انکار ہے۔	۵۶
انسان اس معاملہ میں خود مختار ہے۔	۵۷
تم اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کیسے کر سکتے ہو؟	۵۹
استفہام تعجب اور انکار کے لیے ہے۔	۶۰
ایک دیہاتی بدّو کا منکرِ خدا سے مکالمہ۔	۶۱
روح موجود ہے مگر دکھائی نہیں دیتی۔	۶۲
ہر موجود اپنے وجود کے موجد کا اعلان ہے۔	۶۲
آنکھ کے اندھے ہر قدم پر قدرت کے نشانات دیکھتے ہیں۔	۶۳
کمالِ عقل وشعور	۶۵
افسوس ہے تم ہم سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہو	۶۷
عبادت کے لائق وہ ذات ہے جو خود زندہ ہے۔	۶۹
صرف اللہ تعالیٰ تنہا معبود ہے۔	۷۰
مشرک قوم کے سامنے مردِ مومن اعلان کر رہا ہے۔	۷۱
اللہ تعالیٰ ہی تمہارا پروردگار ہے سو اسی کی عبادت کرو۔	۷۳
کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی الٰہ ہے	۷۵
مستحق عبادت اور مرجع کل۔	۷۶
کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی اُن چیزوں کو نہیں دیکھا۔	۷۷
اللہ تعالیٰ ہی کے آگے سر بخم ہیں۔	۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں وہ عنقریب اس کا انجام جان لیں گے۔	۸۲
تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔	۸۳
تم اور تمہارے باطل معبود جہنم کا ایندھن ہیں۔	۸۵
اللہ تعالےٰ انسان کا حقیقی آقا ہے۔	۸۷
عبادت کی دو قسمیں۔	۸۸
عبادت کا مفہوم اطاعت ہے۔	۸۸
اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کا انجام۔	۸۹
جس نے اللہ تعالےٰ کو اپنا معبود نہیں بنایا تو اللہ تعالےٰ سے اُسے محبت بھی نہیں ہوتی۔	۸۹
اہلِ ایمان کی سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔	۹۰
غیر اللہ سے نفسِ محبت ممنوع نہیں۔	۹۰
ایمان، اسلام، احسان کیا ہے؟	۹۲
ربِّ کائنات کے وجود کا دل سے اقرار زبان سے اظہار اور غیر اللہ کی پرستش سے انکار کیا جائے۔	۹۳
فرشتے انسان کے تمام اقوال و افعال لکھ رہے ہیں۔	۹۴
اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے دیدار سے مشرف فرمائیگا۔	۹۵
اہلِ ایمان کی بھلائی کے آپؐ بڑے حریص اور اُن پر شفیق ہیں۔	۹۷
اگر رحمتِ الٰہی کی طلب ہے۔	۹۹
میری عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائیں۔	۹۹
قیامت پر ایمان	۱۰۰
گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے	۱۰۲
اسلام کیا ہے؟	۱۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
ارکانِ اسلام	١٠٦
حضرت جبرائیلؑ کا آخری سوال۔	١٠٧
نماز میں کنکریوں سے کھیلنا۔	١٠٨
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا۔	١٠٩
نماز کی حالت میں اگر تھوک آجائے تو کیا کرے؟	١٠٩
اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔	١١١
توحید ربوبیت اور قرآن پاک۔	١١٣
آیت الکرسی توحید کی عظیم آیت۔	١١٤
کتاب اللہ میں سب سے معظم آیت۔	١٢٣
آیت الکرسی کی قیامت کے دن زبان ہوگی اور ہونٹ ہونگے۔	١٢٤
عجیب و غریب قصہ۔	
رفیع الشان آیت۔	١٢٥
آیت الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے	١٢٥
اسم اعظم۔	١٢٦
ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا۔	١٢٦

عنوان	صفحہ
آیت الکرسی پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔	١٢٧
آیت الکرسی کی تفسیر تدبر قرآن میں۔	١٢٧
آیت الکرسی توحید کی ایک عظیم آیت۔	١٢٩
حق تعالیٰ کی یکتائی اور توحید۔	١٣٧
اللہ تعالیٰ کا اولادِ آدم سے اہم سوال اور اُن کا جواب۔	١٤٠
کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟	١٤١
اُس وقت کو یاد کرو۔	١٤٤
سب سے بڑا حق اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔	١٤٥
یتیم اُن چھوٹے بچوں کو کہتے ہیں جن کا سرپرست باپ ہو مسکین کون ہیں؟	١٤٦
کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے وجود میں بھی شک ہے؟ رسولوں کا اپنی قوم سے سوال۔	١٤٧
جب تمام موجودات کا خالق اور موجد وہی ہے تو پھر عبادت میں تنہا واحد وہی کیوں نہ ہو؟	١٤٨

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
اگر آسمان اور زمین میں دو خدا ہوتے تو فساد پیدا ہو جاتا۔	۱۴۹
تصادم و تزاحم بہرحال دو خداؤں کے درمیان ناگزیر ہے۔	۱۵۱
اگر یہ مان لیا جائے کہ بہت سے خدا ہیں۔	۱۵۲
اس کے سامنے سب پست اور عاجز ہیں۔	۱۵۳
کیا ہم نے (خدائے) رحمان کے سوا دوسرے خدا ٹھہرا دیئے تھے، ان کی پرستش کی جائے۔	۱۵۴
توحید رب کائنات اور پیغمبران علیہم السلام	۱۵۵
ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا یہ پیغام دے کر کہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔	۱۵۶
حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں۔	۱۵۷
نوح علیہ السلام اپنی قوم کو غیر اللہ کی پرستش کے نتیجہ میں قیامت کے دن دردناک عذاب سے ڈرا رہے ہیں	۱۵۹
حضرت ہود علیہ السلام اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں	۱۶۱
قرآن مجید میں عاد کا ذکر۔	۱۶۱
قوم عاد	۱۶۱
عاد کا زمانہ	۱۶۳
عاد کا مسکن	۱۶۳
عاد کا مذہب	۱۶۴
حضرت ہود علیہ السلام	۱۶۴
تبلیغ السلام	۱۶۵
قوم ہود (عاد) پر طوفانی ہوا کا عذاب	۱۷۲
حضرت ہود علیہ السلام کی وفات۔	۱۷۴
چند عبرتیں۔	۱۷۴
حضرت صالح علیہ السلام۔	۱۷۸
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔	۱۸۸
ابراہیم علیہ السلام دنیا کے شرک میں توحید کے پہلے علمبردار۔	۱۹۰
ابراہیم علیہ السلام مشرکوں میں سے نہ تھے۔	۱۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ کا اعلان، میں نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا۔	۱۹۲	جب آپ اپنے شہر حران (ملک کلدانیہ) سے ہجرت کرکے ملک شام میں آ بسے۔	۲۱۲
قرآن مجید میں ابراہیمؑ کا مقام۔	۱۹۳	کسی بھی مشرک کی زندگی میں اُس کی ہدایت اور بخشش کی دُعا کی جا سکتی ہے	۲۱۳
وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں اُن چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔	۱۹۵	ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر اور قوم سے جُدا ہو کر فرات کے مغربی کنارے کلدانیین بستی میں چلے گئے۔	۲۱۴
ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔	۱۹۶	جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ مطلع کیا گیا۔	۲۱۴
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا۔	۱۹۹	جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہو تمہارا رزق اُن کے اختیار میں نہیں۔	۲۱۵
ابراہیم علیہ السلام کا اقرار و اظہار	۲۰۴	ابراہیم علیہ السلام اور کواکب پرستی۔	۲۱۶
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باپ کو بُت پرستی سے منع کر رہے ہیں۔	۲۰۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام جلیل القدر موحد پیغمبر ہیں۔	۲۱۹
شیطان کے کہنے میں آکر بُت پرستی اور شرک میں مبتلا ہو جانا خود شیطان پرستی ہے۔	۲۱۱	روایتِ کواکب کا معاملہ۔	۲۲۰
سنگساری کی سزا قدیم قوموں میں عام تھی۔	۲۱۱	مَلکوُت یعنی حکومتِ آسمانی کے کرشمے۔	۲۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
ستارہ پرستی۔	۲۲۱
انبیاء کبار اپنے کسی کمال کو اپنی جانب منسوب نہیں کرتے۔	۲۲۲
جاہلی قوموں کو سب سے زیادہ ٹھوکر صفتِ ربوبیت ہی میں لگی ہے۔	۲۲۳
رب کا لفظ معنویت سے لبریز ہے۔	۲۲۴
غایتِ تواضع و کسر نفسی۔	۲۲۵
ظلم عظیم۔	۲۲۵
ہم نے ابراہیمؑ کو ابتدا ہی سے رُشد و ہدایت عطا کر دی تھی۔	۲۲۷
ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا جا رہا ہے۔	۲۳۴
نمرود اور اُس کی قوم نے ابراہیمؑ کی سزا کے لیے ایک مخصوص جگہ بنوائی۔	۲۳۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کا مکالمہ۔	۲۳۸
نمرود کا واجب القتل آدمی کو رہا کر دینا اور بے گناہ کو قتل کر دینا۔	۲۴۳
ظالم نمرود پر عذابِ الٰہی کا ورود	۲۴۴
حضرت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت میں اپنی اولاد سے آخری سوال تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟	۲۴۶
اے میرے قید خانے کے ساتھیو!	۲۴۸
حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو صرف اللہ تعالیٰ کی پرستش کا حکم دے رہے ہیں۔	۲۵۱
مقام مدین	۲۵۲
قوم کی حالت اور شعیب علیہ السلام کی دعوتِ حق۔	۲۵۳
قوم شعیبؑ پر نزولِ عذاب۔	۲۵۷
حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر۔	۲۵۸
بصائر و عبر۔	۲۵۸
کیا اسلامی زندگی میں صرف عبادات ہی اہم رکن ہیں؟	۲۵۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عبادت کی تلقین کی جا رہی ہے۔	۲۶۳
عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب	۲۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
ربّ العٰلمین اور خاتم المرسلین۔	۲۶۷
خود خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادتِ الٰہی کا حکم۔	۲۶۸
انبیاء علیہم السلام کے ذمے دو کام تھے ہدایت اور عبادت۔	۲۶۹
کفّار کے ایمان نہ لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حزن وملال۔	۲۷۱
مجھے حکم ملا ہے کہ مَیں خالص اللہ ہی کی عبادت کروں۔	۲۷۲
آپؐ اپنے پروردگار کی حمد اور اس کے سامنے جھکتے رہیے۔	۲۷۳
اللہ تعالیٰ کا مومنین پر احسان۔	۲۷۴
اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت اہم اعلان کرا رہا ہے۔	۲۷۶
مجھے منع کیا گیا ہے کہ مَیں اُن کی عبادت کروں جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔	۲۷۷
صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے تم اسے تسلیم کرلو تمہاری اسی میں بہتری ہے۔	۲۸۰
آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو نہ تو مَیں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو۔	۲۸۲
قرآن۔	۲۸۴
مَیں اُن معبودانِ باطل کی عبادت نہیں کرتا۔	۲۸۵
دینِ جاہلیت اور دینِ اسلام میں فرق۔	۲۸۵
آخری فیصلہ۔	۲۸۶
اگر تمام درختوں کے قلم بن جائیں اور تمام سمندروں کے پانی کی روشنائی۔	۲۸۸
وجودِ باری تعالیٰ اور کائنات کے عجائبات پر مسلم اور غیر مسلم، علماء و فضلاء اور سائنسدانوں کے بیانات۔	۲۹۱
وجودِ باری تعالیٰ اور توحید قرآن مجید کا طرزِ استدلال۔	۲۹۲
وجودِ باری تعالیٰ پر دلائل۔	۲۹۲
خدا پہ ایمان فطری امر ہے۔	۲۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
تین قسم کے دلائل،	۲۹۶
اسی پہ ہے سب کی انتہاء	۳۰۲
دہری وجودِ باری تعالےٰ کا انکار کیوں کرتے ہیں؟	۳۰۵
انفسی دلائل	۳۰۶
امام مالکؒ کی دلیل	۳۰۶
حرارتِ بدن کی یکسانیت اور صورتوں کا اختلاف کیوں ہے۔	۳۰۹
توحید	۳۱۱
دائمی انقلاب	۳۱۱
بارِ ثبوت مشرک پر ہے۔	۳۱۱
محتاج خدا نہیں ہو سکتا۔	۳۱۳
خدا مکرر نہیں ہو سکتا۔	۳۱۴
خدا محدود نہیں ہو سکتا	۳۱۵
تمام عقلاء وحدانیت کے قائل ہیں۔	۳۱۵
جولین ہکسلے کا اعتراف۔	۳۱۶
خدا ناقص العلم نہیں ہو سکتا۔	۳۱۶
مشرک قومیں بھی علمی طور پر توحید کی قائل ہیں۔	۳۱۷
خدا نہ والد ہو سکتا ہے نہ مولود۔	۳۱۸
حادث خدا نہیں ہو سکتا۔	۳۱۹
خدا مرکب نہیں ہو سکتا۔	۳۱۹
حضرت عیسیٰؑ اور مریم دونوں اسباب کے محتاج تھے۔	۳۲۰
توحید ایک فطری امر ہے۔	۳۲۰
وجودِ باری تعالیٰ کے شواہد	۳۲۲
سائنس کے اکتشافات وجودِ باری تعالیٰ پر دلائل کرتے ہیں۔	۳۳۱
وجودِ باری تعالےٰ پر علمِ طب کی شہادت۔	۳۳۷
حرکت بلا محرک پیدا نہیں ہو سکتی۔	۳۴۶
حدوث مادہ کی پہلی دلیل۔	۳۴۸
دوسری دلیل۔	۳۴۹
تیسری دلیل۔	۳۵۰
چوتھی دلیل۔	۳۵۰
پانچویں دلیل	۳۵۱
استعجاب	۳۵۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شبہ ثالثہ اور اس کا جواب	۳۵۳	پودے۔	۳۷۷
وجود باری تعالیٰ کے متعلق ایک	۳۵۶	زندگی۔	۳۷۸
سوال اور اس کا جواب۔		آنکھ۔	۳۸۲
ایمان باللہ کے اخلاقی فوائد۔	۳۵۷	کان۔	۳۸۴
پہلا فائدہ	۳۵۷	جمادات۔	۳۸۵
ایمان باللہ کا دوسرا اخلاقی فائدہ	۳۵۸	نباتات۔	۳۹۰
ایمان باللہ کا تیسرا فائدہ	۳۵۹	حیوانات۔	۳۹۴
ایمان باللہ کا چوتھا فائدہ	۳۶۰	پہاڑ زمین کی میخیں ہیں۔	۳۹۶
ایمان باللہ کا پانچواں فائدہ	۳۶۱	سمندر میں تہ بہ تہ موجوں اور تہ بہ تہ	۳۹۶
ایمان باللہ کا چھٹا فائدہ	۳۶۳	اندھیروں کا قرآنی تصور۔	
ایمان باللہ کا ساتواں فائدہ	۳۶۵	قرآن مجید میں سورج اور چاند کا تصور۔	۳۹۸
نظام کائنات	۳۶۵	سورج اور چاند کے مداروں کا وجود۔	۳۹۹
یکسانیت و عمومیت	۳۶۵	ایک نظر نباتات پر ڈالتے جائیے۔	۴۰۳
علت و معلول	۳۶۷	ناریل کے درخت میں اللہ کی عجیب	۴۰۴
وجود باری تعالیٰ اور توحید	۳۷۴	کاریگری۔	
نظم و ترتیب	۳۷۴	زندگی کے لیے پانی کی ضرورت ہے۔	۴۰۷
کرۂ ارضی	۳۷۴	الٰہی تخلیق کے شعبدے۔	۴۱۶
اے کریسی مارلین کا قول	۳۷۶	فلکیات کا حیرت انگیز نظام۔	۴۱۸
		ایک نظر چاند پر۔	۴۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝
مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ساری تعریف اُس ذاتِ اقدس کے لئے ہے جو ساری کائنات کا پروردگار ہے، یہ اسی کا کرم، اسی کا فضل ہے کہ اُس نے میرے محترم والد صاحب محمد، کو اپنا کلام پاک حفظ کرایا، اور عالم دین بنایا۔ انہوں نے تاحیات امامت و خطابت کا معاوضہ نہیں لیا۔ وہ جہاں گئے صبح کی نماز کے بعد حلوہ بنا کر خوانچہ میں ڈال کر اور پھر اپنے سر پر اٹھا کر اسلامی حلوہ کی آواز لگا کر گلی گلی بیچتے پھرتے رہے، جب تک طاقت تھی میل ڈیڑھ میل پیدل چل کر نماز با جماعت ادا کرتے رہے۔ آخری وقت کمزوری کے باعث جب یہ اہتمام قائم نہ رہ سکا تو گھر میں اگر اکیلے ہوتے خود ہی تکبیر کہہ کر بطریق جماعت نماز ادا کرتے۔ نماز میں تلاوتِ قرآن کے دوران عموماً بے اختیار اشکبار ہو جاتے، چلتے پھرتے زبان پر قرآن مجید ہی رہتا اللہ پاک نے انہیں لہجہ بھی عمدہ عطا فرمایا تھا کہ سامعین پر سُن کر رقت طاری ہوتی تھی، چلے گئے، اس محفل ہستی سے باری باری بالآخر سب نے ہی چلے جانا ہے....

وہ اپنے رب کی عبادت یعنی اطاعت، محبت، خشیت میں مگن تھے۔ میں یہ کتاب "رب کائنات اور اُس کی عبادت" اپنے والد صاحب غفر اللہ لہٗ کی طرف منسوب کر کے دُعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے کر اس کا اجر اس گنہگار کو اور میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو پہنچائے اور ہم سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ قارئین کرام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے التماس ہے کہ وہ بھی دعا کریں۔ اور اپنے کریم آقا کے حضور التجا کریں کہ اپنے دین کی خدمت اپنی مرضی کے مطابق لینے کے لیے صحت کے ساتھ میری زندگی اور طویل کردے۔ اور مجھے ریا سے بچالے۔

وَما ذالك على الله بعزيز ـــــ ان الله على كل شئ قدير، والحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام على رحمة للعلمين۔ آمین

عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

۲۰ اگست ۱۹۹۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

عدل وانصاف کا تقاضا ہے، شرافت و دیانت پکار رہی ہے کہ مستحق عبادت وہی ذاتِ اقدس ہے، جو خالقِ ارض وسمٰوٰت اور ربِ کائنات ہے، جس کی الوہیت و ربوبیت کی ہر ذرہ گواہی دے رہا ہے، جس کی حمد وثنا میں فرشتے، جنات، حیوانات اور پرندے وغیرہ رطب اللسان اور سرمست ہیں۔

ہمیں جس نے یہ خوبصورت جسم عطا فرمایا۔ ہم جس کی زمین پر چلتے پھرتے ہیں ہم جس کی پیدا کردہ قسم قسم کی روزی گندم، چاول، ترکاریاں دودھ، شہد وغیرہ کھا کر اور پانی پی کر پیٹ کی بھوک اور پیاس بجھاتے ہیں، ہمارے لئے جس نے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت، وہ جو بارش نازل فرما کر خشک زمین کو سیراب کرتا ہے اور اس پانی سے کھیت، باغات، اور پوری مخلوقات کو فیضیاب کرتا ہے، وہ جو روزانہ صبح سورج مشرق سے طلوع کرتا ہے اور شام کو مغرب میں غروب کرتا ہے، وہ جس نے دن کاروبار کے لئے اور رات آرام کیلئے بنائی، وہ جو تھکے ماندے انسان پر نیند مسلّط کر کے اسے سکون و راحت سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ جس نے یہ کمال دکھلایا کہ نیند کی حالت میں روح اس کے بدن میں موجود ہوتی ہے مگر آنکھوں کی موجودگی کے باوجود دیکھتا نہیں۔ کان ہوتے ہوئے سنتا نہیں۔ زبان ہوتے ہوئے بولتا نہیں پاؤں ہوتے ہوئے چلتا نہیں ہاتھ ہوتے ہوئے پکڑتا نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناک کی موجودگی میں سونگھتا نہیں وغیرہ وغیرہ جو ذات باری تعالےٰ لئے یہ حیرت انگیز نظارے اپنی قدرت کے کرشمے اپنی صنعت کے نقوش اپنی عظمت کی تصاویر ہماری نظروں کے سامنے لارہی ہے جن کا نہ شمار کیا جاسکتا ہے نہ انکار،

پس عقلمند اور خوش بخت انسان وہی ہے جو حقائق کا دل سے اقرار کرتے ہوئے زبان سے بے اختیار اظہار کرے کہ

عبادت کا حقدار

وہی کائنات کا پروردگار ہے، جو زمین و آسمان میں صاحب اقتدار ہے جس کے دست قدرت میں مکمل اختیار ہے"

جس نے انسان کو پیدا کیا، وہ جو انسان پر موت وارد کرتا ہے، انسان کے ہاتھ میں نہ اُس کی زندگی ہے نہ موت، کوئی بھی انسان دنیا میں اپنی مرضی سے جبتک چاہے نہیں رہ سکتا، جبکہ انسان نہ دنیا میں خود آیا اور نہ یہاں سے خود جاتا ہے" تو انسان کی زندگی اور موت تک جس کے قبضہ میں کیا اُس کے علاوہ **مستحق عبادت** کوئی اور ہو سکتا ہے؟ فکر۔ فکر۔ فکر۔ اُسی کا ذکر، ذکر، ذکر

وہی ہے وہی مستحق عبادت — کہ تخلیق ہے جسکی ساری یہ خلقت
گلستاں میں گل ہوں کہ جنگل کے کانٹے — ہر اک کی زباں پر ہے تیری ہی مدحت

ترے در پہ عاجز ہے لاریب عاجز
تو ہی پوری کرتا ہے ہر اک کی حاجت

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی حال مقیم مکہ مکرمہ
۵/ اگست ۱۹۹۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات اور اسکی عبادت کے متعلق اُن آیات کی تفصیل جن کی تفسیر و تشریح اس کتاب میں درج کی گئی ہے

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۱	الذاریات	۵۶ - ۵۸	۲۶
۲	الانبیاء	۲۵	۲۷
۳	البقرہ	۲۱ - ۲۲	۲۹
۴	قٓ	۶ - ۸	۳۱
۵	بنی اسرائیل	۴۴	۳۵
۶	آل عمران	۱۹۰ - ۱۹۱	۳۷
۷	المومنون	۱۲ - ۱۶	۴۰
۸	الحج	۵ - ۶	۴۱
۹	الملک	۱	۴۳
۱۰	آل عمران	۱۳۵	۴۹
۱۱	الحدید	۳	۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۱۲	القصص	۸۸	۵۳
۱۳	الرحمٰن	۲۶ - ۲۷	۵۳
۱۴	البقرہ	۲۸	۵۹
۱۵	البقرہ	۱۳۹	۶۷
۱۶	البقرہ	۲۵۸	۶۸
۱۷	آل عمران	۲	۶۹
۱۸	صٓ	۶۵	۷۱
۱۹	یٰسین	۲۲	۷۲
۲۰	یونس	۳ - ۴	۷۳
۲۱	الطور	۴۳	۷۵
۲۲	المومن	۳	۷۶
۲۳	الغاشیہ	۲۵ - ۲۶	۷۶
۲۴	النحل	۴۸ - ۵۰	۷۷
۲۵	الرعد	۱۵ - ۱۶	۸۰
۲۶	الحجر	۹۶	۸۲
۲۷	النساء	۴۸	۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۲۸	الطور	۴۳	۸۳
۲۹	البقرہ	۱۶۳	۸۳
۳۰	الانبیاء	۹۸ — ۱۰۰	۸۵
۳۱	الانبیاء	۱۰۱ — ۱۰۳	۸۶
۳۲	التغابن	۱۲	۸۹
۳۳	الجن	۲۳	۸۹
۳۴	البقرہ	۱۶۵	۹۰
۳۵	قٓ	۱۷ — ۱۸	۹۴
۳۶	الانفطار	۱۰ — ۱۲	۹۴
۳۷	الانعام	۱۰۳	۹۵
۳۸	الشوریٰ	۵۱	۹۵
۳۹	التوبہ	۱۲۸	۹۸
۴۰	النور	۵۴ اور ۵۶	۹۸
۴۱	المومنون	۱ — ۲	۱۰۸
۴۲	البقرہ	۲۵۵	۱۱۴
۴۳	الحشر	۲۲ — ۲۴	۱۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۴۴	الاعراف	۱۷۲	۱۴۱
۴۵	البقرہ	۸۳	۱۴۴
۴۶	لقمان	۱۴	۱۴۵
۴۷	الاسراء	۲۳	۱۴۵
۴۸	ابراہیم	۱۰	۱۴۷
۴۹	الانبیاء	۱۹ - ۲۲	۱۴۹
۵۰	الزخرف	۴۵	۱۵۳
۵۱	النحل	۳۶	۱۵۶
۵۲	الاعراف	۵۹	۱۵۷
۵۳	الاعراف	۶۴	۱۵۷
۵۴	ہود	۲۶ - ۲۵	۱۵۹
۵۵	الاعراف	۶۵	۱۶۱
۵۶	ہود	۵۳	۱۶۷
۵۷	الشعراء	۱۳۵	۱۷۱
۵۸	الاعراف	۷۰	۱۷۱
۵۹	"	۷۱	۱۷۱ - ۱۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ
۶۰	ہود	۵۹ - ۶۰	۱۷۳
۶۱	الاعراف	۶۶ - ۶۸	۱۷۵
۶۲	الشعراء	۱۸۰	۱۷۶
۶۳	الاعراف	۷۳	۱۷۸
۶۴	ص	۸	۱۸۰
۶۵	الاعراف	۷۶ اور ۷۵	۱۸۰
۶۶	قصہ ابراہیم علیہ السلام		۱۸۸
۶۷	البقرہ	۱۲۴	۱۹۰
۶۸	"	۱۳۰	۱۹۰
۶۹	"	۱۳۵	۱۹۱
۷۰	آل عمران	۶۷	۱۹۱
۷۱	النساء	۱۲۵	۱۹۲
۷۲	النحل	۱۲۰ - ۱۲۳	۱۹۴
۷۳	الزخرف	۲۶ - ۲۸	۱۹۵
۷۴	ابراہیم	۳۵ - ۴۱	
۷۵	الممتحنہ	۴	۱۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ
۷۶	النحل	۱۲۰ - ۱۲۳	
۷۷	ابراہیم	۳۵ - ۴۱	۲۰۱
۷۸	الزخرف	۲۶ - ۲۸	
۷۹	الشعراء	۷۵ - ۸۲	۲۰۵
۸۰	مریم	۴۱ - ۵۰	۲۱۰
۸۱	توبہ	۱۱۴	۲۱۳
۸۲	العنکبوت	۱۶ - ۱۷	۲۱۵
۸۳	الانعام	۷۴ - ۸۴	۲۱۹
۸۴	الانبیاء	۵۱ - ۷۰	۲۳۰
۸۵	البقرہ	۲۵۸	۲۳۹
۸۶	البقرہ	۱۳۳	۲۴۶
۸۷	یوسف	۳۹ - ۴۰	۲۴۸
۸۸	الاعراف	۸۵	۲۵۱
۸۹	الاعراف	۹۱	۲۵۸
۹۰	الشعراء	۱۸۹	۲۵۸
۹۱	الاعراف	۸۶	۲۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ
۹۲	المطفّفین	۱ - ۳	۲۶۰
۹۳	طٰہٰ	۱۴ - ۱۵	۲۶۲
۹۴	یونس	۸۷	۲۶۳
۹۵	الزخرف	۶۳ - ۶۴	۲۶۵
۹۶	الحجر	۹۹	۲۶۸
۹۷	الغاشیہ	۲۱ - ۲۶	۲۶۹
۹۸	الذاریات	۵۴ - ۵۵	۲۶۹
۹۹	النور	۵۴	۲۷۰
۱۰۰	القصص	۵۶	۲۷۰
۱۰۱	یوسف	۱۰۳	۲۷۱
۱۰۲	الکہف	۶	۲۷۱
۱۰۳	الزمر	۱۲	۲۷۲
۱۰۴	الحجر	۹۸ - ۹۹	۲۷۳
۱۰۵	آل عمران	۱۶۴	۲۷۴
۱۰۶	الاحزاب	۲۱	۲۷۶
۱۰۷	الانعام	۱۶۲ - ۱۶۳	۲۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ
۱۰۹	الانعام	۵۶	۲۷۸
۱۱۰	الانعام	۷۱	۲۷۸
۱۱۱	الانبیاء	۱۰۸	۲۸۰
۱۱۲	"	۱۰۹	۲۸۱
۱۱۳	سورۃ الکافرون	مکمل	۲۸۲
۱۱۴	یونس	۱۰۴	۲۸۵
۱۱۵	لقمان	۲۷	۲۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصودِ حیات

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝ (الذاریات ۵۶-۵۸)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں۔ نہیں اُن سے روزی چاہتا ہوں اور نہ میری یہ خواہش ہے کہ وہ مجھے کھلائیں، اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانا اور زور آور ہے۔

مقصودِ زیست سے جو بشر آشنا نہیں
وہ نام کا بشر ہے مگر کام کا نہیں!

عبادت جزوِ حیات نہیں، بلکہ مقصودِ حیات ہے۔ تمام کتبِ سماوی کے نزول کا مقصد اور اُن کی تعلیم صرف ایک اللہ کی عبادت ہے، اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض وغایت اور اُن کی دعوت بھی اُس وحدہٗ لاشریک خالق کائنات کی عبادت ہی تھی، جیسا کہ خاتم الرسل سیدنا وشفیعنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (الانبیاء ۲۵)	اور ہم نے آپ سے قبل کوئی (ایسا) رسول نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری عبادت کرو

صحائف قدیمہ میں تمام رسولوں اور اُن کی اُمتوں کو یہی حکم کیا گیا دوسرے تمام احکام میں یہ حکم مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ چیز مل نہیں سکتی زر و جواہر سے
سبب سکون کا اللہ کی عبادت ہے (جام طہور)

اے آدم کے بیٹے میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا
مَیں تیرا سینہ تونگری اور قناعت سے پُر کر دونگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا بْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ (ابن کثیر بحوالہ ترمذی)	حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ بے نیازی سے پُر کر دونگا، اور تیری احتیاج کو ختم کر دوں گا، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو مَیں تیرا سینہ طرح طرح کی فکروں سے بھر دونگا، اور تیرا فقر میں دُور نہیں کرونگا، (تو ہمیشہ فقیر ہی رہیگا)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کُتبِ سماوی میں منقول ہے کہ اے ابن آدم! میں نے تجھے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، تُو اس سے غفلت نہ کر، تیرے رزق کا میں ضامن ہوں، تو اس میں بے جا تصرف نہ کر، تُو مجھے ڈھونڈ تا کہ مجھے پالے، جب تُو نے مجھے پالیا تو یقین کر کہ تُو نے سب کچھ پالیا، اگر میں تجھے نہ ملا تو جان لے کہ تجھے کچھ بھی نہ ملا سُن! تیرے دل میں تمام چیزوں سے زیادہ محبت میری ہونی چاہیئے۔ (ابن کثیر)

الٰہی وہ بصیرت دیدۂ و دِل کو عطا کر دے
جو شب کو روزِ روشن، آگہی کو رہنما کر دے
تیری ہی یاد ہو دل میں ترا ہی ذکر ہو لب پر
الٰہی اپنی اُلفت میں مری ہستی فنا کر دے (صبحِ صادق)

مسئلۂ توحید

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

اے لوگو! عبادت (اختیار) کرو اپنے پروردگار کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو تاکہ تم متقی بن جاؤ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو ایک چھت بنا دیا ہے اور جس نے آسمان سے پانی اتارا (اور اُس پانی سے)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ	پھل پیدا کئے جو کہ تمہاری غذا ہے،
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا	سو تم اللہ کے شریک نہ ٹھہراؤ جبکہ
وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ،	تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ سارے
(البقرۃ ۲-۲۲)	کام تنہا اللہ کرتا ہے ،

سارے عقائد و مسائلِ اسلامی کی رُوح اور اساس مسئلۂ توحید ہے الوہیت و معبودیت کا سزاوار وہی ایک خالقِ کائنات ہے ، توحید ہی مرتبۂ تقویٰ تک پہچانے کا نسخۂ اکسیر ہے، ان آیات میں زمین یا آسمان کی ہیئت یا ان کی ارضیاتی یا فلکیاتی ماہیت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ زمین ہو یا آسمان کوئی بھی از خود معرضِ وجود میں نہیں آئے ، بلکہ جو کچھ بھی اور جیسے بھی ہیں اللہ تعالےٰ کے دستِ قدرت کے شاہکار ہیں، اور اُسی قادرِ مطلق کے زیرِ فرمان ہیں ، باندازِ دگر یہ بیان کرنا مقصود ہے، کہ انسان زمین و آسمان کیلئے نہیں پیدا ہوا ، بلکہ زمین و آسمان انسان کے لئے تخلیق کئے گئے اور انسان اِس کائنات کے خالق کی عبادت کے لئے تخلیق کیا گیا ہے ، زمین و آسمان اور اِن کے درمیان جو کچھ بھی ہے . وہ اسی خلیفۃ اللہ (انسان) کے لئے اللہ تعالےٰ نے خادم بنا دیئے ہیں ،

تو پھر یہ کیا مضحکہ خیز بات ہے وہ اللہ تعالےٰ نے اِسی خلیفۃ اللہ کے لئے بنز لۂ خدام مقرر کئے ہیں، کہ اشرف المخلوقات انسان ربّ کائنات کے علاوہ اپنے ہی خادموں کے آگے سرنگوں ہو اور اُلٹا انہیں کو معبود قرار دیکر اُن کی پرستش شروع کر دے ،

انبیاء و اولیاء سب تیرے در کے ہیں فقیر
کون دم مارے تیرے آگے کیسے مقدور رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ تو مختارِ کل ہے تو نے جو چاہا کیا
ہو رہا ہے بس وہی جو کچھ تجھے منظور ہے
غیر کے آگے وہ عاجز سر جھکا سکتا نہیں،
جو ترے در کا اِک ادنیٰ بندۂ مزدور ہے (جامِ طہور)

ارض ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے قدموں کے نیچے ہو
وَكُلُّ مَاسَفَلَ فَهُوَ اَرْضٌ (تاج)

اسی طرح سماء ہر اُس بلند چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے سر اوپر ہو،
اَلسَّمَاءُ كُلُّ مَاعَلَاكَ (تاج) جو تیرے سر کے اُوپر ہے وہ سماء ہے

ارض میں اصل تخیل پستی کا ہے، اور انسان کے تعلق سے
اس کا اصل وصف فُراش یا مَایُفْرَشُ کا ہے،
(یعنی ایسی چیز جو بچھا دی گئی ہے، یا بچھی ہوئی ہے۔
ہمارے لئے فرش ہے، یعنی ایسی ٹھوس یا ہموار چیز ہے جس پر
ہم قدم رکھ سکتے ہیں، چل سکتے ہیں، بیٹھ سکتے ہیں یا لیٹ سکتے ہیں
کوئی ایسی کھردری یا پلپلی چیز نہیں ہے جس پہ بیٹھنا، چلنا، قدم رکھنا
لیٹنا ناممکن ہو، زمین اپنی ہیئت کے اعتبار سے گول ہو یا چپٹی بہر صورت
اس کا تعارف انسان اور انسانیت کے سلسلہ میں اس سے بہتر ممکن
نہیں کہ وہ انسان کے لئے فرش کا کام دے رہی ہے، اور اُس
کام پر اسکو اللہ ہی نے لگایا ہے، چنانچہ قرآن نے یہاں اس کا
یہی وصف بیان کر دیا ہے،

اسی طرح سما کا مفہوم و تخیّل بلندی کا ہے، زمین جس طرح
بطورِ فرش ہمیں نیچے سے سنبھالے ہوئے ہے آسمان اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اُوپر سے ڈھانپے ہوئے ہے۔ ظاہر ہے کہ جو محسوس چیز اس قدر بلند ہے کہ بڑے بڑے بلند سیاروں کی بلندیاں، اُونچے سے سے اُونچے پہاڑوں کی چوٹیاں، پرندوں اور طیاروں کی بڑی سے بڑی بلند پروازیاں سب اُس کے اندر سما جائیں اور سب اُس سے پست ہی رہیں، تو چھت کا اطلاق اس پر بھی نہ ہوگا تو اور کس پر ہوگا؟ زمین کی طرح آسمان کی ہیئت سے قرآن مجید یعنی دنیا کے اس اخلاقی اور رُوحانی نظام نامہ کو کوئی تعلق نہیں آسمان کوئی ٹھوس مادی جسم رکھتا ہے یا محض خلاء منتہائے نظر ہے۔ اس قسم کے مسائل کا تعلق تمام تر دنیوی تجربی علوم سے ہے، قرآن کو تو آسمان کا صرف وہی وصف بیان کرنا تھا، جو سلسلۂ الٰہی و خلافت الٰہی سے تعلق رکھتا ہے، اور یہی اس نے کر دیا۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (ق ٦-٨)	کیا انہوں نے اپنے اُوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اُسے کیسا بنایا اور ہم نے اُسے آراستہ کیا اور اُس میں کوئی رخنہ تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اُس میں پہاڑوں کو جما دیا، اور اُس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں، جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان و زمین کی ساخت و ترکیب ان کے اندر کی گوناگون صناعیاں، زمین پر پہاڑوں کا قیام، ان سب پر اگر انسان غور کرے تو قدرتِ الٰہی کے کتنے شواہد ان میں قدم قدم پر ملیں گے، لیکن یہ سبق بھی ہر شخص نہیں لیتا یہ درس تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں،۔ جو نیّت و قصد بھی اس کا رکھتے ہیں اور اس کے لئے سعیِ بلیغ بھی کرتے ہیں، وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا زمین کے عظیم الشان پھیلاؤ کی طرف اشارہ ہے، وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ، پہاڑوں کے قائم اور نصب کرنے کی ساری حکمتیں اس میں آگئیں،

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝

ان عظیم الشان مظاہرِ قدرت سے نصیحت و تذکر کا سبق لینا ہر ایک کا کام نہیں اس کے لئے چشمِ بینا اور دلِ دانا کی ضرورت ہے،

آنکھ کے سامنے ہر سمت ہے قدرت تیری
دل میں عظمت ہے تری آنکھ میں حسرت تیری

بحر و بر برگ و شجر، کوہ و حجر، دشت و چمن
سب کا خلّاق ہے تو، اور یہ خلقت تیری

برق و باد و مہ و خورشید و سحاب و انجم
ترے شہکار ہیں دیتے ہیں شہادت تیری

بے شبہ خاک کا ہر ذرّہ ہے اعجاز ترا
اور ہر قطرۂ باراں ہے کرامت تیری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بدلتے ہوئے موسم یہ غروب اور طلوع
اہلِ دل کے لئے یہ بھی تو ہیں حُجّت تیری
لہلہاتے ہوئے کھیتوں کا یہ دلکش منظر
ایک ناظر کی نظر میں ہے علامت تیری
تیرے نغمات میں سرمست ہیں مرغانِ چمن!
غنچے غنچے کی زباں پر ہے حکایت تیری
چند اشعار تری حمد میں لب پر آئے
یہ ترا لطف ہے عاجز پہ عنایت تری (صبحِ صادق)

زمین و آسمان کی پُوجا ہر مشرک، جاہل اور غیر متمدّن قوم نے کی ہے اور آسمان کو تو بہت بڑا دیوتا یونانیوں سے لیکر ہندیوں تک سب نے مانا ہے، قرآن کی اصلی زد انہیں مشرکانہ تخیلات اور جاہلانہ اوہام پر پڑتی ہے، یہ انسان، آسمان زمین، پانی اور پھل، پھول سب خدائے واحد ہی کی مخلوق اور صنعت ہیں، نہ کوئی آکاش دیوتا ہے نہ اندر دیوتا۔ بلکہ یہ کلدانیوں، مصریوں، ایرانیوں ہندیوں، یونانیوں اور رومیوں کے خود تراشیدہ اصنام ہیں، آسمان، بارش، سورج اور آگ وغیرہ کی پرستش اب بھی دنیا سے ختم نہیں ہوئی ہے، ایشیا۔ امریکہ اور افریقہ تینوں برِاعظموں کے نامعلوم کتنے گوشوں میں اب بھی یہ شرک جاری ہے، ہندوستان اور پاکستان میں قبر پرستی عام ہے۔ لفظ سماء کے معنی بہت وسیع ہیں، اِس لئے سماء سے پانی کا اُترنا، بادل سے پانی کے اُترنے بخارات کے منجمد ہونے اور پھر عملِ تبخیر سے برس پڑنے یا اور اسی طرح کے درمیانی واسطوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہرگز منافی نہیں، خدا جانے مشرک قومیں مختلف شعبہ ہائے حیات کے کس قدر لاتعداد الگ الگ دیوتاؤں کو مان چکی ہیں۔

قرآن مجید کا کام مسائلِ طبعیات، فلکیات، جغرافیۂ طبعی وغیرہ کی تعلیم دینا نہیں، بلکہ اُن عالمگیر مشرکانہ عقائد اور جاہلانہ تخیلات کی تردید ہے، کائنات میں جو کچھ ہے یا جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہ از خود اور بے سبب ہے اور نہ کسی اور کی قوت سے ہو رہا ہے، تمام تر قادرِ مطلق ہی کی کارفرمائی کا ثمرہ ہے۔

خلیفۃ اللہ (یہ انسان) جب کبھی اپنے مقام و مرتبہ کو بھول کر پستی میں گرا ہے، ایک مشرک انسان کو جس سے بھی خوف آیا اُسے دیوتا گردانا، مثلاً سانپ کی پرستش آگ کی پوجا، اور جہاں کہیں کسی شے میں افادیت اور منفعت کی جھلک دیکھی، تو اُسے بھی دیوتا کا درجہ دیا، مثلاً سورج، چاند، سمندر گائے وغیرہ، بعض بیماریوں کی تباہ کاری کو دیوتا کی ناراضگی سمجھا اور اُس کے آگے جھک گیا، مثلاً چیچک اور خسرہ کی پوجا، ہندوستان میں آج بھی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید اسی حماقت و سخافت پر اسے تنبیہ کر رہا ہے۔
فَلَا تَجْعَلُوا میں تنبیہ ہے یعنی جس نے تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ پیدا کیا وہی اس لائق ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، صرف اور صرف اسی واحد و یکتا کی عبادت کی جائے جو کہ مقصودِ حیات ہے۔

مسلّم جب خدا کی سروری ہے
کسے پھر اُس سے تابِ ہمسری ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائنات کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کی حمد میں مصروف ہے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ	اُسی کی حمد بیان کرتے ہیں -
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ	ساتوں آسمان اور زمین اور جو
فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ	کوئی بھی ان میں موجود ہیں، اور
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ	کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو حمد کے
وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ	ساتھ اُس کی پاکی نہ بیان کرتی ہو
تَسْبِیْحَهُمْ ؕ (بنی اسرائیل ۴۴)	البتہ تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے،

موجوداتِ عالم کا ذرہ ذرہ اپنے حدوث و امکان کی بنا پر صانعِ مطلق کے نہ صرف وجوبِ وجود کی بلکہ یکتائی اور صناعی قدرت کی بھی علانیہ شہادت دے رہا ہے، محققین و مفکرین نے تصریح کی ہے، (اور یہ بات دل کو بھی لگتی ہے) کہ آیت میں لفظِ تسبیح اپنے عموم کی بنا پر تسبیح قالی اور حقیقی اور تسبیح حالی اور حکمی دونوں کو شامل ہے، مطیعین کی تسبیح حقیقی اور قالی ہوتی ہے، غیر مطیعین کی صرف حالی وَمَنْ فِیْهِنَّ میں انسان، جنات، حیوان، اور فرشتے وغیرہ ساری مخلوق آگئی، ہر ایک مخلوق اپنے خالق کی قدوسیت کا اعلان اپنے مرتبۂ وجود کے مطابق کر رہی ہے، قدرت نے جو بھی جسے پیرایۂ اظہار دیا ہے،

وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ مشرکوں سے خطاب ہو رہا ہے، کہ تم نے جو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی اور عقل سے تہی دست ہو گئے ہو، کیا تمہاری سمجھ میں یہ حقیقتِ حال بھی نہیں آتی کہ ہر مخلوق ہر وقت اپنے خالق و صانعِ عالم کی قدوسیت و توحید کے نغمات پیش کر رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق سبحانہ کے وجود میں کوئی شک نہیں ہے

وہ تمام بدیہیات سے زیادہ روشن ہے، اور یہ بات سوائے اُس شخص کے جس کے دل میں مرض اور آنکھوں پر پردہ ہو کسی پر پوشیدہ نہیں، تمام اشیاء جو حواسِ ظاہری سے محسوس ہوتی ہیں واضح طور پر معلوم ہے کہ ان سب کا وجود اسی ذاتِ پاک کی تخلیق سے ہے"

یہ فضا، یہ ابر، یہ آسماں، یہ قمر، یہ شمس، یہ کہکشاں
یہ زمیں، یہ دشت، یہ گلستاں ہیں وجودِ باری کی آیتیں

غلط کہ تیرا جہاں میں کہیں نشاں نہ ملا — ترے جمال کا جلوہ کہاں کہاں نہ ملا
یہ مہر و مہ، یہ بہار و خزاں، یہ شام و سحر — تو سَو حجاب میں ہو کر کہاں کہاں نہ ملا

(جام طہور)

رنگِ گل، رنگِ چمن، رنگِ بہاراں دیکھا،
ذرّے ذرّے میں ترا حسن نمایاں دیکھا
دیدۂ کوہ سے بہتے ہوئے چشمے دیکھے
سینۂ بحر سے اُٹھتا ہُوا طوفاں دیکھا
پتّے پتّے کی زباں سے تری رُوداد سُنی
غنچے غنچے کے جگر کو ترا خواہاں دیکھا
ہو گیا وہ ترے الطاف کا قائل یارب
جس نے عاجز پہ ترا لطفِ فراواں دیکھا

(جام طہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالقِ کائنات

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	بیشک آسمانوں اور زمین کی
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ	آفرینش اور رات دن کی گردش
الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ	میں اہل عقل کے لئے (بڑی)
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝	نشانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ	اللہ کو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے
قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی	(ہمیشہ) یاد کرتے رہتے ہیں،
جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ	اور آسمانوں اور زمین کی آفرینش
فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	میں تفکر کرتے رہتے ہیں، اے
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ	ہمارے پروردگار، تُو نے یہ سب
هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ	بے کار نہیں پیدا کیا تُو پاک ہے
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	سو محفوظ رکھ ہمیں جہنم کے عذاب سے

(آل عمران ۱۹۰ - ۱۹۱)

یہ نظامِ فلکی چاند، سورج، ستارے، ان کے درمیانی فاصلے اُن کی گردش، گرہن کے اسباب واوقات، ان کے طلوع وغروب نور وحرارت وغیرہ کے قواعد وضوابط، مساحتِ ارض، طبقاتِ ارض کششِ ارض، ہواؤں اور موسموں کے تغیرات اور مناظرِ کائنات اور یہ عظیم الشان موجودات کیا خود بخود معرضِ وجود میں آگئے ہیں یہ سارا نظامِ فلکی وارضی خود بخود چل رہا ہے، یا اس کا کوئی ناظم منتظم ہے؟ آپ اس سوال کا جواب نفی میں نہیں دے سکتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ ہر حرکت کا کوئی محرک ہوتا ہے، ہماری حدِ نگاہ تک جو کچھ ہمیں دکھائی دے رہا ہے۔ اور وہ اشیاء جو ہماری نظر سے اوجھل ہیں، وہ موجود ہیں، اور ان کا موجود ہونا یقینی ہے جو ان کو وجود میں لانے والا ہے جس نے ان کو پیدا کیا، جو ان کا موجد ہے، جو اس کائنات کا خالق ہے، جو ان موجودات کا ناظم ہے، اسی کا نام اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ اور خدا ہے، اُسکے وجود کا انکار، آسمان زمین، پہاڑ۔ دریا۔ سورج۔ چاند، ستارے ہوا، پانی، شجر۔ حجر۔ پوری کائنات اور خود اپنے وجود کا انکار ہے ہستیٔ باری تعالےٰ کا انکار حماقت، ضلالت اور ہوش و خرد کا خون ہے

جہاں میں جتنی بھی خلقت دکھائی دیتی ہے
ترے وجود کی آیت دکھائی دیتی ہے
ضیائے شمس و قمر رنگ و بوئے غنچہ و گل
الوہیت کی یہ صنعت دکھائی دیتی ہے
علیم و عالم و معلوم تو معلّم تو !!!
بہر صفت تری عظمت دکھائی دیتی ہے !
ہر ایک جابر و عاجز کا سر نگوں ہے جہاں
وہ ایک تیری ہی طاقت دکھائی دیتی ہے (صبح صادق)

ایک بزرگ کے پاس ایک ملحد آیا اور استفسار کیا، آپ کی بڑی شہرت سنی ہے، آپ عالم و فاضل بھی ہیں اور عابد و زاہد بھی، آپ جس خدا کی عبادت میں رات دن مصروف ہیں وہ مجھے دکھا دیں ملحد کی یہ بات سُن کر اُس بزرگ نے مٹی کا ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھیلا اُٹھا کر اُس کے سر پہ دے مارا، وہ درد سے تڑپنے لگا اور لوگ اُس کے گرد جمع ہو گئے۔ اور وہ اُنہیں اپنا ماجرا سنانے لگا کہ مَیں اِنکی خدمت میں اِن کے علم و زُہد کی شہرت سُن کر حاضر ہُوا تھا اور یہ سوال کیا کہ آپ جس خدا کی اس درجہ عبادت کرتے ہیں۔ ذرا مجھے اُسکی شکل و صورت تو دکھا دیں، بجائے اس کے کہ مجھے میرے سوال کا جواب ملتا۔ انہوں نے میرے سر پہ مٹی کا ڈھیلا دے مارا جس سے میرے سر میں شدید درد پیدا ہو گیا ہے اور مَیں تڑپ رہا ہوں، وہ بزرگ اُس کی یہ بات سُن کر فرمانے لگے مَیں نے ان کے سوال کا جواب انہیں دیدیا ہے، مجھے یہ اپنے سر میں درد دکھلا دیں کہاں ہو رہا ہے، اس کا کیا رنگ ہے، کیا شکل ہے؟ میں انہیں خدا دکھا دیتا ہوں، جس طرح ان کے بلبلانے، کراہنے، اور تڑپنے سے ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ انکے سر میں شدید درد ہو رہا ہے، اسی طرح کائنات کے ہر ذرے سے ہمیں یہ گمان نہیں ہوتا بلکہ یقین حاصل ہوتا ہے، کہ اس کا کوئی خالق ہے، اس کا کوئی ناظم ہے، وہی عبادت اطاعت کے لائق ہے، وہی ہمارا آقا ہے اسی کے ہم غلام ہیں۔

وجودِ ربّ سمٰوات کے دلائل ہیں   قمر کے نُور میں تاروں کے جگمگانے میں

انسان کا اپنا وجود خدا کے وجود کی زبردست دلیل ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ

اور بالیقین ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝ (المومنون ۱۲-۱۶)	اُسے نطفہ کی صورت میں ایک محفوظ مقام میں ٹھہرایا پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے خون کے لوتھڑے کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیا، پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں بنا دیا پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے اُسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا دیا کیسی شان والا ہے اللہ تمام صناعوں سے بڑھ کر پھر تم اس سب کے بعد ضرور ہی مر کر رہو گے، پھر تم قیامت کے روز از سر نو اٹھائے جاؤ گے ۔

اتنا بھی سمجھتے نہیں اللہ کے منکر
خود آپ ہیں وہ ہستئ باری کی علامات (جام طہور)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن	اے لوگو اگر تم دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں شک کرتے ہو تو اسمیں غور کرو، کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ
وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ
لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي
الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى
أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ
وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَمِنْكُمْ
مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ
الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ
مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ
وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا
الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ
بَهِيجٍ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ
يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(الحج ۵-۶)

پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر
بوٹی سے، کہ بعض پوری ہوتی ہیں
اور بعض ادھوری تاکہ ہم تمہارے
سامنے اپنی قدرت ظاہر کردیں،
اور ہم رحم میں جس کو چاہتے ہیں
ٹھہرائے رکھتے ہیں، ایک مدت
مقرر تک، پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر
دنیا میں لاتے ہیں، تاکہ تم اپنی
بھری جوانی تک پہنچ جاؤ، اور
تم میں وہ بھی ہیں جو مر جاتے ہیں
اور تم میں وہ بھی ہیں جنہیں نکمی
عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے، جس
سے وہ ایک چیز سے باخبر ہو کر
بے خبر ہو جاتے ہیں، اور تو
زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے
پھر جب ہم اس پر پانی برساتے
ہیں، تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے
اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے
یہ سب اس سبب سے کہ اللہ ہی
کی ہستی حق ہے، اور وہی بے جانوں
میں جان ڈالتا ہے، اور وہی ہر
چیز پر قادر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شبہ خاک کا ہر ذرّہ ہے اعجاز ترا
اور ہر قطرۂ باراں ہے کرامت تیری (صبح صادق)

وجودِ انسانی کی اس ساخت، ترکیب و ترتیب کی ایک طرف یکسانی و ہم رنگی دوسری طرف باہمی تفاوت و اختلاف دونوں چیزیں جس طرح قدرت، حکمت پر شاہد ہیں، اسی طرح اس پر بھی کہ جو پہلے اس طرح عدم مطلق سے وجود میں لا چکا ہے، اسے اب اجزاءِ منتشرہ کو اکٹھا کر کے درست کر دینا کیا مشکل ہے"

اس کی صنعت اور اسکی قدرت کو تو دیکھئے، کہ ماں کے پیٹ میں یہ انسان کس طرح نشو و نما پاتا ہے، خون کے ذرات سے لوتھڑے میں جہاں سر بننا چاہیئے وہاں سر بنتا ہے، جہاں پاؤں بننے چاہئیں وہاں پاؤں، جہاں ہاتھ بننے چاہئیں وہاں ہاتھ، اور جہاں ناک بننا چاہیئے وہاں ناک، اور جہاں آنکھیں بننی چاہئیں وہاں آنکھیں، اور جہاں منہ بننا چاہیئے وہاں منہ، جہاں دماغ بننا چاہیئے وہاں دماغ، اور جہاں دل بننا چاہیئے وہاں دل بنتا ہے ہڈی اپنی جگہ اور گوشت اپنی جگہ پر، غرض ہر عضو اپنے اپنے صحیح مقام پر نصب ہے، پھر اسمیں رُوح پھونکی جاتی ہے۔ دیکھنے، سننے، بولنے، چکھنے، سونگھنے، سوچنے، سمجھنے کی طاقت اس میں آجاتی ہے، پھر اس کرشمۂ قدرت پر بھی غور کریں کہ آدم علیہ السلام سے آج تک جسقدر کروڑوں مخلوق پیدا ہوئی ہے ہر ایک کی آواز الگ ایک دوسرے سے نہیں مل رہی"

مرد کی آواز الگ ہے عورت کی الگ، بچے کی آواز اور،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان کی اور ہے اسی طرح بوڑھے کی آواز اور جوان کی آواز دیوار کے پیچھے سے پہچان لی جاتی ہے۔ ہاتھ کے انگوٹھے کی لکیریں ایک دوسرے سے نہیں ملتیں، اسی لئے جو آدمی لکھنا پڑھنا نہیں جانتا شہادت وغیرہ کے مواقع پر اس کا انگوٹھا کاغذ پر لگوایا جاتا ہے انسان کا چہرہ طول و عرض میں تقریباً ایک فٹ کے اندر ہے۔ آج تک کروڑوں، اربوں نہیں بے شمار ان گنت مخلوق پیدا ہوئی مگر کسی کا چہرہ دوسرے سے نہیں ملتا۔ اگر چہرے آپس میں ملتے ہوتے تو جرم کوئی کرتا اور گرفتار کوئی دوسرا ہو جاتا اللہ! اللہ! کس قدر اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اُس کی صنعت کا مظاہرہ ہے،

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ (الملك ۱)

برکتوں والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

تمثیل و تخیل سے منزہ ہے تری ذات
تاویل و تشکک سے مبرا ہے تری بات
ہر شے میں درخشاں ترے جلوے کے اشارات،
ہر ذرے میں تاباں تری صنعت کے کمالات (جام طہور)

قابلیت، عقل، خیالات، اخلاق اور عادات بھی جُدا جُدا ہیں ایک ہی ماں کی اولاد ہے اور حقیقی بھائی ہیں مگر ایک کی صورت دوسرے سے نہیں مل رہی، اس کرشمے، اس اعجاز اور اس حیرت زدا معجزے کو دیکھکر بھی جو یہ سمجھ رہا ہو، کہ یہ زبردست قدرت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نظیر صنعت گری کے بغیر ہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور خالق کائنات کا منکر ہے تو سمجھئے کہ اس سے بڑھ کر فاتر العقل کون ہوگا؟

انسان کی خلقت پر غور کرو تدریج د آہستگی کے ساتھ اس کو کتنی منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے اور ہر ہر منزل کس حکیمانہ نظم و انتظام کے ساتھ گزاری جاتی ہے، پھر عمر کے لحاظ سے بھی ایک خاص ترتیب نظر آتی ہے۔ مصالح تکوینی کے تحت کسی کو نو عمر ہی مار دیا جاتا ہے کسی کو اچھے سن و سال تک پہنچا دیا جاتا ہے، کہ قوت ضعف میں اور اختیار و اقتدار انحطاط و بے کسی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ آدمی ان کی تفصیلات پر جتنا غور کرتا جائیگا، یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہوتی جائیگی، کہ یہ نظام کائنات ایک اتفاقیہ حادثہ نہیں بلکہ اس پر کوئی اکمل وافضل ہستی ہی حکمران ہے، آیت میں صنعت و حکمتِ الٰہی پر دوسرا استدلال نظامِ فضائی و ارضی سے پیش ہو رہا ہے، زمین کا پانی پر بچھا ہوا ہونا سقفِ آسمان کا بغیر ستون کے قائم رہنا"

زمیں ہے پانی پہ قائم، فلک ستوں کے بغیر
یہ انتظامِ خدا بے مثال ہے کہ نہیں؟ (جام طہور)

موسم میں ایک متعین کیفیت کا پیدا ہو جانا، آفتاب میں ایک خاص درجہ کی گرمی، سمندر کا اس سے ایک خاص درجہ کا تأثر، بخارات کا صعود، ہوائیں ایک خاص قسم کی حرکت، اور ایک خاص درجہ کی برودت۔ پانی کا ایک خاص صورت میں ایک متعین مقدار میں ترشح زمین میں آبِ باراں کا انجذاب نباتات کا اس سے اپنی غذا کا حصول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں نشو و نما کا فروغ وغیرہ علوم طبیعی، کیمیائی اور حیاتی کے صد ہا مسائل کو عملاً اس نظم و تدبیر کے ساتھ حل کرتے رہنا یقیناً حکیم مطلق ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ اور یہ وہی ذات مقدس ہے۔ وہی خالق کائنات ہے، جس کا نام اللہ تعالےٰ ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ راز داں۔ جو ہمارا معبودِ برحق ہے اور ہم اُسکے بندے ہیں۔

نگاہِ غور سے تنظیم کائنات کو دیکھ
وجودِ باری پہ آیاتِ بیّنات نہ پوچھ (جام طہور)

زمین میں ہم بیج بوتے ہیں لیکن پھل اور پھول کون پیدا کرتا ہے؟

ہمارا زمین میں بویا ہوا ایک ذرا سا بیج کبھی تنا ور درخت بن ہی نہیں سکتا، اور اس میں پھل لگ ہی نہیں سکتا اور پھل میں خوش ذائقہ رس پیدا ہو ہی نہیں سکتا، جب تک کہ اُس کی ضرورت کے مطابق سورج اُسے گرمی نہ پہنچائے، اور زمین اپنے خزانے سے بقدرِ حاجت اسے غذا نہ دے، اور اس کی طلب کے موافق پانی اسے سیراب نہ کرے، ہوا اس تک نہ پہنچے رات کی ٹھنڈک اور شبنم سے وہ محروم نہ رہے، یہ تمام اسباب مل جل کر بحکم خدا اس بیج کی پرورش کرتے ہیں، تب جا کر کہیں وہ درخت بنتا ہے، اور پھر اللہ ہی کے حکم سے وہ پھل لاتا ہے، ہزاروں اقسام کے درخت اور ہزاروں انواع کے پھل، پھر اُن کے رنگ بھی الگ الگ اور ذائقے بھی جدا جدا، کیا یہ کسی انسان کا کام ہے؟ کیا اتنی زبردست

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنعت گری دیکھکر بھی خدا کے وجود کا انکار ممکن ہے؟

تَأَمَّلْ فِیْ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَانْظُرْ
اِلٰی آثَارِ مَا صَنَعَ الْمَلِیْكُ
عُیُوْنٌ مِّنْ لُّجَیْنٍ نَّاظِرَاتٌ
بِاَحْدَاقٍ هِیَ الذَّهَبُ السَّبِیْكُ
عَلٰی قُضُبِ الزَّبَرْجَدِ شَاهِدَاتٌ
بِاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ لَهٗ شَرِیْكُ!!

زمین کی نباتات کو غور سے دیکھو اور بادشاہِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) کی کاریگری کے نشانات کا مشاہدہ کرو۔ پھول یوں معلوم ہوتے ہیں جیسے چاندی سے بنی ہوئی آنکھیں، خالص سونے کی پتلیوں سے دیکھ رہی ہیں۔ زبرجد (ہیرا) کی شاخ پر اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔

تیرے جلووں سے ہر اک ذرّہ چراغِ طور ہے،
بادۂ کن سے ایاغِ دو جہاں معمور ہے
بحر و بر ارض و سما سب تیری عظمت کے نشاں
تیری قدرت ہے نمایاں گرچہ تو مستور ہے

پھول

باغوں میں ذرا پھولوں پر نظر دوڑائیے، کس درجہ خوبصورت اور انکی کتنی قسمیں، جدا جدا رنگ، الگ الگ خوشبو۔ کیا یہ صنعت گری انسان کی ہے؟ کیا کوئی انسان کسی پھول کی ایک پتی بھی بنا سکتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیکر تیری قدرت کے یہ سرسبز نباتات
مظہر تری قوت کی یہ دنیائے جمادات

کہسار ہوں، دریا ہوں، بیاباں ہوں کہ باغات
ہر شے میں نمایاں تری عظمت کے نشانات

یہ پھول، یہ کلیاں، یہ درخت اور یہ اثمار
دیتے ہیں تری شانِ جلالت کی شہادات

عاجز ہے تری حمد بیاں ہو نہیں سکتی،
دن رات وہ لکھتا رہے گو اس پہ مقالات (جام طہور)

مختلف ملکوں کے پرندے الگ الگ شکل و شباہت رکھتے ہیں بعض میں قدرت نے کئی کئی رنگ بھرے ہوئے ہیں اور وہ اس قدرت خوبصورت ہیں، کہ انسان دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے،

مور ہی کو لے لیں، دیکھئے اُس کے پروں میں قدرت نے کیسی گلکاریاں دکھائی ہیں، کتنا خوبصورت پر ہے، اس کے اندر سلیقے سے نیلگوں سبز رنگ کی آمیزش، کیا کوئی نقاش ایسا ایک پر بنا سکتا ہے؟ مور کو پر کھولکر رقص کرنا کس نے سکھایا ہے؟

اللہ تعالٰے کے وجود پر کون کون سی دلیل دی جائے ایک چشم بینا کے لئے یہ ساری کائنات اور اس کا ذرہ ذرہ خالق کائنات کے وجود کا نشان ہے، اور دیدۂ کور کے لئے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، اُسے کچھ نہیں نظر آرہا،

ایں ہمہ آیاتِ روشن، ایں ہمہ خلقِ بدیع
کور ذوقے گو نہ بیند کردگارِ خویش را

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتی ہے آنکھ لطف جمال و کمالِ دوست
نیرنگ فصلِ گُل سے بھی دَور خزاں سے بھی (جامِ طہور)

فضا دلکش ہے کیف آور سماں ہے   جبیں میری ہے تیرا آستاں ہے
زمیں کے ذرّے ہے گردوں کے ستارے   ہر اک شے سے تری قدرت عیاں ہے
نہیں موقوف نجم و مہر و مہ پر   ترے قبضے میں نظم دو جہاں ہے
ترا عاجز ترے لطف و کرم سے
تری تعریف میں رطب اللساں ہے (جامِ طہور)

خالق کو چھوڑکر مخلوق کی پرستش کرنے والوں کو کبھی سکون نہیں ملا

خالق ایک ہے مخلوق لاتعداد، لہذا ایک کو راضی کرنا آسان ہے بے شمار انسانوں کو کون راضی کرسکتا ہے؟

جو اللہ سے محبت کرتا ہے، اللہ کے بندے اُس سے محبت کرتے ہیں، جو اپنے مالک (اللہ) سے نہیں ڈرتا اُس سے اُس کے غلام (بندے) بھی نہیں ڈرتے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ عبادت کی شکلیں ہیں، ان کی رُوح، انکا خلاصہ ان سے مقصود اطاعت حصول رضاءِ الٰہی ہے، ممنوعات سے پرہیز ابتداءِ مقام محبت ہے، محبوب کے ممنوعات سے اجتناب کے بغیر دربارِ محبوب میں محبت کا دم بھرنا گستاخی اور فریب کاری ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے محبّین کی صفات بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا   اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی بے جا حرکت کر بیٹھتے ہیں، یا اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(آل عمران ۱۳۵)

ہی حق میں کوئی ظلم کر ڈالتے ہیں، تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے لگتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو معاف کرے اور یہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے، (وہ اُس کی سزا سے) باخبر ہوتے ہیں۔

مخلوق پرستی انسان کی انتہائی ذلت دیتی ہے، اس کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں بھی انسان بھگتتا ہے اور ذلت و خواری کے ساتھ در در کی خاک چھاننا اس کا مقدر بن جاتا ہے پھر آخرت میں نارِ جہنم ہے

رو شناسِ حُسنِ یکتا گر دلِ آدم نہیں
پھر کوئی بھی مقصدِ آرائشِ عالم نہیں
وہ یقیناً دھر میں در در کی ٹھوکر کھائے گا
جو سرِ مغرور حق کے آستاں پر خم نہیں
کھانا پینا ہی سمجھتا ہے جو عاجز زندگی
اُس بشر کی زندگی حیوان سے کچھ کم نہیں

(جام طہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ

قدیم بلا ابتداء، دائم بلا انتہاء قدیم ہے بلا ابتداء، دائم ہے

بلا انتہاء هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ (الحدید ۳) وہی اوّل ہے وہی آخر

قال صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ	اے اللہ تو (سب سے) پہلے
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ	ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں
وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ	اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد
بَعْدَكَ شَيْءٌ [1]	کوئی چیز نہیں"

ہم دیکھتے ہیں حیوانات، نباتات، ہوا، بارش وغیرہ ہر چیز حادث (فانی) ہے ان میں سے ہر چیز پہلے معدوم تھی بعد میں اُسے وجود ملا کسی معدوم چیز کا وجود اسے خود حاصل نہیں ہوا بلکہ کسی نے اسے عطا کیا۔ جس نے عطا کیا ہم اُسے خالق۔ رب۔ رحمان۔ اللہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے،

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ۞ (الطور ۳۵) کیا یہ

---

[1] شرح العقیدۃ الطحاویہ ص ۱۱۳ بحوالہ مسلم ۸/۷۸-۷۹ فی حدیث اولہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا اذا اخذنا مضجعنا ان نقول....
مذکرہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر سونے کیلئے آئیں تو یہ پڑھیں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ بغیر کسی کے پیدا کیے پیدا ہو گئے یا یہ کہ خود اپنے خالق ہیں؟

سب سے اوّل سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ	وہی ہے (سب سے) پہلے اور
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ	(سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	مخفی بھی اور وہی ہر چیز کا خوب
(الحدید ۳)	جاننے والا ہے"

هُوَ الْاَوَّلُ یعنی هُوَ الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ بِلَا اِبْتِدَاءٍ بَلْ كَانَ هُوَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مَوْجُوْدًا (معالم)

وہی ہر شے سے قبل تھا بغیر ابتداء کے بلکہ وہی تھا اس وقت جبکہ کوئی چیز موجود نہ تھی"

هُوَ الْقَدِيْمُ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ (مدارک والکشاف للزمخشری)

وہ قدیم ہے جو کہ ہر چیز سے پہلے تھا"

اَلسَّابِقُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَهُوَ سُبْحَانَهُ مَوْجُوْدٌ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الزَّمَانِ لِاَنَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُوْجِدُ وَالْمُلِمُّ الْمَوْجُوْدَاتِ

(روح)

وہ تمام موجودات (کائنات سے پہلے تھا پس وہ سبحانہ وتعالےٰ ہر چیز سے پہلے تھا یہاں تک کہ عالم موجودات سے بھی) اس لئے کہ وہ جل شانہ علیّ الکبیر موجد اور بنانے والا ہے موجودات کا"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس موجودِ حقیقی کا وجود ہر دوسرے وجود سے یہاں تک کہ وجودِ زمان سے بھی مُقدّم رہا ہے، عدمِ سابق کبھی اس پر طاری ہی نہ ہو سکا۔ بعض مشرک قوموں نے اُس کی ذات کو بھی حادث سمجھا ہے وَالْاٰخِرُ الَّذِیْ ہ یَبْقٰی بَعْدَ ہِلَاکِ کُلِّ شَیْئٍ (کشاف)

اُس موجودِ حقیقی کا وجود ہر مخلوق کے فنا کے ذاتی وصفاتی کے بعد بھی علےٰ حالہٖ قائم و باقی رہے گا،

عدمِ سابق کی طرح عدمِ لاحق کا بھی اُس پر طاری ہونا محال ہے"

صاحب تفسیر بحر المحیط حضرت ابو بکر الوراق کا قول نقل فرماتے ہیں ۔

اَلْاَوَّلُ بِالْاَزَلِیَّۃِ وَالْاٰخِرُ بِالْاَبَدِیَّۃِ یعنی وہ اوّل ہے ازلیت (ابتدا) کے لحاظ سے اور آخر ہے ابدیت ہیشگی کے لحاظ سے۔

(بحر المحیط ۸ / ۲۱۷)

رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ ھٰذِہٖ الْاٰیَۃِ اِنَّہُ الْاَوَّلُ لَیْسَ قَبْلَہٗ شَیْئٌ وَالْاٰخِرُ لَیْسَ بَعْدَہٗ شَیْئٌ۔ تفسیر کبیر ۲۹ / ۲۰۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں کہ وہ (اللہ تعالےٰ) سب سے قدیم ہے اُس سے قبل کوئی چیز نہ تھی اور وہ سب سے آخر ہے اس کے بعد کوئی چیز نہیں ۔

وَالْاٰخِرُ آخر کے معنی بعض حضرات نے یہ کئے ہیں کہ تمام موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی وہ باقی رہے گا جیسا کہ آیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (القصص ۸۸) میں اس کی تصریح ہے اور سورۂ رحمان کے آخر میں فرمایا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (سورۂ رحمان ۲۶ ـ ۲۷)

(زمین پر جو بھی ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، اور صرف آپکے رب کی ذات عظمت واحسان والی باقی رہ جانے والی ہے) یہاں یہ صاف بتا دیا کہ زمین پر موجودات جتنی اور جس قسم کی بھی ہے۔ چاہیے وہ مادہ ہو یا روح سب کی سب فانی اور غیر باقی ہے باقی اور غیر فانی صرف اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کی ذات مقدس ہے۔ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ محققین عارفین نے کہا ہے کہ صفت جلال میں اشارہ ہے افناءِ عالم کی طرف اور صفت اکرام ابقاء کی طرف مشیر ہے، جس کا تعلق نشاۃ ثانیہ سے ہے، امام رازیؒ نے فرمایا ہے، کہ صفت جلال میں تمام صفات سلبی ومنفی حق تعالےٰ کے آگئے اور الاکرام کے "

هُوَ الظَّاهِرُ، ہر موجود کا وجود وظہور اُسی کے وجود وظہور سے ہے اپنے دلائل وشواہد کے اعتبار سے اور مطلق وجود کے مرتبہ میں روشن ترین۔ اَلظَّاهِرُ بِوُجُوْدِهٖ (روح)

لایا ہے کون اُن کو عدم سے وجود میں ؟
جو لوگ کہہ رہے ہیں وجودِ خدا نہیں

(صبح صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْبَاطِنُ ، اپنے آثار و صفات کے اس شدتِ ظہور کے ساتھ ساتھ اُس کی اقدم و اقدس ذات ہر عقل و ادراک کی رسائی سے باہر تو اس سے بڑھ کر مخفی اور کون ہو سکتا ہے اپنی تفصیلاتِ وجود کے مرتبہ میں مختصر ترین والباطن بکنہہ سبحانہ (روح) ایک حدیث میں دعاء کے یہ الفاظ آئے ہیں وَاَنْتَ الظَّاهِرُ لَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ لَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ صحیح مسلم، مسند احمد

امام بخاریؒ نے یحییٰ بن زیاد الفراء کے حوالے سے یہ معنیٰ نقل کئے ہیں اَلظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر)

امام رازیؒ فرماتے ہیں فَاِنَّكَ لَا تَرٰى شَيْئًا مِنَ الْكَائِنَاتِ وَالْمُمْكِنَاتِ اِلَّا وَيَكُوْنُ دَلِيْلًا عَلٰى وُجُوْدِهٖ وَثُبُوْتِهٖ وَبَرَاءَتِهٖ عَنْ جِهَاتِ التَّغَيُّرِ عَلٰى مَا قَرَّرْنَاهُ (تفسیر الکبیر ۲۹/ ۲۱۲ – ۲۱۳)

تم جو کچھ بھی کائنات اور ممکنات میں سے دیکھ رہے ہو یہ سب اُس کے وجود اور اُس کے ثبوت پر دلائل ہیں اور وہ جہات (اطراف مشرق و مغرب اور جنوب و شمال) سے بھی بری ہے جو ہم نے مقرر کر رکھی ہیں"

کوئی شریک نہیں ہے کمالِ وحدت میں
کوئی دخیل نہیں ہے نظامِ قدرت میں !

(جام طہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ حدید کی بعض خصوصیات

پانچ سورتوں کو حدیث میں مُسَبِّحَات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جن کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ آیا ہے، ان میں سے پہلی یہ سورت حدید ہے دوسری حشر، تیسری صف، چوتھی جمعہ، پانچویں تغابن، ابوداؤد، ترمذی۔ نسائی میں حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے یہ مسبحات پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ ابن کثیرؒ نے یہ روایت نقل کرکے فرمایا کہ وہ افضل آیت سورۂ حدید کی یہ آیت ہے"

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

وساوسِ شیطان کا علاج

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر کبھی تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور دینِ حق کے معاملے میں شیطان کوئی وسوسہ ڈالے تو یہ آیت آہستہ سے پڑھ لیا کرو) هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (ابن کثیر) معارف القرآن ۸/۲۹۳

سب سے اوّل سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے باطن
کون ہے؟ کہہ دو اونچی زباں سے اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار خود اپنے موجودہ وجود کا انکار ہے

جو کہ حقیقت اور انصاف کے تقاضوں کے بالکل خلاف ہے۔ ہر زمانے میں انسانوں کی عظیم اکثریت اقرار کرتی آئی ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہے، منتظم ہے، مُدبّر ہے۔ جملہ پیغمبران علیہم السلام اسی عقیدہ کی تبلیغ کرتے چلے آئے ہیں جو کہ اُنہیں وحیِ الٰہی کے ذریعہ بتایا گیا،،

ہر ذرۂ مخلوق پکار رہا ہے کہ میں اپنے خالق کی قدرت کا شاہکار ہوں، لیکن سماعت سے محروم بدبخت لوگ اُس کے اِس اعلان کو سُن نہیں رہے سائنس کی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کائنات کا کوئی نقطۂ آغاز ضرور ہے اور اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر خدا کا وجود آپ سے آپ ثابت ہو جاتا ہے، کیونکہ ہر وہ چیز جو اپنی ذات میں ازلی نہیں ہے، اس کا وجود یقیناً کسی محرّکِ اوّل اور کسی خالق و مُدبّر یعنی خدائے لم یزل کے کرشمۂ قدرت کا مظاہرہ ہے"

جو لوگ سائنس کی تحقیقات کو کوئی اہمیت دیتے ہیں وہ اِس حقیقت کو ماننے پر مجبور ہیں کہ کائنات خود بخود نہیں بن گئی بلکہ اسے بنایا گیا ہے، اور یہ عملِ تخلیق لگے بندھے قوانینِ فطرت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماوراء کسی زبردست طاقت کا کرشمہ ہے کیونکہ قواعدِ فطرت خود کسی تخلیق کا نتیجہ ہیں اسی خالقِ حقیقی کو ہم خدا کہتے ہیں وہ خدا صرف ہمارا ہی رب نہیں بلکہ رب العالمین پوری کائنات کا پروردگار ہے عقلِ سلیم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے، کہ کسی موجود شے کا خود ہی اپنا موجود ہونا بغیر مُوجِد کے ناممکن ہے۔ کسی بھی شے کا وجود اس کی ذات سے پہلے عقلاً باطل ہے، وہ شے جو ابھی تک موجود ہی نہیں ہے نہ اس کا نام ہے اور نہ کوئی نشان بلکہ عالمِ عدم میں ہے، لاشے ہے جو شے خود حالتِ عدم میں ہے وہ کسی بھی شے کی موجد کیسے بن سکتی ہے؟

تیرے جلووں سے ہر اک ذرہ چراغِ طور ہے
بادۂ کُن سے ایاغِ دوجہاں معمور ہے
بحر و بر ارض و سما سب تیری عظمت کے نشاں
تیری قدرت ہے نمایاں گرچہ تُو مستور ہے

انسان اس معاملہ میں خود مختار ہے

کہ وہ کمزور اور بودی دلیلوں کا سہارا لے کر ربِّ کائنات کے وجود کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہو اور پھر اُن ذلت آمیز اور دردناک نتائج کو بھگتنے کے لئے تیار ہو جو اس ملحدانہ اندازِ فکر کے بالکل قدرتی اور منطقی تقاضے ہیں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات کی معرفت کا سیدھا اور معقول راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کی نفسانیت اور کجی سے پاک کریں، اور راہِ مستقیم سے اُن سارے موانع کو دور کریں جو صحیح اندازِ فکر کی راہ میں بالعموم حائل ہوتے ہیں، یہی وہ احسن طریقہ ہے جس کو اختیار کر کے ہمارا خدا پر ایمان اور یقین مضبوط اور پختہ ہو جاتا ہے اور اس طرح ہم اس ظلم و تعدی اور جور و جفا کو پشتِ زمین سے اکھاڑ پھینک سکتے ہیں جس سے ہمہ اوقات ہم سخت پریشان ہیں، اگر ایک مشین مشین ساز کے بغیر معرضِ وجود میں نہیں آسکتی تو یہ اتنی وسیع و عریض کائنات ایک خالق کے بغیر کس طرح پیدا ہو سکتی ہے؟

یہ ایک ایسی بنیادی حقیقت ہے، جسے ہر مرد، عورت، بچہ، جوان بوڑھا بخوبی جانتا ہے اور دل و جان سے مانتا ہے،

اپنی ایک نظر سے ذرا کائنات کے منظر کا نظارہ کیجئے آپکو اس میں ایک زبردست نظم و ترتیب نظر آئے گی، یہ نظم و ترتیب ایک بے مثال ناظم اور بے نظیر مرتب کی زندہ شہادت ہے۔

صنعت اُس کی قدرت اُس کی ہر منظر میں جلوہ فشاں

لیکن خود وہ ذاتِ مقدس چشمِ بشر سے پردہ نشیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اللہ تعالےٰ کے وجود کا انکار کیسے کر سکتے ہو ؟

یا اُس کے ساتھ دوسروں کو کیسے شریک کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اُس نے تم کو زندگی دی، پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر اُسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے"

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اُس نے تم کو زندگی عطا کی، پھر وہی تمہاری جان سلب کریگا پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کریگا پھر اُسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے

(البقرہ ۲۸)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَقِصَّتُكُمْ هٰذِهٖ وَحَالُكُمْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا نُطَفًا فِیْ اَصْلَابِ آبَائِكُمْ فَجَعَلَكُمْ اَحْيَاءً ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ بَعْدَ هٰذِهِ الْحَيَاةِ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ ثُمَّ يُحَاسِبُكُمْ،

(الکشاف ۱/۱۲۲)

تم اللہ تعالےٰ کو کیسے جھٹلاتے ہو (اُس کے وجود کا کس طرح انکار کرتے ہو) حالانکہ تمہارا قصّہ اور تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم مردہ (بے جان) تھے۔ اپنے باپوں کی پشتوں میں نطفہ تھے۔ پھر اُس نے تم کو زندہ کیا، پھر وہ تمہیں مارے گا اس زندگی کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس میں تم اس وقت سانس لے رہے ہو) پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا موت کے بعد پھر وہ تم سے حساب لے گا (کیا سُنا، کیا دیکھا، کیا سوچا کیا کہا۔ کہاں گئے۔ کہاں بیٹھے وغیرہ وغیرہ"

وہ روز بھی آئے گا یہ عمر بتلائے گی
اس عمر میں انساں نے جو کچھ بھی کیا ہو گا (جامِ طہور)

استفہام تعجب اور انکار کے لئے ہے

اور تکفرون کے معنی تُشرِکُونَ کے ہیں یعنی ایسے واضح دلائل کی موجودگی میں تم کس طرح اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو، دلائل واضحہ اور براھینِ قاطعہ کی موجودگی تمہارا شرک کرنا نہایت ہی قابلِ تعجب و حیرت ہے، تم خوب جانتے ہو کہ مُحْیِ وَمُمِیْتَ زندہ کرنے والا اور مارنے والا صرف خالقِ ارض و سما اور عَالِمِ کُلِّ شَئیٍ، وہی ہے۔ اور یہ اوصاف کسی اور میں نہیں پائے جاتے۔ تو پھر کیوں اُس کے ساتھ شرک کرتے ہو، جبکہ تمہیں عدم سے وجود میں لانے والا وہی ہے"

انسان اپنی اصلی حقیقت پر غور کرے تو معلوم ہو گا کہ اُس کے وجود کی ابتداء، وہ بے جان ذرات ہیں، جو کچھ منجمد چیزوں کی شکلوں میں کچھ بہنے والی چیزوں میں کچھ غذاؤں کی صورت میں تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن بے جان ذرات کو کہاں کہاں سے جمع فرمایا پھر اُن میں جان ڈالی اُن کو زندہ انسان بنا دیا یہ اُس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتداء پیدائش کا ذکر ہے"

منکرین خدا یہ بتلائیں
کیڑا پتھر میں کیسے پلتا ہے؟ (جام طہور)

ایک دیہاتی بدو کا منکرِ خدا سے مکالمہ

ایک دیہاتی گنوار سے کسی دہریے نے پوچھا کہ تمہارے پاس خدا کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ اُس نے جواب دیا"

اَلْبَعْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَآثَارُ الْاَقْدَامِ عَلَی الْمَسِیْرِ
فَالسَّمَآءُ ذَاتُ الْاَبْرَاجِ وَالْاَرْضُ ذَاتُ الْفِجَاجِ۔ وَالْبِحَارُ ذَاتُ الْاَمْوَاجِ
فَکَیْفَ لَا تَدُلُّ عَلَی الصَّانِعِ اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ الْعَلِیْمِ الْقَدِیْرِ

ترجمہ، اونٹ کی مینگنی اُونٹ کے وجود پر دلالت کرتی ہے اور قدموں کے نشان چلنے والے کی نشانیاں ہوا کرتے ہیں۔ پس یہ برجوں والا آسمان اور یہ گھاٹیوں والی زمین اور یہ موجوں والا سمندر ایک ماہر کاریگر جو لطیف اور بڑا علیم و قدرت والا ہے پر دلالت نہیں کرینگے؟

بحر و بر ارض و سما سب تیری عظمت کے نشاں
تیری قدرت ہے نمایاں گرچہ تو مستور ہے

(جام طہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوح موجود ہے مگر دکھائی نہیں دیتی

اُس کا بدن، رنگ کیسا ہے آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوا لیکن انسان کی حرکات، دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، کھانا پینا، ہنسنا، رونا وغیرہ رُوح کے وجود پر غیر متزلزل مضبوط دلائل ہیں۔ جب رُوح نکل جاتی ہے تو انسان کے تمام اعضائے جسم موجود ہوتے ہوئے بھی وہ کلیتہً بے حس و حرکت ہو جاتا ہے"

مَیں سوچتا ہوں لختِ جگر کو یہ کیا ہوا
بے نُطق و بے بصر ہے سامنے پڑا ہوا

اس کے بدن سے رُوح نکل کر کہاں گئی
اور جسم گِل رُوح سے کیسے جدا ہوا

انسان کا یہ حیرت انگیز عجیب و غریب وجود بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے اگرچہ وہ دکھائی نہیں دیتا"

انساں، زمین و آسمان و دشت و بوستاں
سب ہیں وجودِ ربّ کائنات کے نشاں!

ہر موجود اپنے وجود کے مُوجد کا اعلان ہے

اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلائل دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ سورج کے وجود پر دلائل دیئے جائیں۔ جبکہ اُس کی شعاعوں سے کائنات کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرہ ذرہ روشن ہو، اور ایک اندھا آدمی دھوپ میں چل رہا ہو اور شدتِ گرمی سے بے تاب ہو رہا ہو، اگرچہ وہ سورج کو دیکھ نہیں رہا ہوتا، لیکن اس کی تمازت، تپش اُسے سورج کے وجود کی خبر دے رہی ہوتی ہے، اسی طرح اللہ تعالٰے کو نہ کوئی دیکھ رہا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، لیکن کائنات کا ہر ذرہ اُس کے وجود کی ناقابلِ تردید دلیل ہے۔ کیا یہ سوچنے کی بات نہیں کہ اتنے بڑے طاقتور سورج کو کون وجود میں لایا، جس کی حرارت سے سبز کھیتیاں پک کر زرد ہو جاتی ہیں اور کون اُسے روزانہ مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں چھپاتا ہے، راتوں رات پھر مشرق میں لے آتا ہے اور دوسرے روز پھر اُسی مقام سے نکالتا ہے جس مقام سے پہلے روز نکالا تھا اور شام کو پھر اسی جگہ غائب کر دیتا ہے جس جگہ پہلے روز کیا تھا۔ اور پھر سردی و گرمی میں طلوع و غروب کے مقام بدل جاتے ہیں ـــ یہ حیرت انگیز نظام اسی طرح چل رہا ہے،

یہ رات دن یہ مہ و مہر یہ طلوع و غروب
کبھی بھی فرق نہ آیا نظامِ قدرت میں (شمعِ فروزاں)

آنکھ کے اندھے ہر قدم پر قدرت کے نشانات دیکھتے ہیں

لیکن دل کے اندھوں کو اپنا وجود بھی دکھائی نہیں دے رہا سورج کی گرمی، پانی کی ٹھنڈک۔ ہوا کا جھونکا، آسمان کا تناؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کا پھیلاؤ، دن کا جانا، رات کا آنا، بارش کا برسنا، بادل کا گرجنا بجلی کا کڑکنا، مریضوں کا پھڑکنا، آگ کا بھڑکنا، پھولوں کا مہکنا۔ پرندوں کا چہکنا، اونٹ کی بناوٹ، ہاتھی کی جسامت، پہاڑوں کی لمبائی، اُن کی چوڑائی، اور اُن کی اونچائی درندوں کی آواز، پرندوں کی پرواز، وغیرہ دل کے اندھے کچھ نہیں دیکھ رہے ہیں، تعجب وحیرت کی بات ہے کہ اِن بدقسمتوں کو اپنا وجود بھی دکھائی نہیں دے رہا حالانکہ قاعدے کی بات ہے کہ ہر صنعت صانع کے وجود کی دلیل ہے۔"

زمیں پہ تیری سیادت دکھائی دیتی ہے ‏ ‏ فلک پہ تیری حکومت دکھائی دیتی ہے
ضیائے شمس وقمر رنگ و بوئے غنچہ و گل ‏ ‏ الوہیت کی یہ صنعت دکھائی دیتی ہے
یہ کوہسار، یہ دشت وچمن یہ ارض وسما ‏ ‏ ہر ایک جا تری قدرت دکھائی دیتی ہے
کفیلِ رزق ہے کیڑوں کا سنگ خارا میں عاجز
ربوبیت کی یہ وسعت دکھائی دیتی ہے

(صبح صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمالِ عقل و شعور

عقل و شعور، فہم و فراست، ادراک و احساس کے کمال کی یہ علامت ہے۔ کہ جب انسان اچھائی اور برائی کو سمجھنے لگ جائے آگ کے سُرخ انگارے، اور سُرخ یاقوت (جواہرات کی ایک قسم) میں تمیز کرنے لگ جائے۔ تو وہ سب سے پہلے یہ سوچے کہ محفلِ دنیا میں اُسے کون لایا ہے، اور کیوں لایا ہے۔ موت کے بعد وہ کہاں جائے گا اور وہاں اُسے کیا پیش آئے گا؟

کبھی سوچا تو پسِ موت کہاں جائے گا
جہاں جائے گا وہاں سامنے کیا آئے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربِّ کائنات اور اسکی عبادت

"سائنس کی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے، کہ کائنات اپنا ایک آغاز رکھتی ہے اور ایسا کرتے ہوئے اس نے خدا کی صداقت کو ثابت کر دیا ہے، کیونکہ جو چیز اپنا ایک آغاز رکھتی ہو وہ اپنے آپ شروع نہیں ہو سکتی یقیناً وہ ایک محرکِ اول، ایک خالق، ایک خدا کی محتاج ہے"

(علم جدید کا چیلنج ص ۶۰)

"خالقِ فطرت نے اپنی ہستی کے اثبات کے سلسلہ میں ایسے ایسے فطری اور مضبوط دلائل انسان کے سامنے پیش فرمائے ہیں کہ ایک دیانت دار و عقلمند اور شریف آدمی انہیں جھٹلانے کی ہمت نہیں رکھتا"

جبکہ ایک چھوٹی سی مکان بغیر معمار کے بن نہیں سکتا۔ ایک چکی بغیر کسی کے چلانے کے نہیں چل سکتی۔ کوئی کپڑا بغیر کسی بننے والے کے تیار نہیں ہوتا۔ روٹی جو ہم روزانہ کھاتے ہیں بغیر کسی پکانے والے کے نہیں پکتی، اور کبھی کوئی لقمہ اپنے آپ دسترخوان سے اٹھ کر منہ میں نہیں چلا جاتا۔ اسی طرح پانی کا گلاس بغیر خود اٹھائے اپنی جگہ سے خود بخود اٹھ کر منہ کو نہیں لگ جاتا۔ جب کہ ہر کام کرنے سے ہوتا ہے اور ہر چیز بنانے سے بنتی ہے۔ تو یہ اتنا بڑا انتظامِ عالم بغیر کسی کے چلائے کیسے چل رہا ہے؟

جبکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ محرک کے بغیر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ تو ماننا پڑے گا کہ یہ لاتعداد غیر محدود رنگا رنگ مخلوق خود بخود پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی۔ اپنے آپ معرضِ وجود میں نہیں آئی، بلکہ اس کا کوئی خالق ہے اس کا کوئی موجد ہے، کائنات کی حیرت انگیز تنظیم پکار رہی ہے کہ میرا کوئی ناظم ہے۔ مجھے عدم سے وجود میں کوئی لایا ہے، کائنات کی موجودگی میں خدا کے وجود کا انکار وہی کر سکتا ہے جو فہم و شعور اور ادراک و احساس سے تہی دست ہو، جو چہرے کی بصارت رکھتے ہوئے دل کی بصیرت سے محروم ہو مخلوق کی موجودگی میں خالق کا انکار کیا اس نے بڑا ظلم۔ اس سے زیادہ سرکشی، اس سے فزوں تر بدبختی بھی ممکن ہے؟

مخلوق کے ہوتے ہوئے خالق سے بغاوت
کیا اس سے فزوں تر ہے کوئی اور شقاوت

افسوس ہے تم ہم سے اللہ تعالےٰ کے بارے میں جھگڑتے ہو

در آنحالیکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی

قُلْ اَتُحَاجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ہ (البقرۃ ۱۳۹)	آپ کہیے کہ کیا تم ہم سے اللہ کے باب میں حجت کئے جاتے ہو در آنحالیکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم تو اُسی کیلئے خالص ہیں ہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب گرچہ سارے اہلِ باطل کے لئے عام ہے لیکن سیاق میں خاص طور پر مراد یہود و نصاریٰ ہیں یعنی اے اہلِ کتاب جب ہمارے اور تمہارے درمیان پروردگار کے تعین میں فرق نہیں تو اول تو اس کی توحید پر قائم رہنا چاہیئے، اور تثلیث یعنی التوحید یا توحید فی التثلیث اور خدا کے فرزند ہونے و مظہر وغیرہ قسم کے خرافات سے بچنا چاہیئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی فرمایا تھا أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ (کیا تم اللہ کے بارے میں اختلاف کیا۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ (البقرہ ۲۵۸) اسے بھی دیکھا جو ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ پس یہاں ان جھگڑالو لوگوں سے کہا گیا کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہم تم سے بیزار اور تم ہم سے الگ، ہم عبادت اور توجہ میں اخلاص اور یکسوئی کرنے والے لوگ ہیں، اپنے معبودِ حقیقی ربِ کائنات کے لئے ہمارا محورِ محبت مستحقِ عبادت، مرکزِ اطاعت صرف وہی ہے جس نے ہمیں پیدا فرمایا۔ جو ہم پر موت لائے گا۔ موت کے بعد محشر میں جس کے روبرو ہم کو پیش ہونا ہے، ہم اس کے سوا کسی کے در پر نہیں جھک سکتے ہم تمام حاجات پوری کرنے والا اسی کو سمجھتے ہیں۔ وہی سب کا داتا ہے اور پوری دنیا اسی کی محتاج ہے۔

عاجز کرے گی کیا اسے دھرتی امیر ہے ہر ایک رب دھر کے در کا فقیر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کے لائق وہ ذات ہے جو خود زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھے ہوتے ہے

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○ (آل عمران ۲)

اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ زندہ ہے سب کو سنبھالنے والا۔

اس خدائے واحد کا شریک نہ ذات میں نہ صفات میں نہ کوئی افعال میں ہے دنیا میں کثرت سے ایسے مشرک مذہبوں کا وجود رہ چکا ہے اور اب بھی ہے جو کہتے ہیں کہ خدائے اعظم تو بے شک ایک ہی ہے لیکن اس کے ماتحت شعبہ وار چھوٹے چھوٹے خدا دیوتا اور دیویاں تو بہت سی ہیں، قرآن مجید ان سب کی تردید کر کے کہتا ہے کہ نفس وجود ہی کسی دوسرے خدا کا نہیں، نہ چھوٹے کا نہ بڑے کا الوہیت و ربوبیت تمام تر ایک ہی ذات میں ہے آیت علاوہ ان جاہلی مذاہب کے خاص طور پر مسیحی عقائد کے بھی رد میں ہے اَلْحَیُّ وہ خدا ہے جو ہمیشہ زندہ ہی ہے۔ زندہ ہی رہا ہے، زندہ ہی رہے گا موت کا اس کے لئے کوئی امکان ہی نہیں نہ صلیب کے اوپر نہ کسی اور طرح اس کی حیات جس طرح آج قائم ہے، ہمیشہ سے قائم ہے یہ نہیں کہ اُسے بار بار قالب بدلتے رہنے کی ضرورت پیش آئے، کبھی وہ انسان بن جائے اور کبھی نعوذ باللہ حیوان وہ زندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ اسطرح کا نہیں کہ ہر سال اس پر موت طاری ہوا کرے اور پھر وہ حیاتِ تازہ حاصل کرتا رہے ، الحیّ کے لفظ نے اسکی صفتِ حیات کا اثبات کر کے ان سارے خرافات کی تردید کردی ۔ اَلْقَیُّوْمُ وہ بذاتِ خود قائم ہے اور ساری مخلوقات اس کے وجود سے قائم ہے یہ نہیں کہ وہ خود بھی کسی معنیٰ میں کسی دوسرے کا محتاج ہو جیسا کہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ ..... جس طرح بیٹا بغیر باپ کے تنہا خدا نہیں اسی طرح بغیر بیٹے کے باپ بھی تنہا خدا نہیں ، (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۲ صفحہ ۵۴۳) گویا نعوذ باللہ ابن اللہ اور اللہ دونوں اپنی خدائی میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں ، صفتِ قیومیت کا اثبات کر کے قرآن مجید نے فرزندیٔ خدا کے عقیدہ کی جڑ ہی کاٹ دی ، ۔ بہت سے جاہلی مذہب ایسے بھی ہیں جو ایک طرف خدا کو خدا بھی مانتے جا رہے ہیں لیکن ساتھ ہی اس کے بھی قائل ہیں کہ وہ پیدا کسی اور سے ہے "

خدائی تک کا دعویٰ کر گئے جو بزمِ عالم میں
ہر اک ذہن و نظر سے غائب اب انکا نشاں تک ہے

صرف اللہ تعالیٰ تنہا معبود ہے

اُس کی حاکمیت اُس کی حکمت تمام کائنات پر غالب ہے اس لئے کہ کائنات کا ہر ذرّہ اُسی کی ملکیت ہے ،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّ کائنات اور اسکی عبادت

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (ص ۶۵)
اور کوئی معبود نہیں بجز اللہ واحد اور غالب کے "

معبود وہی ایک سب پر غالب ہے وہ جس طرح اپنی صفات میں یکتا ہے، عددی حیثیت سے بھی یکتا ہے۔ نہ کوئی اس کا ثانی نہ کوئی مظہر، اَلْقَهَّارُ۔ وہی سب پر حاکم و غالب ہے، اُس پر کوئی بھی حاکم و متصرف نہیں اے ھو وحدہ قد قھر کل شیء وعلیہ (ابن کثیر)

القھر الغلبۃ والتذلیل معًا ... ذا قھرہ سلطعلیہ (راغب)

اسم قہار کو بعض لوگوں نے اردو کے " قہار " بڑے غصہ ور کے معنی میں لیا ہے جو کہ سرتا سر مہمل ہے "

جس کی ضیا سے ارض سما تابدار ہے
معبود ہے وہی، وہی بس تاجدار ہے

مشرک قوم کے سامنے مردِ مومن اعلان کر رہا ہے

کہ میں صرف اللہ تعالٰی کی پرستش کرتا ہوں، تم بھی اسی کی عبادت کرو۔ قوم اُس کو شہید کر دیتی ہے اس کے بعد وہ قوم بھی اللہ کے عذاب سے تہس نہس کر دی جاتی ہے۔

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ
اور میرے پاس عذر ہی کیا کہ میں اسکی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا

www.KitaboSunnat.com

تُرْجَعُوْنَ ؀ | ہے اور تم (سب کو) اسی کی طرف لوٹنا ہے"
(یٰسین ۲۲)

مردِ مومن کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جب پروردگار وہی ایک داورِ حشر بھی وہی ایک اور سارے دیوی دیوتا بے اختیار محض تو آخر دینِ توحید چھوڑ کر شرک اختیار کرنے کے معنیٰ ہی کیا؟ - یہ تو سرتاسر محض بے عقلی ہی ہوئی، اَلَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔

خالق بھی وہی داورِ حشر بھی وہی
مبدا بھی وہی، منتہیٰ بھی وہی

ہر سادہ و سلیم فطرت والا بعینہ یہی استدلال کرے گا۔

سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱۳ سے آیت نمبر ۳۰ تک تفسیر دیکھیے نہایت عبرت انگیز قصہ ہے۔ ...... شام کے شہر انطاکیہ میں (بقول بعض مفسرین و تاریخ دان) دو رسول منکرین و معاندین کے پاس آئے انہوں نے جب قوم کو ان سیاہ کاریوں سے منع کیا وہ کہنے لگے ہمیں نصیحت نہ کریں ورنہ ہم تمہیں سنگسار کر دینگے - ایک مردِ مومن شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو ان رسولوں کی بات مان لو اسی میں تمہاری بھلائی ہے دلیل کے طور پر اپنا معاملہ پیش کیا کہ میں خود اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے مشرک قوم اپنے اس ہم قوم کی دشمن ہوگئی اور آخر اسے ہلاک کر ڈالا۔ اس کے بعد اس قوم پر بھی عذاب الٰہی آگیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّ کائنات اور اسکی عبادت

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿۲۹ یسٓ﴾

تو بس ایک چیخ تھی کہ سب اسی دم بجھ کے رہ گئے) یہ ہے اللہ سے کفر اور شرک کا انجام، ابھی آخرت میں عذاب باقی ہے"

جس قوم نے کی دہر میں اللہ سے بغاوت
باقی نہ رہا اس کا کہیں نام ونشان تک

اللہ تعالیٰ ہی تمہارا پروردگار ہے سو اسی کی عبادت کرو

تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے
جو پورا ہو کر رہے گا

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا (یونس ۳ ـ ۴)

بے شک تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش (حکومت) پر مستوی ہوا اور ہر کام کی تدبیر (وہی) کرتا ہے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے مگر ہاں بعد اسکی اجازت کے، یہی تو اللہ ہے تمہارا پروردگار سو اسی کی عبادت کرو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے (بے شک) اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات اور اسکی عبادت

اللہ تعالیٰ سب کا حاکم و خالق ہی نہیں سب کو تربیت دینے والا سب کو پستی سے بلندی تک ضعف سے کمال تک پہنچانے والا بھی وہی ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس میں دہرے دہرے مشرکانہ مغالطوں کی تردید ہے پہلی بات تو یہ کہی کہ یہ آسمان زمین خود بخود پیدا نہیں ہو گئے مخلوق ہیں کسی کے پیدا کرنے سے وجود میں آئے ہیں، دوسری بات یہ بتادی کہ ان سب کا خالق اللہ ہی ہے کوئی دیوی دیوتا نہیں، سِتَّۃِ اَیَّامٍ یوم سے مراد ۲۴ گھنٹوں والا دن نہیں، ذکر وقت آفرینش عالم کا ہو رہا ہے"

جب یہ دن، رات اور ان کی تقسیم کا وجود ہی کہاں تھا یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مراد یہ ہے کہ خالق کل ہونے کے ساتھ حاکم کل بھی وہی ہے، خلق کے بعد وہ معطل ہو کر نہیں بیٹھ رہا ہے جیسا کہ بہت سی جاہلی قوموں کا اعتقاد ہے بلکہ چھوٹے بڑے ہر کام کا انتظام بھی اسی کی مشیت کر رہی ہے مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ یعنی مستقل منصب شفاعت رکھنے والا تو کوئی بھی نہیں ہاں اللہ ہی اپنے جس کسی مقرب و مقبول کو جس صد تک اور جن حالات میں جس کے لئے چاہے اجازت شفاعت دے دے، تو اصل مقدم شے شفاعت نہیں بلکہ اذن شفاعت ہوئی، اذن کے لفظ نے پورا یہ مفہوم ادا کر دیا کہ اصل حاکم متصرف و مختار تو بس وہی ہے شفاعت ہونے دینا اور نہ ہونے دینا سب اسی کے ہاتھ میں ہے، اس میں جاہلی مشرک قوموں کا رد تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ہے ہی پوری تردید مسیحیوں کی بھی آگئی۔ کہ موجودہ مذہب مسیحی کا دارومدار ہی عقیدۂ شفاعت و کفّارہ پر ہے"

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا

تمہارا لوٹنا بالآخر اُسی کی طرف ہے یہ اللہ کا سچا پکا وعدہ ہے، پھر وہ تمہارے تمام مخفیہ اور ظاہر اعمال تمہارے سامنے رکھ دے گا اور تمہارے اعمال کے مطابق تمہارا فیصلہ کر دے گا"

ہو کر رہینگے قبر و قیامت کے واقعات
یہ وحیِ آسماں ہے کوئی داستاں نہیں

کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی الٰہ ہے

أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿الطور ۴۳﴾

کیا اُن کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور بھی اِلٰہ (معبود) ہے، اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے کہ شریک لاتے ہیں"

جو لوگ خالقِ کائنات کو چھوڑ کر اس کی مخلوق میں سے اوروں کو بھی الٰہ بنائے ہوئے ہیں اُن سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں جو کہ خود اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں۔ ایسے بے سمجھ، بدقسمت لوگوں سے سوال ہو رہا ہے کہ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی اِلٰہ ہے؟ جو کہ عبادت کے لائق ہے۔ مشکلکشا ہے؟ حاجات پوری کرتا ہے؟ تو لاؤ دکھلاؤ، پھر اللہ تعالےٰ خود ہی فرماتا ہے، سُبْحَانَ اللَّهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہ اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے کہ شریک ٹھہراتے ہیں
کسی بھی امر میں اُس کا کوئی بھی شریک نہیں"

وہ ربِ خلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے
کسی امر میں اُس کا کوئی شریک نہیں

مستحقِ عبادت اور مرجعِ کُل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ہ (المؤمن ۳)
کوئی معبود اُس کے سوا نہیں اُسی کی طرف پلٹنا ہے"

وہ ہر طرح واحد متفرد و بلا شریک ہے۔ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ سب کا مرجع و منتہیٰ وہی ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی اُس کے حضور آنے سے بچ جائے سابقہ سب کو صرف اُسی سے پڑنا ہے۔ اپنے ہر قول وعمل کا حساب اُسی کو دینا ہے"

جیسا کہ سورۂ غاشیہ میں فرمایا!

اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ ہ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ ہ
الغاشیہ ۲۵ - ۲۶
بے شک اُن کا آنا ہمارے ہی پاس ہوگا پھر ہمارا ہی کام اُن سے حساب لینا ہوگا۔

اِیاب اور حساب، مراجعت اور جزا و سزا سب کا تعلق صرف ذاتِ باری سے ہے نہ کوئی شافعِ مطلق ہے نہ مختارِ کُل۔

ہمیں جو ذاتِ اقدس محفلِ دنیا میں لائی ہے اُسی کی سمت ہم سارے بالآخر لوٹ جائینگے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی اُن چیزوں کو نہیں دیکھا

جن کے سائے داہنی اور بائیں طرف جھکتے رہتے ہیں اور وہ اللہ کے تابع اور اس کے سامنے عاجز ہیں۔ آسمان اور زمین کی ساری مخلوق اپنے پروردگار سے ڈرتی ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ	کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا	ان چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے
ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ	سائے داہنی طرف اور بائیں طرف
سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝	جھکتے ہیں تابع ہیں اللہ کے اور
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	(اللہ کے روبرو) عاجز ہیں اور
وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ	اللہ ہی کی مطیع ہیں جتنی چلنے
وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	والی چیزیں آسمان میں ہیں اور
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ	جتنی زمین میں ہیں اور فرشتے بھی
فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ	اور وہ اپنی بڑائی نہیں کرتے ۔
مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝	ڈرتے رہتے ہیں اپنے پروردگار
	سے جو اُن پر بالا دست ہے، اور
(النحل ۴۸ - ۵۰)	وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں
	حکم ملتا رہتا ہے۔

کیا یہ لوگ اس پر غور نہیں کرتے کہ تکوینی طور پر اس کائنات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایک چیز یہاں تک کہ سایہ دار چیزوں کے سائے بھی حکم الٰہی کے مطیع ہیں مشرک جاہلی قوموں نے سایہ کے متعلق بھی عجیب عجیب توہمات گڑھ رکھے ہیں قرآن مجید ان سب کا قلع قمع کرکے بتاتا ہے کہ سارے سائے اور سایہ دار چیزیں قانونِ الٰہی ہی کی محکوم ہیں"

ظِلٰلُهٗ مفسرین قدیم نے لکھا ہے کہ سایہ کے موجبات مسببات حرکت سایہ کے اسباب پھر سایہ کے خواص یہ سب حکم الٰہی ہی سے ہیں"

سُجَّدًا لِلّٰهِ۔ سُجَّدًا یہاں اپنے اصلی معنی میں ہے، یعنی فرمانبردار جیسا کہ ہر مخلوق کو اپنے خالق اور فاعل حکیم کے روبرو ہونا ہی چاہیئے آیت کا حاصل یہ ہے کہ مخلوق چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی ہو، اور عالم ارواح یا عالم اجسام میں کہیں بھی ہو سب کی سب عظمت الٰہی کی مسخر و منقاد ہیں۔ جب تکوینی طور پر زمین و آسمان کی ساری ہی مخلوق زندہ و متحرک اللہ تعالےٰ کی مطیع و فرماں بردار ہے۔ اور سب سے بڑھ کر خود فرشتے جو ایک لحاظ سے اعظم مخلوقات ہیں، اور مشرکوں نے انہی کو دیوتی دیوتا قرار دیا اور خدا کا مدِمقابل سمجھا ہے وہ تو خاص طور پر مطیع ہیں۔ تو ان مشرکوں بیچاروں کی بساط ہی کیا ہے"

يَسْتَكْبِرُوْنَ کے باب استفعال سے بعض نے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ ملائکہ کے دل میں اپنی بڑائی تک نہیں پیدا ہوتی چہ جائیکہ خود بڑائی کرنے لگیں ہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کی اصل و بنیاد عموماً اسی غیر اللہ کے خوف پر ہوتی ہے مشرک انسان سمجھتا یہ ہے کہ فلاں فلاں طاقتیں ایسی ہیں جو مجھے نقصان پہنچا سکتی ہیں سو انہیں راضی رکھنے کے لئے اُن کے آگے یوں نذر ماننی چاہیئے یوں بھینٹ چڑھانا چاہیئے قرآن مجید نے اسی پر ضرب لگائی ہے۔

(ماجدی)

فنا و بقا کا ہے مالک وہی
کسی سے نہ ڈر تو خدا کے سوا

اللہ تعالےٰ ہی کے آگے سر نگوں ہیں

سب کے سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں کوئی ارادۃً اور کوئی جبراً بایں حال تم پھر بھی اللہ تعالےٰ کے سوا دوسروں کو کارساز سمجھتے ہو حالانکہ انہیں اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ	اور اللہ ہی کے آگے جھکے رہتے ہیں
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا	(سب) جتنے آسمانوں میں ہیں اور
وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	جتنے زمین میں ہیں کوئی ارادۃً اور
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ	کوئی جبراً اور اُن کے سائے بھی
وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ	صبح و شام کے وقت آپ پوچھئے کہ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ	آسمانوں اور زمین کا پروردگار
اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ	کون ہے آپ ہی کہہ دیجئے کہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات اور اسکی عبادت

لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ
أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ
خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(الرعد ۱۵ ۔ ۱۶)

(پھر یہ کہئے کہ تو کیا تم نے (پھر بھی)
اس کے سوا اوروں کو کارساز قرار
دے لیا ہے جو اپنی ہی ذات کیلئے بھی
نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے آپ
کہئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا
برابر ہو سکتا ہے یا یہ کہ کہیں تاریکی
اور روشنی برابر ہوتی ہے یا یہ کہ انہوں نے
اللہ کے شریک ایسے ٹھہرا رکھے ہیں کہ
جنہوں نے اسکی خلق کی طرح کسی کو
خلق کیا ہے جس سے انکو خلق میں
اشتباہ ہوگیا، آپ کہہ دیجئے اللہ ہی ہر
چیز کا خالق ہے اور وہ واحد ہے
غالب ہے۔

یعنی ساری کی ساری مخلوقات اللہ ہی کی قانون تکوینی کی مطیع منقاد کسی اور کی نہیں، سب کے سب اللہ ہی کے آگے جھکے ہوئے اور اسی کی مشیت کے مطیع ہیں۔ یعنی افعال اختیاری میں تو قصد و اختیار سے اور امور غیر اختیاری میں اضطرارا،

وَالمراد بها الدوام (بیضاوی) علی الدوام ہر حال میں ہر وقت

وَظِلَالُهُمْ سایہ ایک عدمی اور سلبی شے ہے جس کا اطلاق اس حال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہوتا ہے۔ جب روشنی کسی جسمِ کثیف کے توسط سے دُور ہوجائے۔ جیسے رات کا اطلاق دن کے عدم پر ہوتا ہے، یہاں پر اگر یہ لفظی معنی لئے جائیں جب بھی کوئی اشکال نہیں۔ مراد یہ ہوگی کہ اشیاءِ موجود فی الخارج اور اُن کے اظلال سب ہی قادرِ مطلق کے مطیع و منقاد ہیں (ماجدی)

سجدے سے مُراد اطاعت میں جھکنا، حُکم بجالانا اور سرِ تسلیم خم کرنا ہے، زمین و آسمان کی ہر مخلوق اسی معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے"

کہ وہ اس کے قانون کی مطیع ہے، اور اس کی مشیت سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتی، مومن اس کے آگے برضا و رغبت جھکتا ہے تو کافر کو مجبوراً جھکنا پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا کے قانونِ فطرت سے ہٹنا اس کی مقدرت سے باہر ہے۔

سایوں کے سجدہ کرنے سے مُراد یہ ہے کہ اشیاء کے سایوں کا صبح و شام مغرب اور مشرق کی طرف گرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ سب چیزیں کسی کے امر کی مطیع اور کسی کے قانون سے مسخر ہیں"

(تفہیم القرآن ۲ / ۴۵۱)

وجودِ خالقِ یکتا سے کیوں اعراض کرتا ہے
اِدھر آ دیکھ نظمِ دو جہاں چشمِ تفکر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں وہ

وہ عنقریب اس کا انجام جان لینگے

اَلَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ (الحجر ۹۶)	جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بھی قرار دیتے ہیں انہیں عنقریب (اسکا انجام) معلوم ہو جائیگا۔

یعنی موت، قبر اور قیامت آنے کی دیر ہے، الٰہ العالمین، ربّ کائنات کی عبودیت میں اُسی کی عاجز، درماندہ، بے بس، اور بے اختیار مخلوق میں سے کسی کو شریک کرنا یہ کس قدر جرم ہے کس درجہ ظلم ہے پتہ چل جائے گا اگر اس سیاہ کاری کا مرتکب بجز توبہ بغیر اصلاح احوال و اعمال مبتلائے شرک ہی مر گیا، تو جہنّم کے ہولناک دائمی عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔ جہاں سے چھٹکارا قطعی ناممکن ہے اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنّت حرام کر دی ہے اور جہنّم اُس کا ٹھکانا ہے۔"

(المائدہ ۷۲)

سورۂ نساء آیت نمبر ۴۸ میں فرمایا

وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا (النساء ۴۸)	جو کوئی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اُس نے یقیناً ایک بڑا گناہ سمیٹا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ	کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ہ	خدا ہے؟ پاک ہے اللہ اُن کے
(الطور ۴۳)	شرک سے"

کائنات کا ہر ذرہ پکار رہا ہے کہ جس نے ہماری تخلیق کی ہے عبادت کے لائق وہی ذات اقدس ہے اُس کا کوئی شریک نہ ذات میں نہ اُس کی صفات میں"

یہ لمحہ بھر کی جو مہلت ملی تجھے عاجز
گزار دے اسے اللہ کی عبادت میں

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے اسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	اور تمہارا خدا ایک خدا ہے اسکے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ	سوا کوئی خدا نہیں بے انتہا رحم
الرَّحِيْمُ ہ (البقرہ ۱۶۳)	کرنے والا بار بار رحم کرنے والا"

یعنی مظہر کامل رحمانیت کا بھی اور رحیمیت کا بھی دونوں صفتیں اُسی پر ختم ہیں کوئی اُسکا شریک نہ اس صفت میں، نہ اُس صفت میں وہ اپنی ہر صفت میں بے مثال ولا یزال و باکمال ہے، وہ اپنی الوہیت یعنی خدائی میں تنہا ہے اُس کا کوئی ساجھی نہیں، نہ اس جیسا کوئی ہے وہ واحد اور احد ہے وہ فرد اور صمد ہے اس کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اسمِ اعظم ان دو نوں آیتوں میں ہے، ایک یہ آیت دوسری آیت الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (ابنِ کثیر)

اللہ تعالےٰ کی توحید متعدد اور مختلف حیثیتوں سے ثابت ہے۔ مثلاً وہ ایک ہے یعنی کائنات میں کوئی اس کی نظیر و شبیہ نہیں، نہ کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے اس لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے"

دوسرے یہ کہ وہ ایک ہے استحقاقِ عبادت میں یعنی اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تیسرے یہ کہ وہ ایک ہے ذی اجزاء نہیں، وہ اجزاء و اعضا سے پاک ہے، نہ اس کا تجزیہ اور تقسیم ہو سکتی ہے، چوتھے یہ کہ وہ ایک ہے یعنی اپنے وجودِ ازلی ابدی میں ایک ہے وہ اس وقت بھی موجود تھا جب کوئی چیز موجود نہ تھی، اور اس وقت بھی موجود رہے گا جب کوئی چیز موجود نہ رہے گی"۔

اس لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے، لفظِ واحد میں یہ تمام حیثیتیں توحید کی ملحوظ ہیں"

(معارف القرآن بحوالہ جصاص)

باغِ ہستی بھی تو آئینہ ہے رعنائی کا
ہر لبِ گل پہ ہے چرچا تری یکتائی کا

(صبحِ صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اور تمہارے باطل معبود جہنّم کا ایندھن ہیں

وہ جہنّم میں ہمیشہ چیختے چلاتے پڑے رہینگے۔ وہاں اُن کی کوئی نہیں سُنے گا

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ	تم اور جو کچھ تم پوجتے ہو اللہ کے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ	سوائے ایندھن ہے جہنّم کا تم کو
جَهَنَّمَ ط اَنْتُمْ لَهَا	اُس پر پہنچنا ہے، اگر ہوتے یہ بُت
وَارِدُوْنَ ہ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ	معبود تو اس پر نہ پہنچتے، اور (یہ)
اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ط وَكُلٌّ	سب کے سب اس میں ہمیشہ پڑے
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ہ لَهُمْ	رہینگے، اُن کو وہاں چلّانا ہے،
فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا	اور وہ اُس میں کچھ نہ
لَا يَسْمَعُوْنَ ہ	سُنیں گے۔

(الانبیاء ۹۸ — ۱۰۰)

بیان ہو رہا ہے کہ قیامت کے دن مشرکین سے کہا جائے گا اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ، تم خود اور جن کی تم پرستش کرتے رہے ہو جہنّم کا ایندھن ہیں تم سب کو اس میں داخل ہونا ہوگا۔ اور اس میں ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا۔ اس میں وہ اپنے ہی شور وغل چیخ و پکار میں اس قدر مبتلا ہونگے، کہ کسی دوسرے کی کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی۔ اہلِ دوزخ کو دوزخ میں رہنا ہی نہیں ہمیشہ کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنا ہوگا، جن کے دلوں میں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت تو حضرت مسیحؑ اور حضرت عزیرؑ اور فرشتوں کی بھی کی گئی ہے۔ کیا وہ بھی اپنے پرستاروں کے ساتھ جہنم میں جائینگے؟

اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے خود ہی اگلی آیات میں فرما دیا "

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ	بے شک جن لوگوں کیلئے ہماری
مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا	طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے
مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ	وہ اس (جہنم) سے دُور رکھے
حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي	جائینگے۔ اُس کی آہٹ بھی نہ
مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ	سنینگے۔ اور وہ لوگ اپنی جی چاہی
خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ	چیزوں میں ہمیشہ رہینگے انہیں (یہ)
الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ	بڑی گھبراہٹ (ذرا بھی) غم میں نہ
الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ	ڈالے گی اور اُن کا تو استقبال فرشتے
الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝	کرینگے، یہ ہے آپ کا وہ دن جس کا
(الانبیاء ۱۰۱ - ۱۰۳)	آپ سے وعدہ کیا جاتا تھا،

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ ...... مُبْعَدُونَ ۝

اس لئے کہ وہ جنّت میں ہونگے اور جنّت دوزخ سے بالکل الگ اور فاصلہ پر ہوگی ـــ جنّت کی ایک خاص اور امتیازی خصوصیت بہ کمال بلاغت ایک مختصر فقرہ میں بیان کردی گئی فرمایا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ ۔ یعنی وہ جگہ ایسی ہوگی جہاں سب کچھ انسان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اپنی مرضی کے مطابق ہوگا جو ہوا بھی چلے گی اُس کی مرضی کے موافق جو موسم بھی چاہے گا وہی پیدا ہو جائیگا جو غذا وہ طلب کرے گا وہی حاضر ہوگی، جو مشغلہ وہ پسند کرے گا وہی اس کے لئے موجود ہوگا جو پڑھنا وہ چاہے گا وہی کتابیں اس کے لئے فراہم ہو جائینگی وقس علیٰ ھٰذا دنیا کی مختصر سی زندگی میں اپنے کو قوانینِ الٰہی کے ماتحت کر دینے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جنت میں سارے قوانینِ تکوینی خود اسی کے ماتحت و محکوم ہونگے، اور پھر یہ کیفیت عارضی نہیں، وقتی نہیں، دائمی لازوال، غیر منقطع ہوگی، کوئی انسانی دماغ پورا تصور بھی ان راحتوں اور مسرتوں کا نہیں کرسکتا، لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ..... هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ہ یہ وہی استقبال کرنے والے فرشتے مومنین سے کہینگے، دہشت اور ہول کا وہ انتہائی وقت یقیناً ہوگا لیکن اہلِ ایمان کو دہشت کیوں ہونے لگی، انہیں تو خواب موت سے جاگتے ہی تسکین تشفی، دلدہی کے لئے فرشتے مل جائینگے جو اعزاز و اکرام سے انہیں ہاتھوں ہاتھ لینگے۔

اللہ اللہ مومنوں کا یہ شرف یہ احترام
خُلد میں تکمیلِ خواہش کا مکمل انتظام

اللہ تعالیٰ انسان کا حقیقی آقا ہے

اور انسان اُس کا پیدائشی غلام ہے لہٰذا کسی وقت بھی اُس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آقا کی عبادت، اُس کی اطاعت سے گریز کرنا سرکشی اور جرم عظیم ہے تمام لوگ مرد، عورت، بچے اور بوڑھے اللہ کے بندے ہیں اُن میں ابرار اور فجار، مومنین اور کفار، اہل جنت اور اہل نار سب کا اللہ تعالٰے ہی پروردگار ہے وہی اُن کا حاکم وہی اُنکا سردار اور اُن پر مختارِ کل ہے، وہ اُن کا خالق ہے اور اُن کا رازق ہے اور اُنہیں زندگی دینے والا ہے اور اُن پر موت لانے والا ہے اس کے سوا اُن کا نہ کوئی پروردگار ہے، نہ کوئی اُن پر صاحبِ اقتدار ہے وہ اس کا اعتراف کریں یا انکار ۔

عبادت کی دو قسمیں ،

سرّی اور جہری یعنی خُفیہ اور ظاہر، سرّی یہ ہے کہ دل میں اعتقاد ہو ربِ کائنات ہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے، ہمارا تذلّل و رجوع، خشوعُ خضوع، قیام و رکوع سب اسی ذاتِ باری کے لئے ہونا چاہیئے اور جہری یہ ہے کہ ہمارا ہر کام اُس کے وقوع سے پہلے اُسے شروع بھی اُسی کے نام اور اُسی کی حمد و ثنا سے کرنا چاہیئے اور اس کا اختتام بھی اسی کے فضل و کرم کا اعتراف کرتے ہوئے ہونا چاہئے۔ اور جب بھی، جس وقت بھی اس کا کوئی بھی حکم سُنیں اُس پر عمل کے لئے برضا و رغبت سرِ تسلیم خم کردیں خواہ اُس کا حکم ہماری طبیعت کے مُوافق ہو یا مخالف ،

عبادت کا مفہوم اطاعت ہے، چنانچہ ربِ کائنات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرامین کی اطاعت اُس کی عین عبادت ہے، جیسا کہ فرمایا،

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ (التغابن ۱۲)

پھر اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسُول کے ذمہ تو پہنچا دینا ہے۔

اللہ اور اُس کے رسُولؐ کی نافرمانی کا انجام

دُوسری جگہ فرمایا،

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ○ (الجن ۲۳)

اور جو کوئی اللہ اور اُسکے رسُول کی نافرمانی کرے گا تو اس کیلئے جہنّم ہے وہ اُس میں ہمیشہ رہے گا۔

اللہ تعالےٰ کی عبادت سے جس نے تکبّر کیا، ۔ لازماً اُس نے اُس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کی، اور وہ اُسی کے لئے متذلل (پست) ہوُا،

جس نے اللہ تعالےٰ کو اپنا معبود نہیں بنایا تو اللہ تعالیٰ سے اُسے محبت بھی نہیں ہوتی

ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ (البقرہ ۱۶۵)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی شریک بنائے ہوئے ہیں، اُن سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے

اہلِ ایمان کی سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے

جیسا کہ اسی آیت میں آگے فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

اور جو ایمان دار ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں،

یعنی مومن کی محبت عقلی اللہ تعالےٰ کے ساتھ اُس کی تمام دُوسری محبتوں پر غالب و حاکم رہتی ہے آیت نے ضمناً اس مسئلہ کو بھی واضح کر دیا کہ مومن کا تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ اُنس و محبت ہی کا ہوتا ہے"

غیر اللہ سے نفسِ محبت ممنوع نہیں

كَحُبِّ اللّٰهِ اس فقرہ نے اسے بالکل صاف کر دیا کہ غیر اللہ سے نفسِ محبت ممنوع نہیں بلکہ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیٹے، بیٹی عزیزوں، دوستوں، رفیقوں سے تو محبت درجۂ طبیعی میں رکھ ہی دی گئی ہے، ائمۂ دین سے بھی محبت رکھنا مستحب بلکہ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد تک تو واجب بھی ہے۔ البتہ جو محبت حرام ہے وہ محبوب کو درجۂ ربوبیت پر جا پہنچانے والی محبت ہے۔ اپنے تمام عزیزوں دوستوں سے محبت اسی قدر چاہئے جس قدر کہ اللہ تعالٰے کا امر ہے ان سب سے زیادہ اور غالب محبت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، چونکہ وہی ہمارا آقا، وہی خالق، وہی پروردگار ہے"

جو دل غمِ دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا اللہ کی الفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا
بے کیف ہے یہ جلوہ گہِ حُسن و محبت پروانہ اگر شمع پہ قرباں نہیں ہوتا
عاجزؔ کبھی ایمان کی تکمیل نہ ہو گی
جب تک کہ رہِ حق میں تو قرباں نہیں ہوتا

جس بدبخت نے ربِ کائنات کو اپنا معبودِ حقیقی نہیں بنایا، اور اُس کی غایتِ محبت اُس کی محورِ زندگی نہیں بنی وہ مقصدِ زیست سے نا آشنا رہا۔ اُس نے اپنا سب کچھ کھو دیا۔ آہ وہ سرمایۂ عمرِ رواں سے بھی تہی دست ہو گیا۔ وہ اپنا اس قدر نقصان کر بیٹھا کہ اس پر جس قدر غم و الم اور حسرت و افسوس کیا جائے کم ہے۔

تسکین ہو فقط تیری عبادت ہی میں حاصل
مولا مرے عاجزؔ تیری اُلفت میں ہو کامل

05161

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان، اسلام، احسان کیا ہے ؟

جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِیْمَانُ ؟ قَالَ : اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، قَالَ مَا الْاِسْلَامُ ؟ قَالَ : اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، قَالَ : مَا الْاِحْسَانُ ؟ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرامؓ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے سوال کیا ایمان کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ پر ایمان لائے (یعنی اس کے وجود کی تصدیق کرے) اور اس کے فرشتوں پر، اور اس سے ملاقات پر، اور اس کے رسولوں پر، اور تو ایمان لائے مرکر دوبارہ اٹھنے پر (یعنی روزِ قیامت پر) پھر اس نے سوال کیا اسلام کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور تو نماز قائم کرے۔ اور تو فرض زکاۃ ادا کرے،۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے "

اُس نے پھر سوال کیا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (احسان یہ ہے) کہ تُو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تُو اُس کو دیکھ رہا ہے پھر اگر تُو ایسا نہیں کر سکتا تو (یہ خیال کر کہ) وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان جس کے ساتھ جنت میں داخلہ اور جہنم سے حفاظت کی ضمانت ہے۔ اس کے لئے شرطِ اوّلین یہ ہے"

ربِ کائنات کے وجود کا دل سے اقرار زبان سے اظہار اور غیر اللہ کی پرستش سے انکار کیا جائے

ایمان باللہ کے ساتھ فرشتوں پر ایمان لانے کا بھی ذکر ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے بھی ایک نوری مخلوق ہے جن کی سکونت آسمانوں پر ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن سے مختلف کام لے رہا ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مختلف مقامات پر فرمایا ہے۔ ان کے کاموں میں سے بعض کے ذمہ یہ کام بھی ہے کہ وہ انسان کی جملہ حرکات، نیکی، بدی لکھ رہے ہیں اور اُس کا نامۂ اعمال مرتب کر رہے ہیں چنانچہ ارشاد ہے،

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ	(انہیں اس وقت کی یاد دلائیے) جب دو گرفت میں لینے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَعِیْدٌ ۝ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝	فرشتے داہنے اور بائیں بیٹھنے والے گرفت میں لاتے رہتے ہیں وہ کوئی لفظ مُنہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اُسکے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے ۔
(قٓ ۱۷ — ۱۸)	

فرشتے انسان کے تمام اقوال و افعال لکھ رہے ہیں

عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ . . . . داہنی طرف کا فرشتہ نیکی کے اعمال لکھتا رہتا ہے اور بائیں طرف کا بدی کے اعمال ۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ . . . . مُنہ سے اِدھر بات نکلی نہیں کہ اُدھر کاتب فرشتوں نے اُسے نوٹ کر لیا ۔ بات اگر اچھی ہے تو اُسے بھی اور بُری ہے تو اُسے بھی ، دوسری جگہ فرمایا ،

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	اور بے شک تمہارے اوپر (ہماری طرف سے) یادرکھنے والے معزز لکھنے والے (مقرر) ہیں وہ جانتے ہیں اسکو جو کچھ تم کر رہے ہو ،
(الانفطار ۱۰ — ۱۲)	

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اعمال کی رپورٹ لکھنے کے لئے مقرر ہیں امین و متدین ایسے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معزز کے لقب سے پکارتا ہے ، اور نظر اُن کی اتنی گہری کہ باریک سے باریک اور خفی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفی عمل و محرکِ عمل بھی اُن سے چھوٹنے نہیں پاتے۔۔۔۔۔۔ فرشتوں پر ایمان کے ساتھ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات پر بھی ایمان ہو، یہ قیامت کے روز ہوگی۔ اس سے قبل ممکن نہیں "

اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا

ہماری آنکھوں میں یہ قوّت نہیں کہ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کا دیدار کر سکیں،

بس ایک جلوہ سے بے ہوش ہوگئے موسیٰؑ

خدا کے نُورِ مبین کی تجلّیات نہ پوچھ

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ	اسے نگاہیں نہیں گھیر سکتیں اور
يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ	وہ نگاہوں کو گھیرے ہوئے ہے
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝	اور وہ بڑا باریک بین ہے، بڑا
(الانعام ۱۰۳)	باخبر ہے،
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ	اور یہ کسی بشر کا مرتبہ نہیں کہ اللہ
اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ	اُسی سے کلام کرے مگر ہاں یا تو
حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا	وحی سے یا کسی آڑ سے، یا کسی (فرشتہ)
فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ	قاصد کو بھیج دے" سو وہ وحی
إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝	پہنچادے اللہ کے حکم سے جو اللہ کو منظور
(الشوریٰ ۵۱)	ہوتا بیشک وہ عالیشان ہے حکمت والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی دیدِ جلوۂ خالق جہاں میں گر ممکن
تو پھر کہا گیا موسیٰؑ کو لَنْ تَرَانِیْ کیوں

اللہ تعالےٰ کا کمالِ جلال بے مثال ہے کس کی مجال ہے کہ اسکا ادراک کر سکے یہاں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا ہے کہ عام فطری قوائے بشری اس قابل ہی نہیں کہ حق تعالےٰ سے براہ راست عزتِ ہمکلامی حاصل کر سکیں۔ مخاطبت کے ممکن طریقے صرف تین ہیں "

(۱) بطریقِ وحی یعنی بلا واسطۂ مدرکاتِ طبعی قلب میں کوئی بات ڈالدی جائے ،

(۲) بواسطۂ حجاب کچھ کلام کیا جائے، حجاب کا تعلق تجلّی حق سے نہیں ضعفِ ادراک سے ہے حجاب حجابِ عظمت ہے جو مشاہدۂ تجلیات سے بشر کو روک دیتا ہے، ذاتِ حق محجوب نہیں اور یہ حجاب کوئی جسم حائل نہیں اور نہ یہ حجاب حق تعالےٰ کے نور و ذات کو مخفی کر سکتا ہے بلکہ حقیقت اس حجاب کی بشر کا ضعفِ ادراک ہے جس سے باوجود کمالِ ظہورِ نورِ ذات کے یہ ادراک سے قاصر ہے "

ولیس المراد بہ حجاب اللہ لان اللہ تعالیٰ لا یجوز علیہ ما یجوز علی الاجسام من الحجاب ولکن المراد بہ ان السامع محجوب عن الرؤیۃ فی الدنیا (مدارک) تیسرا طریقہ یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات اور اسکی عبادت

فرشتہ کے ذریعہ سے وحی بشر کو بھیجدی جاتی ہے اس وحی کے مخاطب حضراتِ انبیاء تو قطعی ہوتے ہیں اور غیر انبیاء کے لئے بھی اس کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام کے معاملہ میں قرآنِ مجید سے ثابت ہے (ماجدی)

اور یہ منکرین و مشرکین جو خود مخاطبہٴ الٰہی کی تمنا میں ہیں، ان کا ظرف ان میں سے کسی طریق کے بھی قابل نہیں ..... عَلِيٌّ وہ بلند شان ہے اور اس کی علوِ شان کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ کو اس سے ہمکلامی کی مجال ہی نہ ہو"

حَكِيْمٌ لیکن وہ حکیم مطلق بھی ہے اس لئے اس نے بندوں کے مصالح پر نظر کر کے اپنی ہمکلامی کے تین طریقے نکال دیئے"

دیکھ سکتا ہی نہیں کوئی بشر اللہ کو
غیر ممکن ہے جہاں میں رؤیتِ ربِ جہاں

وَرُسُلِهٖ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا یہ بھی ایمان میں داخل ہے رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اُن کی تعلیم پر عمل کیا جائے وہ جن افعال سے روکیں اُن سے رُک جانا چاہیئے"

اہلِ ایمان کی بھلائی کے آپؐ بڑے حریص اور اُن پر شفیق ہیں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ	آئے ہیں تمہاری ہی جنس میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات اور اسکی عبادت

مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

(التوبہ ۱۲۸)

جو چیز تمہیں نقصان پہنچاتی ہے اُنہیں بہت گراں گزرتی ہے تمہاری بھلائی کے حریص ہیں ایمان والوں کے حق میں تو بڑے ہی شفیق ہیں۔ مہربان ہیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا (النور ۵۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر روگردانی کروگے تو سمجھ لو کہ رسول کے ذمہ اسی قدر ہے جس کا بار اُن پر رکھا گیا ہے اور تمہارے اوپر اُسی قدر جس کا بار تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم نے انکی اطاعت کر لی تو راہ سے جا لگو گے

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

(النور ۵۶)

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحمت (کامل) کی جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالے اپنا پیغام پہنچا رہا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو، رسولؐ کے ذمہ تو تبلیغ تھی وہ اُسے پوری طرح ادا کر چکے۔ اب آگے اس پر عمل کرنا تمہارا کام ہے ۔ اگر تم نہیں کروگے تو اُس کی سزا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم بھٹکو گے۔

رسُول اللہ کی طاعت خدا ہی کی اطاعت ہے

بغاوت آپؐ سے ربّ دو عالم کی بغاوت ہے

اگر رحمتِ الٰہی کی طلب ہے

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ نماز اللہ کا حق ہے اور زکوٰۃ اُس کے لاچار و نادار بندوں کا، جب تم معبود اور اُس کے عباد (بندوں) کا حق ادا کرو گے۔ تم پھر شریف اور دیانتدار بن جاؤ گے۔ تمہارے اس عمل کا صلہ، اس کا ثواب، اس کا انعام تمہیں کیا ملے گا"؟

لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تم اللہ تعالٰے، ارحم الراحمین کی رحمت بے کراں کے حقدار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالٰے کی رحمت میں تمام انعامات جلہ نعیم جنت کی فہرست آ گئی۔

میری عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائیں

سورۂ نور ہی کی آیت نمبر ۵۵ میں فرمایا کہ تم میں سے جو ایمان لے آئے اور اُنہوں نے نیک اعمال سے اس کا ثبوت بھی پیش کیا، اللہ کا اُن سے وعدہ ہے کہ انشاءاللہ اُنہیں زمین میں حکومت دے گا جیسا کہ پہلے لوگوں کو دے چکا ہے اور اُن کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ وہ میری عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائیں، یعنی توحید اور مقتضیات توحید قائم رہیں،

لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کے ایک معنیٰ تو یہی ہیں کہ کسی کو بھی میرا شریک نہ بنائیں دوسرے معنیٰ یہ ہو سکتے ہیں کہ کسی طرح کا بھی شرک میرے ساتھ نہ روا رکھا جائے۔

کر رہا ہے آپ یہ اعلان ربّ دو جہاں
میں وہ ہوں معبود میرا کوئی بھی ہمسر نہیں

قیامت پر ایمان

وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ اور تو قیامت پر ایمان لائے۔ قیامت پر ایمان لانا اسلام کا اہم جز ہے نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شرافت، صداقت۔ امانت، قناعت، دیانت، محبت، شفقت، مصیبت پر استقامت لوگوں کی زیادتیوں، اُن کی ایذاؤں کے جواب میں اُن سے حُسنِ سلوک وغیرہ وہی بجالا سکتا ہے، جس کے سامنے وقوعِ قیامت کے متعلق آیات ہیں، اور اللہ کے فرمان کے مطابق کہ یوم حساب انسان کے ہر قول وعمل کا حساب ہوگا، اُس کا اس پر ایمان ہے، کسی نے بے قصور کسی کو قتل کیا۔ کسی کے تھپڑ مارا، کسی کا گریبان نوچا، کسی کو گالی دی، کسی سے مذاق کیا، کسی کی غیبت کی، کسی کے عیب کو اُچھالا، کسی کو بُرائی کرتے ہوئے نہ روکا، نیکی کی تلقین نہ کی، چوری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکہ، شراب نوشی، جؤا، غلط نظر بازی، جھوٹ، زبان درازی کاروبار میں دھوکہ، کم تولنا، اشیاء خوردنی تک میں ملاوٹ، وعدہ خلافی، رشتہ داروں، پڑوسیوں سے بدسلوکی، عام لوگوں کے علاوہ جانوروں تک پر بے رحمی، نشہ آور چیزوں کا استعمال، جائز و ناجائز طریقہ سے روپیہ جمع کرتے رہنا اور اُس سے بڑی بڑی فلک نما عمارت پر عمارت بنانا اور اُس میں دنیا بھر کا سامانِ تعیش فراہم کرتے رہنا اپنی کوٹھی کے ساتھ ہی اگر کوئی اسدرجہ غریب رہائش پذیر ہو کہ اس کے اہل وعیال کو دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہ ہو تو اُسے دیکھنا اور پوچھنا تک نہیں، بلکہ بعض کے قریبی رشتہ دار مفلوک الحال، نادار ہوتے ہیں، اُن کے قریب نہ پھٹکنا اُن کی حاجات نہ پوری کرنا۔ شب و روز اپنے مال اور اپنے حال میں مست رہنا۔ کبھی یہ خیال تک نہ آنا کہ آخر یہ کب تک ہے؟

یہ عیش و عشرت، یہ شان و شوکت، یہ سرخوشی، یہ خمار کب تک
یہ جاہ و حشمت، یہ مال و دولت، یہ نشۂ اقتدار کب تک
فریب دیتی رہے گی کب تک تجھے یہ ناپائیدار ہستی
حیاتِ بے اعتبار کا تو کرے گا یوں اعتبار کب تک

نگاہِ گلچیں سے لالہ و گل پہ تابہ کے بجلیاں گرینگی
بنی رہے گی روش گلستاں کی یوں شعلہ بار کب تک
سمجھ سکے گا نہ تابہ کئے تو جہاں میں رازِ مآلِ ہستی
قریب روزِ حساب ہے پھر حساب سے یہ فرار کب تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے وہ لوگ ہیں کہ وقوعِ قیامت پر ان کا مضبوط ایمان ہے یہی وجہ ہے کہ وہ قصداً گناہ نہیں کرتے۔ اگر بتقاضائے بشریت ان سے کوئی لغزش ہوجاتی ہے۔ تو وہ دل میں سخت نادم ہوتے ہیں اور ان کی زبان پر استغفار آجاتا ہے۔ وہ رو رو کر اپنے کریم آقا سے اپنی غلطی کی معافی طلب کرتے ہیں اور اپنے دل میں پکا عزم کرتے ہیں کہ آئندہ اس برائی کے نزدیک نہیں جائینگے۔

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ	کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے توبہ
اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ	کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے
کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ ۔	گویا کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں

(ابن ماجہ والبیہقی)

اُن لوگوں کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے وہ غربت اور تکلیف میں صبر کرتے ہیں، امارت اور بشاشت میں اتراتے نہیں ان کے شب و روز اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں گزرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں سیاہ کار اور نیکوکار کے اعمال کی پوری پوری سزا اور جزا ملنی دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ایک حاکم اشارہ سے چند منٹوں میں ہزاروں آدمی مروا دیتا ہے اور اس کا لمحہ لمحہ عیاشی و فحاشی میں گزرتا ہے۔ دوسری طرف ایک انسان اس قدر محنت کر کے اپنے بال بچوں کو پال رہا ہے کہ محنت شاقہ کے سبب دات کو جب چارپائی پر جا کر لیٹتا ہے تو اس کو اپنے تن بدن کی ہوش نہیں رہتی لیکن آخرت کی فکر، قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑے ہو کر زندگی بھر کے اقوال و اعمال کے بارے میں حساب دینے کا عقیدہ اسے پچھلی رات اٹھا کر اللہ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ تنہائی میں نہایت خشوع و خضوع سے نماز تہجد ادا کرتا ہے اور دن میں جو اس سے اللہ تعالےٰ کی عبادت و اطاعت میں کوتاہی ہوئی ہے اس کو یاد کر کے سجدہ ریز ہو کر کبھی ہاتھ اٹھا کر رو رو کر اپنے رحیم و کریم آقا سے معافی طلب کرتا ہے۔

ایک فاجر و سرکش کا اسقدر فجور و سرکشی جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک فقیر الحال کی اسقدر دینداری کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر علیحدگی میں لوگوں سے چھپ کر اللہ کے سامنے رو رو کر اس سے اپنی خطائیں معاف کراتا ہے۔

کیا ایک دیندار۔ ایک بدکار دونوں برابر ہیں، دونوں کو اُن کے افعال کی جزاء و سزا مکمل پوری پوری اس دنیا میں مل سکتی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہیں اس کے لئے ربِّ کائنات نے فرمایا ہے کہ میں قیامت ضرور قائم کرونگا نیکوں کو ان کی نیکیوں کی جزا نعیم جنت کی صورت میں، اور بدوں کو اُن کی برائیوں کی سزا نارِ جہنم کی شکل میں مل کر رہیگی، یہ میرا اٹل فیصلہ ہے، قیامت قائم ہو کر رہیگی اور بندوں کے اعمال کے مطابق اُنہیں ثواب و عذاب بھی مل کر رہے گا۔

قیامت کا ذکر بالتفصیل قرآن مجید میں موجود ہے۔

ہے جس کے سامنے روزِ حساب کا منظر
وہ سر جھکائے نہ کیوں ربِّ دھر کے در پر

اسلام کیا ہے؟

حضرت جبرئیل کے اس سوال پر مَا الْإِسْلَامُ؟ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور تو نماز قائم کرے، اور تو فرض زکوٰۃ ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے۔ ایک دوسری حدیث میں اسلام کے پانچ ارکان بیان ہوئے ہیں اس میں پانچواں رُکن حج ہے ...... توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج،

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۱۹)

اللہ تعالےٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس کا پہلا رکن توحید ہے یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے،
۲۔ اور رات دن میں پانچ نمازیں ادا کی جائیں،
۳۔ اور اگر مال نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے،
۴۔ اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے جائیں،
۵۔ پھر مال ہوتے ہوئے اگر راستہ محفوظ ہے اور صحت درست ہے تو زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔ یہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں اسلام کی عمارت ان پانچ ستونوں پر قائم ہے، ان پانچ ستونوں کی ساخت اس قسم کی ہے کہ اگر اسلام کی اس عمارت سے ان پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہٹا دیا جائے تو پوری عمارت گر جائیگی۔ یعنی اگر کوئی شرک کی حالت میں نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اللہ کے ہاں اس حال میں یہ اُس کے چاروں عمل بے کار ہیں، یا وہ مشرک تو نہیں مگر نماز نہیں پڑھتا، یا کوئی نماز بھی پڑھتا ہے لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ یا کوئی زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے مگر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ یا کوئی روزے بھی رکھتا ہے مگر طاقت کے باوجود حج نہیں کرتا تو ایسے شخص کے باقی دوسرے اعمال بھی بے حیثیت ہیں۔ ان کا اسے کوئی صلہ نہیں ملے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ اسلام

اس سلسلہ میں حدیث پاک مطالعہ فرمائیں،
کیونکہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے،
ایک اس حقیقت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھے حج کرنا، پانچویں رمضان کے روزے رکھنا،

(بخاری ومسلم)

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ اسلام کے ان پانچ ارکان میں سے کوئی رکن بھی ایسا نہیں جسے چھوڑ کر اسلام باقی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جائے گا۔ جس پر کہ نجاتِ اُخروی کا دارومدار ہے۔

خدا کے خوف سے دل جس بشر کا عاری ہے
ہر اک عبادتِ رب اُس بشر پہ بھاری ہے

حضرت جبرئیلؑ کا آخری سوال

مَا الْاِحْسَانُ - احسان کیا ہے؟

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب: قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ۔ تو عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ پھر اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو (یہ خیال کر کہ) وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ ہمارے ہاں احسان کے معنی کسی کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہے۔ عربی میں اس لفظ کے معنی وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے۔

جو عبادت اس تصور کے ساتھ کی جائے کہ جس کی عبادت کی جا رہی ہو عبادت کرنے والا اس وقت اُس کو خود دیکھ رہا ہو یا معبود اپنے عابد کو دیکھ رہا ہو، تو اُس وقت کیا کیفیت ہو گی؟ کیا اطمینان کن منظر ہو گا؟ استغراق، انہماک و محویت کا کیا عالم ہو گا؟

محبت و فرحت و خشیت اور لجاجت جو کہ روحِ عبادت ہے وہ کس عرشِ رفعت و عظمت پر جلوہ فگن ہو گی؟

کیا ایسے وقت جب کہ ایک ادنیٰ غلام اپنے صاحبِ عزت و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمت، مالکِ قوت و سطوت آقا کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو ادھر اُدھر دیکھنے کی ہمت ہوگی اور کبھی کپڑوں کو چھیڑنے اور کبھی داڑھی سے کھیلنے کی جرأت ہو گی؟... آخرت میں فلاح کے لئے ایمان اور ایمان کی صداقت کے لئے نماز اور نماز کی قبولیت کیلئے خشوع شرط ہے جیسا کہ معبودِ حقیقی نے فرمایا "

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝	یقیناً وہ لوگ فلاح پائینگے جو
اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ	اپنی نمازوں میں خشوع رکھنے
خٰشِعُوْنَ ۝	والے ہیں "

(المؤمنون ۱ - ۲)

نماز میں کنکریوں سے کھیلنا

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي	سے نماز کے لئے کھڑا ہو تو
الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى	کنکریوں سے نہ کھیلے اس لئے
فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ	کہ (اللہ کی رحمت) اسکی طرف
رَوَاهُ الْخَمْسَةُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ	متوجہ ہوتی ہے ۔

(بلوغ المرام ص ۵۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ	اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
عَنْھَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ	روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں
وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ	التفات کے بارے میں آپ
فِی الصَّلَاۃِ؟ فَقَالَ: ھُوَ	نے فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہے بندے
اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ	کی نماز سے شیطان اُچک
مِنْ صَلَاۃِ الْعَبْدِ	لیتا ہے "

(بلوغ المرام ص ۷۰ بحوالہ بخاری والترمذی)

کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے اس لئے وہ نماز میں نمازی
نظر دائیں بائیں طرف پھرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے تاکہ اس
کی عبادت کی رُوح جو خشوع و خضوع ہے وہ باقی نہ رہے
اس کی نماز اجر کے لحاظ سے بے اثر ہو جائے "

ہوتی ہے دل کی دُور کثافت نماز سے
پاتے ہیں جسم و رُوح طہارت نماز سے

نماز کی حالت میں اگر تھوک آجائے تو کیا کرے؟

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْصُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ شِمَالِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ (متفق علیہ)

وَ فِیْ رِوَایَۃٍ (اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس وقت اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے تو ایسے وقت اپنا تھوک اپنے آگے نہ گرائے اور نہ اپنی دائیں طرف، بلکہ اپنے بائیں طرف اپنے قدم کے نیچے، اور ایک روایت میں ہے یا اپنے قدم کے نیچے۔

بخاری کتاب الصلاۃ میں اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں "

ثُمَّ اَخَذَ طَرْفَ رِدَائِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْیَفْعَلُ ھٰکَذَا۔ نیز آپؐ نے فرمایا اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا (ایضاً بخاری عن انسؓ)

پھر آپؐ نے اپنی چادر کا ایک طرف سے پلہ پکڑا اور اس میں تھوک دیا پھر اسے صحابہؓ کرام کو یہیں میں دکھلایا اور فرمایا یا پھر اس طرح کرے۔ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپؐ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ؟ مَیں نے عرض کیا میں حاضر ہوں ارشاد فرمائیں، پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپؐ نے فرمایا اے معاذ بن جبل، مَیں نے عرض کیا حضور مَیں حاضر ہوں۔ کچھ دیر چلنے کے بعد آپؐ نے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل ...... تیسری دفعہ میں نے عرض کیا،

لبیک یا رسُول اللہ وسعدیک،

آپؐ نے فرمایا"

هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا،

پھر آپؐ نے فرمایا!

هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ"

(رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہٗ)

تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟
مَیں نے عرض کیا اللہ و رسُول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اُس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ..... آپؐ نے ارشاد فرمایا جب بندے اللہ کا یہ حق ادا کریں تو پھر اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسُول ہی زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا.. یہ کہ اُنہیں عذاب نہ کرے "

اللہ کے بندوں پہ یہ اللہ کا حق ہے
اللہ کے بندے کریں اللہ کی عبادت
اللہ کے بندوں کا پھر اللہ پہ یہ حق ہے
اللہ کے بندے کریں جب اس کی اطاعت
مل جائے اماں اُن کو پھر اللہ کے غضب سے
حاصل اُنہیں پھر خلدِ بریں میں ہو سکونت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحیدِ ربوبیت

اور

قرآنِ پاک

قرآن کریم کی عظیم آیت

آیتُ الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی توحید کی عظیم آیت

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(البقرہ ۲۵۵)

اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ لاحق ہوتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کی ملکیت ہے کون ہے جو اس کے حضور اُسکی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے، اور وہ اُس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے ۔ اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے اور اُنکی حفاظت اس پہ ذرا بھی گراں نہیں اور وہ بلند اور عظیم ہے۔،،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (نہ بڑا نہ چھوٹا نہ اصلی نہ ظلی نہ خدا نہ خدازادہ) خدا کے نفسِ وجود کے قائل تو جاہلی مذاہب بھی ہوئے ہیں البتہ وہ اُس معبودِ اعظم (ہندوؤں کی اصطلاح میں ایشور) کے علاوہ تحتانی معبودوں اور دیوتاؤں کے بھی قائل رہے ہیں یہ تعلیم اسلام ہی کی ہے کہ اُس ایک خدا کے علاوہ کسی دوسرے خدا کا وجود ہی نہیں، یہ نہیں کہ وہ تو معبودِ اعظم ہے باقی چھوٹے چھوٹے معبود اور بھی موجود ہیں، عیسائی بھی چونکہ شرک میں مبتلا ہو چکے تھے اس لئے ان کے مقابلہ میں بھی توحیدِ کامل کے اثبات اور پھر غیر اللہ کی الوہیت کی نفی کی ضرورت تھی"

یہ آیت آیۃ الکرسی کے نام سے مشہور ہے اس کی برکتوں اور فضیلتوں سے شاید ہی کوئی مسلمان ناواقف ہو، احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہوئے ہیں، اس کی معنویت اور جامعیت ہے بھی اتنی نمایاں اور اس درجہ کی کہ اپنے تو اپنے، بیگانوں، معاندین عیورا اور وہیری جیسوں نے بے ساختہ اس کی داد دی ہے اَلْحَیُّ وہ مستقلاً زندہ ہے وہ ازلی اور ابدی ہے صفتِ حیات اُس اُس کی جزوِ ذات ہے، موت یا عدمِ حیات اُس پر نہ پہلے کبھی طاری ہوئی اور نہ آئندہ کبھی طاری ہو سکتی ہیں۔ تو کیا کوئی قوم ایسی بھی ہوئی ہے جس نے اپنے معبود کی اس کھلی ہوئی اور موٹی صفت میں بھی شبہ کیا ہو۔ ایک نہیں متعدد قوموں نے شک و اشتباہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا معناً انکار تک اس صفت کا کیا ہے بحر روم کے ساحل پہ متعدد قومیں اس عقیدہ کی گزری ہیں کہ ہر سال فلاں تاریخ پر اُن کا خدا وفات پا جاتا ہے اور دوسرے دن از سر نو وجود میں آ جاتا ہے چنانچہ ہر سال اس تاریخ کو خدا یا بعل کا پتلا بنا کر جلایا جاتا تھا، اور دوسری صبح اس کے جنم کی خوشی میں رنگ رلیاں شروع ہو جاتی تھیں، ہندوؤں کے ہاں اوتاروں کا مرنا اور پھر جنم لینا اسی عقیدے کی مثالیں ہیں۔

اور خود مسیحیوں کا عقیدہ بجز اس کے اور کیا ہے کہ خدا پہلے تو انسانی شکل اختیار کر کے دنیا میں آتا ہے اور پھر صلیب پہ جا کر موت قبول کر لیتا ہے۔ مسلمان کے گھرانے میں پیدا ہونے والے بچے شروع ہی سے ایک ازلی، ابدی، باقی و غیر فانی خدا کے عقیدہ سے چونکہ مانوس ہو جاتے ہیں بڑے ہو کر اُن کے خیال ہی میں یہ بات نہیں آتی کہ خدا کبھی اور کسی حال میں کسی معنیٰ میں اور کسی لحاظ سے حادث و فنا پذیر بھی ہو سکتا ہے۔

لیکن آخر آج بھی کروڑوں کی تعداد میں پڑھے لکھے لوگ خدا کی اسی فنا پذیری کو تسلیم کر رہے ہیں یا نہیں؟ ...... اَلْقَیُّوْمُ مسیحیوں نے جس طرح حضرتِ حق کی صفتِ حیات کے باب میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اسی طرح صفتِ قیومیت سے متعلق بھی عجیب گمراہی میں پڑ گئے ہیں۔ انکا عقیدہ ہے کہ جس طرح بیٹا بغیر باپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت و آمیزش کے خدا نہیں اسی طرح باپ پر بھی بغیر بیٹے کو شریک کئے خدا کا اطلاق نہیں ہو سکتا، گویا جس طرح نعوذ باللہ مسیح ابن اللہ خدا کے محتاج ہیں اسی طرح خدا بھی اپنی خدائی کے اثبات کیلئے مسیح کا محتاج ہے، صفت قیومیت کا اثبات کرکے اسی مسیحی عقیدہ پر ضرب لگائی ہے، قیوم وہ ہے جو نہ صرف اپنی ذات سے قائم ہے بلکہ دوسروں کے بھی قیام کا سبب و باعث ہے، اور سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سب محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں،

القیوم الحافظ لکل شیء والمعطی لہ مابہ قوامہ (راغب)

ہو القائم بنفسہ مطلقا لا بغیرہ وھو مع ذالک یقوم بہ کل موجود حتے لا یتصور وجود شیء ولا دوام وجود الّا بہ (تاج)

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ جاہلی مذہبوں کے دیوتا نیند سے جھوم بھی جاتے ہیں اور سونے بھی لگتے ہیں اور اسی غفلت کی حالت میں ان سے طرح طرح کی فروگذاشتیں ہو جاتی ہیں، مسیحیوں اور یہود کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے جب چھ روز میں آسمانوں اور زمین کو بنا ڈالا تو ساتویں دن اُسے ستانے اور آرام لینے کی ضرورت پڑ گئی، اسلام کا خدا دائم، بیدار، ہمہ خبردار، غفلت، سُستی، تھکن سب سے ماوراء خدا ہے ۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط یعنی ساری کائنات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکیت اور مالکیت صرف اسی کی ہے کوئی اس صفت میں اس کا شریک نہیں، اور اس کی ملک سے مخلوق کا کوئی گوشہ کوئی شعبہ خارج نہیں، مشرک قوموں نے اپنے دیوتاؤں کو کائنات کا مالک مانا بھی ہے تو اندھے، لولے، لنگڑے ناقص قسم کا، اسلام نے آکر اس پر زور دیا کہ صحیح رشتہ و تعلق خالق کا مخلوق کے ساتھ ملکیتِ کامل ہی کا ہے، لَہٗ میں لام متفقہ طور پر ملک کے معنیٰ میں ہے لَہٗ کو مقدم کر دینے سے معنیٰ میں زور اور تاکید آگئی اور مفہوم حصر کا پیدا ہو گیا،

مَنْ ذَا الَّذِیْ کون ایسا ہے؟ استفہامِ انکاری ہے یعنی کوئی ایسا نہیں"

یَشْفَعُ عِنْدَہٗ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ ابن اللہ کی حیثیت شافعِ مطلق کی ہے،

انسان کے قالب میں انہوں نے اسی لئے تو جنم لیا تھا کہ اپنی جان کا فدیہ سب گنہگاروں کی طرف سے دے کر اور سب کی طرف سے صلیب پر اپنے خون کا چڑھاوا چڑھا کر قیامت میں شافعِ مطلق کی حیثیت سے ظاہر و نمودار ہوں، اور اُن کی شفاعت سب کے حق میں نجات کا حکم قطعی رکھے گی، ہمارے ہاں کے عام واعظوں اور نعت گو شاعروں نے شفاعتِ مصطفوی پر حد سے زیادہ زور دینا شروع کیا ہے، یہ صاف مسیحیت سے تأثر کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ ہے شفاعتِ کبریٰ مسیحیوں کا ایک عقیدہ خصوصی ہے، مسیح کے لئے اُن کے ہاں بالاستقلال شفاعت ہی ثابت نہیں بلکہ تخلیقِ کائنات بھی خدا نے (نعوذ باللہ) اپنے اسی فرزند کے واسطہ سے کیا ہے، قرآن مجید مسیحیوں سے مخاطبہ کے وقت انکے مخصوص مرکزی عقائد کفارہ و شفاعت وغیرہ پر برابر ضرب لگاتا جاتا ہے باذنہ یہ تصریح بھی بہت ضروری تھی مسیحیوں نے جہاں نجات کا دارومدار شفاعت پر رکھا ہے وہاں اس کے برعکس بعض مشرک قوموں نے خدا کو قانونِ مکافات (ہندی میں کرم) کے ضابطوں میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ اس کے لئے معافی کی اور اس کے ہاں شفاعت کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی، اسلام نے توسط و اعتدال کی شاہراہ اختیار کر کے بتایا کہ نجات کا مدار ہر گز کسی کی شفاعت پر نہیں، البتہ خدا نے اس کی گنجائش رکھی ہے اور اپنی اجازت کے بعد مقبول بندوں کو دوسروں کی شفاعت کا (جو دراصل حقیقتِ دعا ہی کی ایک صورت ہے) موقع دے گا اور اُن کی دُعائیں قبول کرے گا، اور مقبولین کے سب سے بڑے سردار ہمارے رسولِ کریم صلعم ہیں۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اُس سب کو ...... یعنی حاضر و غائب محسوس و معقول مدرک وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرک سب کا علم اُسے پُورا پُورا ہے۔ ما کان قبلھم وما کان بعدھم (کشاف) نام یہاں آگے اور پیچھے صرف دو ہی سمتوں کا لیا گیا ہے لیکن مراد جمیع جہات ہیں اور یہ کنایہ عربی زبان میں عام ہے۔ صفاتِ باری میں حیات کا قیّومیّت کا مالکیت کا اثبات اوپر ہو چکا ہے اب یہاں اس حقیقت کا ہو رہا ہے کہ حق تعالےٰ کی صفت علم بھی کامل ہے، سعی و سفارش کا ایک موقع دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کہ جس حاکم یا مالک کے سامنے مقدمہ درپیش ہو اس کا علم محیط و کامل نہیں، اس لئے ضرورت ہے کہ خارجی ذرائع سے اس کے معلومات میں اضافہ کیا جائے، اور اس کے علم کو کامل کر دیا جائے، یہاں یہ بتلا کر کہ اللہ کا علم خود ہر خفی و جلی پر حاوی ہے، گویا یہ بتا دیا کہ اس کے علم پر کسی کے اضافہ کرنے اس کے آگے کسی کی خوبیاں بتلانے اُسے کسی نامعلوم شے پر آگاہ کرنے کے کوئی معنیٰ ہی نہیں، اور اس طرح مسیحی عقیدہ شفاعت پر ایک اور ضرب لگی،

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ کون نہیں گھیر سکتے؟ وہی مخلوقات جن میں پیر پیمبر، فرشتہ سب شامل ہیں مِنْ عِلْمِهِ میں علم سے مراد معلوماتِ الٰہی سے ہے۔ بڑے سے بڑے صاحبِ علم و معرفت کے بھی بس میں یہ نہیں کہ معلوماتِ الٰہی میں سے کسی ایک ہی چیز کی کُنہ و حقیقت سے پوری طرح واقف ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، محدود و لامحدود کا مقابلہ ہی کیا۔

اِلَّا بِمَا شَآءَ (اپنی حکمت ومصلحت کے موافق) یہاں اسی حقیقت کا بیان ہے کہ بندہ بڑے سے بڑا بھی عالم و عارف ہو بہرحال اس کا علم محدود ہوتا ہے اور عین مشیتِ الٰہی کے ماتحت و مطابق وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (اس کی کرسی نے سما رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو) تو وہ خود بڑی سے بڑی چیز میں کیسے سما سکتا ہے اس کی کرسیٔ علم و قدرت تو خود ساری کائنات پر محیط ہے اس کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے تو آسمان پر، عرش پر کسی وسیع سے وسیع چیز کے اندر کیسے سما سکتا ہے؟ وہ سب کو گھیرے ہوئے ہے اُسے کون گھیر سکتا ہے اس صفت کے اثبات سے اُن مشرکوں کے بھی عقیدہ کی تردید ہوگئی جو خدائے تعالیٰ کے مجسّم ہونے اور کسی مکان میں اس کے محدود و مقیّد ہونے کے قائل ہیں۔ کرسی سے مُراد علمِ الٰہی لی گئی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی معنیٰ منقول ہیں اور متعدد اہلِ تفسیر نے اس کی پیروی کی ہے، كرسيه اے علمه (ابن جرير) عن بن عباسؓ، قيل مجاز عن العلم (روح) الكرسي هو العلم (كبير) کرسی کے عام متعارف معنیٰ وہی ہیں جو اُردو ہی میں چلے ہوئے ہیں، لیکن حق تعالےٰ کے سلسلہ میں وہ معنیٰ تھوڑے مُراد ہو سکتے ہیں کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ بھی کوئی جسم رکھتا ہے جو وہ اس عام معنیٰ میں کرسی نشین ہوگا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا کرسی فی الحقیقۃ ولا قاعد (بیضاوی) کرسی کے اصل معنی علم ہی کے ہیں۔ کرسی کے دوسرے معنی قدرت و حکومت کے بھی ہیں چنانچہ یہاں بھی بہت سے اہل لغت و اہل تفسیر اسی طرف گئے ہیں،

قیل کرسیہ ملکہ (راغب) المراد من الکرسی السلطان والقدرۃ والملک (کبیر) غرض یہ کہ اس کی کرسی علم ہو یا کرسی حکومت وہ جمیع کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہے، بڑی چھوٹی، لطیف و کثیف جلی خفی ہر چیز اس پر عیاں و روشن ہے، وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا کہ اس سے تھک کر اسے کسی شریک یا مددگار کی ضرورت پڑے، مشرک قوموں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ اتنے وسیع اور لق ودق سلسلۂ موجودات کی نگرانی تنہا خدا کہاں تک کر سکتا ہے اس لئے نعوذ باللہ وہ کبھی غافل بھی ہو جاتا ہے اور یہ کاروبار سنبھالنے کے لئے اسے ضرورت شریکوں اور مددگاروں کی بھی پڑ گئی ہے خود یہود اور مسیحیوں کا عقیدہ خدا کے ستانے اور آرام لینے کے باب میں بھی اسی تخیل کی طرف اشارہ کر رہا ہے حِفْظُهُمَا میں تثنیہ کے صیغہ سے مراد ہے ایک طرف سلسلۂ سماوات اور دوسری طرف زمین اور اسی لئے قرآن مجید نے ہر ایسے موقع پر صیغہ بجائے جمع کے تثنیہ کا استعمال کیا ہے،

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ یعنی ایک طرف ہر نقص سے پاک اور ہر عیب سے بالاتر دوسری طرف تمام صفات کمال کا جامع، علی اور عظیم دو دو صفتوں کا لانا معنی سے خالی اور بے کار نہیں، علو کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے تمام صفاتِ نقص کی نفی، سارے عوارضِ حدوث سے برتری، العلی الرفیع المرفیع فوق خلقہ المتعالی عن الاشباہ والانداد (بحر) اور عظمت کا حاصل ہے تمام صفاتِ کمال کا اثبات اور ایسی ذات کا ایجاب نہ جس کے مرتبہ کی انتہا ہو اور نہ اس کی قدامت کی دریافت ہو سکے،

اے ذوالعظمۃ وکل شی بالاضافتہ الیہ حقیرا (روح)

گویا ان دو صفات کے اندر عظمت و کمال کے سلبی و ایجابی پہلو سارے کے سارے آگئے اور ہر اُس ضلالت کی تردید ہو گئی جو شرک فی الصفات سے پیدا ہو سکتی ہے، (ماجدی)

کتاب اللہ میں سب سے معظم آیت

حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ سے رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کتاب اللہ میں سب سے زیادہ عظمت والی آیت کونسی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ہی کو اس کا علم ہے۔ آپ نے پھر یہی سوال کیا، بار بار کے سوالات پر جواب دیتے ہیں کہ آیت الکرسی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو المنذرؓ خدا تجھے تیرا علم مبارک کرے، اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی کی قیامت کے دن زبان ہوگی اور ہونٹ ہونگے

یہ پایہ عرش سے لگی ہوئی رب کائنات کی حمد و ثنا بیان کرے گی

(مسند احمد)

یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے لیکن پچھلا قسمیہ جملہ اس میں نہیں ہے

عجیب و غریب قصہ

حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں کھجور کی ایک بوری تھی میں نے دیکھا کہ اس میں روز بروز کھجوریں گھٹ رہی ہیں ایک رات میں جاگتا رہا اور اس کی نگرانی کرتا رہا، میں نے دیکھا کہ ایک جانور مثل جوان لڑکے کے آیا میں نے اسے سلام کیا۔ اس نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا تو انسان ہے یا جن اس نے کہا میں جن ہوں، میں نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو دے، میں نے اپنے ہاتھ میں لیا تو کتے جیسا ہاتھ تھا، اس پر کتے جیسے ہی بال بھی تھے میں نے کہا کیا جنوں کی پیدائش ایسی ہے؟ اس نے کہا تمام جنوں میں سب سے زیادہ طاقت والا میں ہی ہوں، میں نے کہا تو میری چیز چرانے پر کیسے دلیر ہو گیا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہے تو صدقہ کو پسند کرتا ہے، ہم نے کہا پھر ہم کیوں محروم رہیں، میں نے کہا تمہارے شر سے بچانے والی کونسی چیز ہے؟ اس نے کہا آیۃ الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کو جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے رات کا سارا واقعہ سنایا، آپؐ نے فرمایا خبیث نے یہ بات تو سچ کہی (ابو یعلیٰ)

مہاجرین کے پاس آپ تشریف لے گئے، ایک شخص نے پوچھا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی آیت کونسی بہت بڑی ہے؟ آپ نے یہی آیت الکرسی پڑھ کر سنائی (طبرانی)

رفیع الشان آیت

ابن کثیر میں بحوالہ مسند احمد حضرت ابوذرؓ کے بہت سے سوالات اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات کا ذکر ہے۔ ان میں آخری سوال یہ ہے کہ آپ پر سب سے زیادہ بزرگی والی آیت کونسی اتری ہے؟ آپ نے فرمایا آیت الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الخ (مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سورۂ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیات کی سردار ہے جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے (مستدرک حاکم)

ترمذی میں ہے کہ ہر چیز کا کوہان اور بلندی ہے۔ قرآن حکیم کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں آیت الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے، حضرت عمرؓ کے سوال پر کہ سارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں سب سے زیادہ بزرگ آیت کونسی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا مجھے خوب معلوم ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ آیت آیت الکرسی ہے۔

(ابن مردویہ)

اسم اعظم

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے، ایک تو آیت الکرسی دوسری آیت الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

(مسند احمد۔ ابن کثیر)

ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا

ادھر زندگی ختم ہوئی اُدھر جنت میں پہنچ جائے گا

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس وقت منبر پر تھے مَنْ قَرَءَ آیَةَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ ۲/۷۲ باب الذکر بعد الصلوٰۃ، ونسائی۔ ابن حبان۔ بلوغ المرام)

ترجمہ حدیث۔ جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اُس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جنت میں جانے سے صرف موت نے روک رکھا ہے یعنی اِدھر زندگی ختم ہوئی اُدھر جنت میں پہنچ جائے گا"

اِدھر زندگی کا ہوا خاتمہ
اُدھر پیش ہے خُلد کا راستہ

آیت الکرسی پڑھنے والا اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى (مجمع الزوائد ۲/۱۴۸)

جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو صبح تک اللہ تعالےٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے"

آیت الکرسی کی تفسیر تدبرِ قرآن میں

قَیُّوم - مبالغہ کا وزن ہے۔ اس کے معنی ہیں وہ ذات جو خود اپنے بل پر قائم اور دوسروں کے قیام و بقا کا واسطہ اور ذریعہ ہو" سِنَةٌ کے معنیٰ اونگھ اور نوم کے معنیٰ نیند کے ہیں۔ ان دونوں کی نفی سے نیند کی ابتدا اور انتہا دونوں کی نفی ہو گئی، جس کے معنیٰ یہ ہوئے کہ اللہ تعالےٰ غفلت کے تمام اثرات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال درجہ پاک ہے"۔

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم لوگوں کے آگے اور پیچھے اور ان کے ماضی اور مستقبل سب پر حاوی ہے۔ برعکس اس کے دوسروں کی علمی پہنچ صرف اس حد تک ہے جس حد تک خدا نے چاہا کہ وہ اس کے علم میں سے حصہ پائیں۔ اس سے آگے کسی کی رسائی نہیں وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔

کرسی: کُرسُ کے معنی عربی لغت میں کسی چیز کی جمی جمائی تہ کے ہیں۔ اسی سے کرسی کا لفظ بنا جو بیٹھنے کی جگہ یا چیز مثلاً تخت وغیرہ کے لئے استعمال ہوا۔ بیٹھنے کی جگہ یا چیز جب کہ وہ کسی صاحب اقتدار کیلئے خاص ہو اس کے اقتدار کا مرکز ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کرسی کا لفظ اقتدار کی تعبیر کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ کے معنی ہوئے کہ اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین کے تمام اطراف واکناف پر حاوی ہے۔ کوئی گوشہ اور کونہ بھی اس کے دائرۂ اقتدار سے الگ نہیں ہے۔

اَدَ يَئُودُ اَوْدًا کے معنی ہیں کسی چیز کا ایسا بھاری اور گراں ہونا کہ اس کا سنبھالنا مشکل ہو جائے وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا کے معنی یہ ہوئے کہ آسمان و زمین کی دیکھ بھال ذرا بھی خدا پر گراں نہیں ہے کہ اس کو کسی سہارے یا مددگار کی احتیاج پیش آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی توحید کی ایک عظیم آیت

اوپر والی آیت میں یہ فرمایا کہ، اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کر لو جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ کسی کی سفارش کچھ نفع پہنچائے گی، یہ اسی مضمون کی مزید تفصیل ہے" گویا ردِ شفاعت اور ردِ شرک کے اس مضمون نے توحید خالص کی وضاحت کے لئے ایک تقریب پیدا کر دی اور اس طرح توحید کے بیان میں ایک ایسی آیت نازل ہو گئی جس کی خوبیوں اور بلاغتوں کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔،

سب سے پہلے فرمایا کہ اللہ ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے بعد اس کے لئے ان صفات کا اثبات کیا جو اس کی الوہیت کا لازمی تقاضا ہیں اور جن کے نہ ماننے سے اس کی الوہیت کی نفی ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ان باتوں سے اس کو بری قرار دیا جن کے ماننے سے بھی اس کی الوہیت کو بٹہ لگتا ہے جن صفات کا اثبات کیا ہے ان میں سب سے پہلے اسکے حَیُّ و قیُّوم ہونے کا ذکر کیا ہے۔ حَیُّ کے معنی زندہ کے ہیں اور قیُّوم کے معنی ہیں وہ ذات جو خود اپنے بل پر قائم اور سب کو قائم رکھنے والی اور سب کو سنبھالنے والی ہو۔ ظاہر ہے کہ جو خود زندہ نہ ہو وہ تمام دنیا جہان کے لئے زندگی بخش کس طرح ہو سکتا ہے اور جو خود اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات سے قائم نہ ہو وہ آسمان وزمین کو قائم رکھنے والا کس طرح ہو سکتا ہے اور جو ذات ان صفات سے عاری ہو اس کو خدا ماننے کے کیا معنی؟ اور جب خدا ان صفات سے متصف ہے اور لازماً اس کو ان صفات سے متصف ہونا چاہیئے بھی تو پھر کسی کو اس کا شریک وسہیم ماننا ایک بالکل بے جوڑ سی بات ہے،

اس طرح قرآن نے ان تمام معبودوں کی نفی کر دی جو نہ زندہ ہیں، نہ زندگی کا سر چشمہ اور نہ خود قائم ہیں اور نہ دوسروں کے قائم رکھنے والے بلکہ خود اپنی زندگی اور اپنے قیام وبقا کے لئے ایک حیّ وقیوم کے محتاج ہیں"

اس کے بعد فرمایا کہ نہ اس کو اونگھ لاحق ہوتی نہ نیند۔ یہ نیند کی ابتدا اور اس کی انتہا دونوں سے اس کو بری قرار دیا گیا ہے اور یہ اس کے حیّ وقیوم ہونے کا لازمی تقاضا ہے۔ نیند، موت کے ظلال وآثار اور اس کے مظاہر ومبادیات میں سے ہے اس وجہ سے یہ خدا کی شان کے منافی ہے۔ پھر یہ اس کے قیوم ہونے کے بھی منافی ہے، جو خود نیند سے مغلوب ہو کر اپنے کو قائم نہ رکھ سکے گا وہ دنیا کو کیا قائم رکھے گا اور جب وہ ہر لمحہ خود بیدار ہے اور اپنی دنیا کی نگرانی کر رہا ہے تو پھر یہ کیوں فرض کیا جائے کہ وہ اس دنیا کے انتظام وانصرام میں کسی اور کا بھی محتاج ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے اختیار میں ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے قرآن کے مخاطبوں میں سے نہ کسی کو انکار تھا اور نہ کسی کے لئے اس سے انکار کی گنجائش تھی، اس لئے کہ اس سے انکار کے معنی خدا کی خدائی کے انکار کے تھے۔ چنانچہ اس مسلمہ حقیقت سے شفاعت کے اس عقیدے کے باطل ہونے کی طرف رہنمائی فرمائی جس میں عرب کے مشرکین اور اہلِ کتاب سب کسی نہ کسی نوعیت سے مبتلا تھے فرمایا کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ، یعنی جب سب کے سب خدا ہی کے مملوک و محکوم اور اسی کے تابعدار و محکوم ہیں تو کس کی مجال ہے کہ خدا کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں کسی کی سفارش کے لئے زبان کھول سکے۔ اس ارشاد نے شفاعت کے اس تصور کا بالکل خاتمہ کر دیا جس کی بنیاد اس خیال پر تھی کہ بعض شرکا کو خدا کے ہاں اعتماد اور تدلل کا یہ درجہ حاصل ہے کہ وہ کسی کے لئے خود بڑھ کر خدا سے سفارش کر سکتے ہیں اور خدا ان کی ناز برداری میں لازماً ان کی سفارش قبول بھی فرمائے گا فرمایا کہ نہ خدا کے ہاں کسی کا یہ درجہ ہے اور نہ کوئی اس کے دربار میں اس کی اجازت کے بغیر زبان کھولنے کی جرأت کر سکے گا۔ اسی حقیقت کو دوسری جگہ اس طرح ظاہر فرمایا ہے، وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ، بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۲۷ - الانبیاء (اور مشرکین کہتے ہیں کہ خدا کے اولاد نہیں بلکہ اس کے باعزت بندے ہیں، وہ اس کے آگے بات کرنے میں سبقت نہیں کرتے وہ بس اس کے حکم ہی کی تعمیل کرتے ہیں،

پھر فرمایا کہ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ یعنی خدا کے سامنے کسی کے بارے میں زبان کھولنے کی جسارت تو وہ کرے جو خدا کی معلومات میں کچھ اضافہ کرسکتا ہو اور یہ کہنے کی پوزیشن میں ہو کہ فلاں میں نعوذ باللہ اللہ تعالٰے کو پوری آگاہی نہیں ہے، اسے ہے۔ لیکن یہ حیثیت کس کی ہے؟ اللہ تعالٰے سب کے آگے اور پیچھے اور اس کے ماضی و مستقبل ہر چیز سے باخبر ہے۔ برعکس اس کے دوسرے کسی کا بھی یہ درجہ و مرتبہ نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالٰے کے علم کے کسی حصے کا بھی احاطہ کرسکے۔ دوسروں کے لئے اس کے علم میں سے بس اتنا ہی ہے جتنا وہ ازخود اپنے بندوں میں سے کسی پر کھول دے۔ اللہ تعالٰے کے علم کی یہ وسعت اور دوسروں کے علم کی یہ محدودیت مشرکین کے تصورِ شفاعت کا بالکل خاتمہ کردیتی ہے۔ چنانچہ قرآن نے شفاعت کی تردید کرتے ہوئے اکثر مقامات میں علمِ الٰہی کی اس وسعت اور دوسروں کے علم کی محدودیت کا حوالہ دیا ہے مثلاً يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۲۸ - انبیاء (اللہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت نہیں کریں گے مگر ان کیلئے جن کے لئے اللہ پسند فرمائے اور وہ اس کی خشیت سے ڈرتے ہوں گے) يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۱۰۹ - ۱۱۰ طٰہٰ (اور اس دن کسی کو کسی کی شفاعت کچھ نفع نہ پہنچائے گی مگر جس کے لئے خدائے رحمان اجازت دے اور اس کے لئے کوئی بات کہنے کو پسند کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے پیچھے اور ان کے آگے ہے اور ان کا علم اس کا احاطہ نہیں کرسکتا"

شفاعت کا یہ تصور بنیادی طور پر غلط ہے اس لئے کہ یہ بندے کا اعتماد خدا کے بجائے بندے پر جاتی ہے اور اس طرح یہ شرک کی راہ کھولتی ہے۔ اس کے بجائے قرآن نے شفاعت کا یہ تصور دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں میں سے جس کو چاہے گا اور جس کے لئے چاہے گا شفاعت کی اجازت دے گا اور وہ خدا سے ڈرتے ہوئے وہی بات زبان سے نکالے گا جو بالکل حق ہوگی۔ یہ شفاعت چونکہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ہوگی نیز اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند فرمائے، اور یہ نہ تو کسی حق کو باطل بنائے گی اور نہ کسی باطل کو حق بلکہ ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق ہو گی اس وجہ سے یہ بندے کا اعتماد خدا پر جمانے والی اور توحید کے تقاضوں کے مطابق ہے چنانچہ اس شفاعت کے لئے اس نے گنجائش رکھی ہے اور اس سے وہ اپنے ان بندوں کو نوازے گا جن کو چاہے گا"

جس طرح شفاعت میں یہ استثنا ہے اسی طرح علم کے باب میں بھی یہ استثنا ہے کہ اللہ تعالے اپنے علم میں سے جتنا کسی بندے کے لئے چاہتا ہے، دیتا ہے۔ یعنی خدا کے تمام علم کا احاطہ کسی کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔ اس کے نبیوں، رسولوں اور اس کے فرشتوں کو جو علم حاصل ہوتا ہے وہ صرف اتنا ہی ہوتا ہے جتنا وہ کسی کو بخشتا ہے"

آگے ارشاد ہوا وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ یعنی اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین کے ہر گوشے اور کونے پر حاوی ہے۔ یہ صورت نہیں ہے کہ اس کی وسیع مملکت کے بعض دور دراز گوشے ایسے ہوں جہاں اس کو اپنا اقتدار پوری طرح جمانے میں کامیابی نہ ہو رہی ہو اور ان میں اقتدار جمانے کے لئے دوسرے معبودوں کو اپنا شریکِ اقتدار بنانے پر مجبور ہو۔ اللہ تعالےٰ اس دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو اپنی سلطنت کو سنبھالے رکھنے کے لئے نائبوں اور مددگاروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے محتاج ہوتے ہیں، ان کے بغیر ان کے لئے حکومت کا انتظام دشوار ہو جاتا ہے بلکہ وہ غیر محدود علم، غیر محدود قدرت اور غیر محدود قوتِ تصرّف کا مالک ہے اس لئے جس طرح ہم اپنے مکان کے صحن کی دیکھ بھال کر لیتے ہیں اس سے ہزاروں لاکھوں درجہ سہولت کے ساتھ وہ اپنی اس آسمان و زمین پر حاوی مملکت کا انتظام فرماتا ہے اور ذرا بھی اس کا بوجھ محسوس نہیں کرتا کہ وہ کسی کی طرف سے ہاتھ بٹانے کا محتاج ہو۔

آخر میں فرمایا کہ اللہ "علی" اور "عظیم" ہے۔ یعنی اس کی ہستی بڑی ہی بلند اور بڑی ہی عظیم ہے۔ اس کے علم، اس کی قدرت اور اس کی وسعت کو اپنے محدود پیمانوں سے نہ ناپو، یہیں سے اس کے بارے میں گمراہیاں پیدا ہوتی ہیں اور شرک کی راہیں کھلتی ہیں۔ اپنی صفات کے باب میں جو کچھ وہ خود بتاتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور ظن و قیاس اور تشبیہ و تمثیل کی خیال آرائیوں سے بچو۔" ـــــ (تدبّر قرآن ج ۱ ص ۵۴۳ - ۵۴۶)

کسی کو کسی حیثیت سے بھی اس ذاتِ پاک پر دسترس حاصل نہیں، اَلْقُدُّوْسُ۔ وہ ذات پاک ہر عیب ہر نقص ہر کوتاہی سے بالاتر ہے اور یہ مشرکین کا جہل محض ہے جو اُس کی جانب بعض نالائق صفات کو منسوب کر دیا ہے۔"

اَلسَّلَامُ اس کی ذات میں اس کا امکان ہی نہیں کہ آئندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کوئی نقص کوئی عیب اس میں پیدا ہو سکے،

اَلْمُؤْمِنُ۔ وہ اپنے بندہ سے ہر خوف کو دور کرتا رہتا ہے، ہر آئی آفت کو ٹالتا رہتا ہے"

اَلْعَزِیْزُ اس اسم میں حق تعالےٰ کی صفتِ قدرت کا اثبات ہے،

اَلْجَبَّارُ یعنی ہر قسم کی اصلاح کرنے والا ہے،

مجبر اُسے کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی یا اکھڑی ہوئی ہڈی کو پھر سے بٹھا دے"

اے الذی یجبر حالھم بمعنی اصلحہ (بیضاوی)

اَلْمُتَکَبِّرُ یعنی وہ ذات جس کے آگے مخلوق کی ساری عظمتیں ہیچ ہیں اور جس کی تحقیر یا تصغیر کا وہم بھی نہیں کیا جاسکتا، سو ایسے باعظمت اور باحکمت کے احکام کی پابندی نہایت درجہ ضروری اور سعادت ہے، سورۃ الحشر کی ان دونوں آیتوں کے جوشِ بلاغت اور زورِ کلام کو حال کے ملحدین اور مسیحی ماہرینِ عربیت نے بھی سراہا ہے۔

اَلْخَالِقُ یعنی صنعتِ تخلیق وتکوین وایجاد میں کوئی اس کا سہیم وشریک نہیں"

اَلْبَارِئُ یعنی روح ومادہ ھیولیٰ وصورت، جوہر وعرض سب کا موجد سب کا عدم سے وجود میں لانے والا وہی ہے

اَلْمُصَوِّرُ یعنی ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک آئینِ حکمت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ہی اس نے صورت وجود سے مشرف کیا ہے"
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى صفاتِ کمالیہ کی جامع اسی کی ذات ہے"
يُسَبِّحُ ..... الْاَرْضِ اسی کی حمد و ثنا کی تسبیح چھوٹی بڑی آسمانی زمینی ہر مخلوق اپنی اپنی بساطِ فہم اور مرتبۂ وجود کے مطابق کرتی رہتی ہے"

مسند احمد میں حدیث ہے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری ان تین آیتوں کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں، اگر اسی دن اس کا انتقال ہو جائے تو شہادت کا مرتبہ پاتا ہے، اور جو شخص ان کی تلاوت شام کے وقت کرے وہ بھی اسی حکم میں ہے۔ ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے۔ امام ترمذی نے اسے غریب کہا ہے"

وہ سمیع ہے وہ علیم ہے وہ قدیم ہے وہ کریم ہے

حق تعالیٰ کی یکتائی اور توحید

ہر طرح کا علم اور جزیات و کلیات سب کو محیط ہے

سورۂ حشر کی آخری تین آیات

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ	کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا
وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ	ہے پوشیدہ اور ظاہر کا وہی
الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ	نہایت مہربان ہے بار بار رحم
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ	کرنے والا ہے۔ اللہ وہی تو
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ	وہ بادشاہ ہے پاک ہے سالم
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ	ہے امن دینے والا ہے نگہبانی
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ	کرنے والا ہے زبردست
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	ہے خرابی کا دور کرنے والا ہے
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	بڑا عظمت والا ہے پاک ہے اللہ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ	لوگوں کے شرک سے، وہی اللہ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ	پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک
الْحَكِيْمُ ۝	بنانے والا ہے صورت، اسی کے
	اچھے اچھے نام ہیں اسی کی تسبیح
(الحشر ۲۲-۲۴)	کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں
	اور زمین میں ہیں"

ھُوَ ...... اِلَّا ھُوَ حق تعالےٰ کی یکتائی اور توحید کامل کا اثبات اس سے ہو گیا۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔ حق تعالےٰ کا علم فلاسفہ مفرو یونان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کے خدا کی طرح محدود و ناقص قسم کا نہیں، ہر طرح کامل اور جزئیات و کلیات سب کو محیط ہے۔ اسی صفتِ علم کا علم صحیح نہ رکھنے سے مشرکین کو خدا جانے کتنے دیوتا گڑھنے پڑے"

ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ حق تعالےٰ کی صفتِ رحم ہر طرح کامل اور غیر محدود ہے"

"ھُوَ......اِلَّا ھُوَ یعنی ہر قسم کے شرک اور شائبۂ شرک سے جو لوگ اس کی ذات و صفات میں کرتے رہتے ہیں وہ اس سے یکسر پاک ہے کوئی مخلوق کیسی ہی اشرف و اعلیٰ ہو اس کی شریک کسی حیثیت سے کسی درجہ میں بھی نہیں ہو سکتی"

اَلْمَلِکُ ملکیت، مالکیت، حاکمیت کے سارے اختیارات اور جملہ حقوق اسی کو حاصل ہیں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ کا اولادِ آدم سے اہم سوال اور اُن کا جواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مَیں تمہارا پروردگار نہیں ہُوں؟

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ	اور جب نکالا تیرے رب نے
بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	بنی آدم کی پیٹھوں سے اُن کی
ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ	اولاد کو اور اقرار کرایا اُن سے
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ	اُن کی جانوں پر کیا مَیں نہیں
بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا	ہُوں تمہارا رب ؟ بولے ہاں
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ	ہے، ہم اقرار کرتے ہیں (یہ
الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ	اس لئے ہوُا) کہ کہیں تم قیامت
هٰذَا غٰفِلِيْنَ۔	کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو
(الاعراف ۱۷۲)	اس سے بے خبر تھے"

(بقدر ضرورت انہیں سمجھ عطا کر کے) واقعۂ عالم ارواح کا بیان ہو رہا ہے، اس سے پہلی آیات میں بنی اسرائیل کے میثاقِ توحید کا ذکر ہے، اور اس سے پہلے بھی بنی اسرائیل کو بار بار اُن کا میثاقِ توحید یاد دلایا جا چکا ہے، اس پر سوال ہو سکتا تھا کہ اسرائیلی میثاق دنیا کی غیر اسرائیلی آبادی کے لئے کیونکر حجت بن سکتا ہے؟ اب بیان اس کا ہو رہا ہے کہ توحید کا عہد تو ساری نسلِ انسانی سے لیا جا چکا ہے اور توحید شناسی، توحید پرستی انسان کی فطرت میں راسخ کی جا چکی اور بشر کی سرشت میں رچی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا چکی ہے۔ فطرت اگر مسخ نہیں ہو چکی ہے تو ایک خالق و رازق و مربی کا اعتراف ہر فطرتِ سلیم کا جزو ہے، مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلے پشتِ آدمؑ سے نسلِ آدمؑ وجود میں آچکی ہے، اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ہم اس سے بے خبر تھے (اس لئے ہم پر اس کی ذمّہ داری ہی نہیں عاید ہوتی) عَنْ هٰذَا یعنی اس عقیدۂ ربوبیت اور عقیدۂ توحید سے) شَهِدْنَا۔ یہ قول بلیٰ کے تسلسل میں ذرّیتِ آدم ہی کی زبان سے ہے شهدنا من بقية كلام الذرية (كبير) قال ابن عباس و اُبّی بن کعب قوله شهدنا هو من قول بنی ادم (قرطبی) معنی یہ ہوئے کہ اعترافِ توحید ان کے دل میں اُتر گیا اور یہ نقش ان کی فطرت میں جم گیا ایک قول یہ بھی نقل ہوا ہے کہ شَهِدْنَا کلام باری تعالےٰ ہے اور بلیٰ کا تتمہ نہیں بلکہ مستقل عبارت ہے یعنی بنی آدم کے اس میثاقِ توحید پر حق تعالےٰ کی شہادت، هو خبر من الله عن نفسه وملئكته،

(ابن جریر عن السدی)

قَالُوْا بَلٰى یہ اقرار خالق گویا ان پر واجب ہو گیا ہے، اے ان ذالك واجب عليهم (قرطبی) اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ کہیں یہ نہ کہنے لگو اے كراهة ان تقولوا (بیضاوی)۔۔۔۔ یہاں قرآن نے گویا تصریح کر دی کہ نسلِ انسانی کا اصل اور ابتدائی دین توحید ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شرک بہت بعد کی پیداوار ہے "

پکھ لیتا ہے جو ذائقۂ بادۂ توحید
رہتا ہے پسِ مرگ بھی متانۂ توحید

ایک روایت میں ہے کہ ہر مولود مذہب اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسا کہ مویشی بھلے چنگے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا کوئی کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ لیکن ان کے کان کاٹ کر ان کو بگاڑ دیتے ہیں "

انس مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک دوزخی سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ تو اگر زمین اور اس پر جو کچھ ہے تمہیں اس کا مالک بنا دیا جائے اور تمہیں کہا جائے کہ یہ سب کچھ فدیہ میں دے کر کیا تم نجات حاصل کروگے؟ تو وہ کہے گا یقیناً ایسا کرونگا۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ میں نے تو تم سے اس سے بہت ہی کم کا مطالبہ کیا تھا، میں نے آدمؑ کی پشت ہی میں تم سے عہد لیا تھا کہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرانا لیکن تم شرک کر بیٹھے۔ (ابن کثیر)

جس کی سزا جحیم میں نارِ الیم ہے
وہ شرک ہے وہ شرک جو ظلمِ عظیم ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت کو یاد کرو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ	جب ہم نے بنی اسرائیل سے
بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ	وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالےٰ کے
اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ	سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا
اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى	اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	کرنا اسی طرح قرابت داروں
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور یتیموں مسکینوں کے ساتھ
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، اور
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ	نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرتے
تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ	رہنا۔ لیکن تھوڑے سے لوگوں
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	کے علاوہ تم سب پھر گئے، اور
(البقرۃ ۸۳)	مُنہ موڑ لیا۔

بنی اسرائیل کو جو احکام دیئے گئے تھے اور اُن سے جن چیزوں پر عہد لیا گیا ان کا بیان ہو رہا ہے اور اُن کی عہد شکنی کا ذکر ہو رہا ہے، انہیں حکم دیا تھا کہ وہ توحیدِ الٰہی کو تسلیم کریں، خدا کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کریں نہ صرف بنو اسرائیل کو بلکہ تمام مخلوق کو یہی حکم ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑا حق اللہ تعالیٰ ہی کا ہے

اور اس کے تمام حقوق میں بڑا حق یہی ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے، اور دوسرے کسی کی عبادت نہ کی جائے، پھر حق اللہ کے بعد حقوق العباد کا بیان ہو رہا ہے۔ بندوں کے حقوق میں ماں باپ کا چونکہ بہت بڑا حق ہے، اسی لئے پہلے ان کا حق بیان ہوا، دوسری جگہ ارشاد ہے۔

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ (لقمان ۱۴) میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی احسان مان اور جگہ فرمایا،

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (الاسراء ۲۳) تیرے رب کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان اور سلوک کرتے رہو" صحیحین میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد؟ فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ایک اور صحیح حدیث میں ہے کسی نے کہا حضورؐ! میں کس کے ساتھ سلوک اور بھلائی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، اس نے پھر پوچھا، پھر کس کے ساتھ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، اُس نے پھر پوچھا پھر کس کے ساتھ ؟ آپؐ نے فرمایا اپنے باپ کے ساتھ پھر اور قریب والے کے ساتھ، پھر اور قریب والے ساتھ "

یتیم اُن چھوٹے بچوں کو کہتے ہیں جن کا سرپرست باپ نہ ہو ۔ مسکین کون ہیں ؟

مسکین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جو اپنی اور اپنے بال بچوں کی پرورش اور دیگر ضروریات پوری طرح مہیّا نہ کر سکتے ہوں، پھر فرمایا لوگوں کو اچھی باتیں کہا کرو، یعنی اُن کے ساتھ نرم کلامی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ پیش آیا کرو، بھلی باتوں کا حکم دو، برائی سے روکو، حضرت حسنؓ فرماتے ہیں بھلائی کا حکم دو، برائی سے روکو، بُردباری، درگزر، اور خطاؤں کی معافی کو اپنا شیوہ بنالو۔ یہی اچھا خُلق ہے جسے اختیار کرنا چاہیئے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اچھی چیز کو حقیر نہ سمجھو، اگر اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے بھائیوں سے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ہی ملاقات کر لیا کرو " (ابن کثیر بحوالہ مسند احمد)

جو شناسائے غمِ اہلِ جہاں ہوتے ہیں
اہلِ عالم کیلئے فیض رساں ہوتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے وجود میں بھی شک ہے؟

رسولوں کا اپنی قوم سے سوال

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي	ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا
اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ	کیا تم کو خدا میں (بھی) شک
وَالْأَرْضِ ط يَدْعُوكُمْ	ہے؟ جو آسمانوں اور زمین کا
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ	پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تم کو
ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ	بلاتا ہے اس لئے کہ وہ تمہارے
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	گناہ معاف فرمادے، اور ایک
(ابراہیم ۱۰)	مدّت مقرر تک تم کو مہلت دے"

رسولوں کی اور ان کی قوم کے کافروں کی بات چیت بیان ہو رہی ہے۔ قوم نے خدا کی عبادت میں شک وشبہ کا اظہار کیا اس پر رسولوں نے کہا کہ اللہ کے بارے میں شک؟ یعنی اس کے وجود میں شک کیسا؟ فطرت اس کی شاہد عدل ہے۔ انسان کی بنیاد میں اس کا اقرار موجود ہے۔ عقل سلیم اسے ماننے پر مجبور ہے"

اچھا اگر دلیل کے بغیر اطمینان نہیں تو دیکھ لو کہ یہ آسمان و زمین کیسے پیدا ہو گئے"

موجود کے لئے موجد کا ہونا ضروری ہے، نہیں بغیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمونہ پیدا کرنے والا وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے، اس عالم کا نو پید مطیع و مخلوق ہونا بالکل ظاہر ہے، اس سے کیا اتنی موٹی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ اس کا صانع اس کا خالق ہے"

اور وہی اللہ تعالےٰ ہے جو ہر چیز کا خالق، مالک اور معبودِ برحق ہے، یا کیا تمہیں اس کی الوہیت اور اسکی وحدانیت میں شک ہے"؟

جب تمام موجودات کا خالق اور موجد وہی ہے تو پھر عبادت میں تنہا واحد وہی کیوں نہ ہو؟

چونکہ اکثر اُمتیں خالق کے وجود کی قائل تھیں پھر اوروں کی عبادت انہیں واسطہ اور وسیلہ جان کر خدا کے نزدیک کرنے والے اور نفع پہنچانے والے سمجھ کر کرتی تھیں، اس لئے پیغمبر خدا انہیں ان کی عبادتوں سے یہ سمجھا کر روکتے ہیں، خدائے تعالےٰ تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے کہ آخرت میں تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو مقدّر وقت ہے (یعنی آخرت) اُس تک تمہیں اچھائی سے پہنچا دے"

سمجھ میں آ نہیں سکتا عبادت میں مزا کیا ہے
حیاتِ دل کا جب تک مدعا سمجھا نہیں جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آسمانوں اور زمین میں دو خدا ہوتے تو فساد پیدا ہو جاتا

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهُ
لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ
عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝
يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُونَ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا
آلِهَةً مِنَ الْأَرْضِ هُمْ
يُنْشِرُونَ ۝ لَوْ كَانَ
فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ
لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُونَ ۝

(الانبیاء ۱۹-۲۲)

اور اسی کی ملک ہے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اسکے نزدیک ہیں وہ اسکی عبادت سے عار نہیں کرتے۔ اور نہ وہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے رہتے ہیں موقوف نہیں کرتے۔ کیا انہوں نے زمین سے (ایسے) معبود اختیار کر رکھے ہیں۔ جو (کسی کو) زندہ کرتے ہوں، اگر ان دونوں (جگہوں) میں علاوہ اللہ کے کوئی معبود ہوتا تو یہ دونوں درہم برہم ہو گئے ہوتے، اللہ مالک عرش پاک ہے ان امور سے جو یہ لوگ بیان کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُراد فرشتے ہیں ھُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ (کبیر) یعنی الملائکۃ المنزلین (بیضاوی) یہ خصوصیات انہیں کے بیان ہو رہے ہیں کہ وہ عبادت الٰہی سے کسی قسم کا عار محسوس کرنا الگ رہا، اس میں ہر وقت لگے رہنے کے باوجود اس سے تھکتے نہیں۔ مَنْ عِنْدَهٗ یہ نزدیکی شرف و منزلت کے لحاظ سے ہے نہ بہ اعتبار و مکان لا یراد بہا طرف المکان لانہ تعالیٰ منزہ عن المکان بل المعنی شرف المکانۃ وعلوا لمنزلۃ (بحر) والمراد بالعندیۃ عندیۃ الشرف لاعندیۃ المکان (روح)

ذکر فرشتوں کا چل رہا ہے جاہلی مذہب والے انہیں کو اپنے جہل سے دیوی دیوتا قرار دے لیتے ہیں، اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ سوال مشرکین کی حماقتِ محض سے ہے۔ کہ آخر کیا سمجھ کر کیا دیکھ کر انہوں نے مخلوق کو جو خود بے قدرت بے قوت، بے ہمت ہے اپنا معبود تسلیم کر لیا ہے!

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی نظامِ عالم میں ابتری پڑ جاتی، خدا کے تصور و تعریف ہی میں یہ امر داخل ہے کہ وہ مطلق الارادہ و مطلق الاختیار اور مالکِ کُل ہو، اگر اس کے اختیارات یا اس کی ملک محدود و مقید ہوئی تو وہ خدا ہی کیوں کہلائے گا، اس تعریف کو پیشِ نظر رکھنے کے بعد غور کیجئے کہ دو یا (یا زائد) خداؤں کے وجود کے معنی ہی کیا ہو سکتے ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خدا کی ملک سے کوئی بھی جز موجودات اگر باہر رہا۔ یا اسے ارادہ کسی مصلحت سے مغلوب کرنا پڑا، یا اپنے اختیارات پر کسی ضرورت سے پابندی عائد کرنی پڑی، تو اس کے خدا باقی رہنے کا امکان ہی کیا رہ گیا؟

تصادم و تزاحم بہرحال دو خداؤں کے درمیان ناگزیر ہے

کائنات کی تنظیم و ترتیب کا مشاہدہ خود اس تصادم و تزاحم کی تکذیب کر رہا ہے، سو اس نظام کائنات کا وجود جس کے آگے بشری صناعوں کی بڑی بڑی صناعیاں گرد ہیں دلیلِ قاطع ہے توحیدِ صانعِ عالم پر جس دلیل کو قرآنِ کریم نے اس قدر سادہ طور پر ادا کر دیا، اسی کو متکلمین نے حسنِ صفت و نظمِ کائنات سے توحیدِ صانع پر استدلال کا لقب دے کر اس سے بڑے بڑے کام لئے ہیں، اور اسے شرح و بسط سے اور اپنی اصطلاحات کے ساتھ لکھا ہے اور اس کو برہانِ تمانع کا لقب دیا ہے فِيْهِمَا سے مراد ظاہر ہے کہ آسمان اور زمین ہیں، تفسدتا قیامت میں جو دورِ فنا و ہلاکت کا آئے گا، وہ ایک نظم کے ماتحت اور ایک ضابطۂ معیّن کے موافق ہوگا، جیسا کہ آج بھی افراد اپنے معیّن وقت پر ہلاک ہوتے رہتے ہیں، اس پر اطلاق فساد کا کسی طرح نہیں ہو سکتا"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مان لیا جائے کہ بہت سے خدا ہیں

تو زمین و آسمان تباہ و برباد ہو جاتے۔ کیوں کہ کسی بھی امر میں سب کا اتفاق ہونا ناممکن تھا "

جیسے فرمایا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ الخ اللہ تعالےٰ کی اولاد نہیں اور نہ اس کے سوا اور کوئی معبود ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لئے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتا، اللہ تعالےٰ ان کے بیان کردہ اوصاف سے مبرّا و منزّہ ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ مالکِ عرش ان کے بیان کردہ ردّی صفات یعنی لڑکے، لڑکیوں سے پاک ہے، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے، اسی طرح شریک و ساجھی اور مثل و ساتھی سے بھی بلند و بالا ہے۔ ان کی یہ سب تہمتیں ہیں، جن سے خدا کی ذات برتر ہے؟ اس کی شان تو یہ ہے کہ وہ علی الاطلاق شہنشاہِ حقیقی ہے، اس پر کوئی حاکم نہیں، سب اس کے غلبے اور قہر کے نیچے ہیں۔ اس کے فرمان کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اسکی کبریائی اور عظمت، جلال اور حکومت علم اور حکمت، لطف اور رحمت بے پایاں و بے کنار ہے "

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے سب پست اور عاجز ہیں

لاچار اور بے بس ہیں کوئی نہیں جو اس کے سامنے بول سکے ،
کسی کو مجال نہیں کہ اس سے پوچھ سکے یہ کام کیوں نہیں کیا ،
یہ کام کیوں کیا ؟ وہ جملہ اختیارات کا مالک ہے "

ہو نہیں سکتا کوئی مقصد میں اپنے کامیاب
ہو نہ جب تک ربّ عالم کے کرم سے فیضیاب

کیا ہم نے (خدائے) رحمان کے سوا دوسرے خدا ٹھہرا دیئے تھے ، کہ انکی پرستش کی جائے

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

(الزخرف ۴۵)

اور آپ اُن (سب) پیمبروں سے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے دریافت کر لیجئے کہ کیا ہم نے (خدائے) رحمان کے سوا دوسرے خدا ٹھہرا دیئے تھے کہ اُنکی پرستش کی جائے ؟

یعنی ان کی کتابوں اور صحیفوں سے جیسے کچھ وہ موجود ہیں ، تحقیق کر لیا جائے ، لیس المراد بسؤال الرسل حقیقۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السؤال وبكنه مجاز عن النظر في اديانهم والفحص عن مللهم (مدارك) والمراد به الاستشهاد باجماع الانبياء على التوحيد (بیضاوی) اس سے اوروں کا ستانا منظور ہے کہ جس کا جی چاہے تحقیق کرلے اور کتابوں میں دیکھنے کو رسولوں سے پوچھنا مجازاً کہہ دیا جیسے ہمارا بھی محاورہ ہے کہ مسئلہ طبیہ مختلف فیہا کو مختلف کتابوں میں دیکھا ہو پھر کہتے ہیں آؤ ذرا بوعلی سینا سے پوچھیں کہ وہ کیا کہتا ہے اور یہ کہہ کر قانون شیخ دیکھنے لگیں"

اللہ کے سوا اوروں کی پوجا نہیں جائز
یہ شرک ہے جو عفو کے قابل ہی نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحیدِ ربِ کائنات

اور پیمبرانِ علیہم السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا یہ پیغام دے کر کہ صرف اللہ کی عبادت کرو

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ۳۶)

ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سب کو خبردار کر دیا کہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرو، اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔

طاغوت سے مُراد شیطان، معبودِ باطل، بدی اور شرارت کا سرغنہ۔ حد سے تجاوز کرنے والا اور ہر وہ ذی روح اور غیر ذی رُوح ہے جس کی عبادت کی جائے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول بھیجا اور یہ حکم دیکر بھیجا کہ سورج۔ چاند۔ آگ۔ دریا۔ شجر۔ حجر۔ دیوی، اور دیوتا وغیرہ کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں، عبادت کا حق صرف اُس ذاتِ مقدس کیلئے مختص ہے۔ جو ان سب چیزوں کا خالق اور پروردگار ہے جس کے دستِ قدرت میں ان چیزوں کی نشوونما اور حرکات و سکنات اور بقاء و فنا ہے، عبادت کا مستحق صرف وہی یکتا اور بے مثل اللہ تعالیٰ ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ راز داں!

جب شرک سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی جرم
طاغوت ہے وہ شرک کی دیتا ہے جو تعلیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام

اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کا حکم فرماتے ہیں

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ (الاعراف ۵۹)

بالیقین ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا، سو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم والو تم صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، مجھے تمہارے لئے ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

حضرت نوحؑ بنی لامک قدیم ترین انبیاء میں سے ہیں۔ زمانہ کی تعیین دشوار ہے، بعض اندازوں کے مطابق اُن کا زمانہ ۲۸۵۰ ق م تا ۳۸۰۰ ق م سمجھئے توریت کی کتاب پیدائش میں انکا مفصل ذکر باب ۵ سے باب ۹ تک آتا ہے، ان کی قوم ملک عراق میں آباد تھی۔ دنیا کی ہر جاہل بظاہر مہذب قوم کی طرح شرک میں مبتلا تھی نتیجۃً پانی کے طوفان میں غرق کردی گئی، ان میں سے تھوڑے سے لوگ وہی بچے جو حضرت نوح پر ایمان لے آئے اور توحید کے قائل ہوگئے۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ۝ (الاعراف ۶۴)

ہم نے نوحؑ کو بچا لیا اور اُن لوگوں کو بھی جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے اور ہم نے ان لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا۔ بیشک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نجات کا تعلق عذابِ طوفان سے ہے، یعنی انہیں ہمہ گیر غرقابی سے صاف بچا لیا، یہ عذابِ طوفان صرف مکذبین و منکرین کے لئے بہ طورِ سزا آیا تھا، ساری دنیا سے اس کا تعلق نہ تھا۔ ؎

؎ عراق کی سرزمین خصوصاً کوہ ارارات کی وادیوں میں اب تک ایک مہیب طوفان کے نشانات اہلِ فن کو ملتے رہتے ہیں توریت میں اس طوفان کے سلسلہ میں تصریحاتِ ذیل ملتی ہیں، حضرت نوحؑ چھ سو برس کے تھے جب طوفان کا پانی زمین پر آیا (پیدائش ۷-۶) جب حضرت نوحؑ کی عمر چھ سو برس کی ہوئی دوسرے مہینہ کی سترھویں تاریخ کو اسی دن بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے، اور آسمان کے دریچے کھل گئے، چالیس دن اور چالیس رات زمین پر پانی کی جھڑی لگی رہی (پیدائش ۷-۱۱-۱۲) طوفانِ نوحؑ کا تخمینی سال سنہ ۳۲۰۰ ق-م یعنی آج سنہ ۱۹۷۹ء سے پورے ۵۱۷۹ سال قبل فی الفلک۔ کشتی کے لفظ سے یہ دھوکہ نہ ہو کہ یہ کوئی چھوٹی موٹی ناؤ تھی محققین اثریات کا خیال ہے کہ یہ خاصہ بڑا جہاز اوپر نیچے تین درجوں کا تھا اور اس کی پیمائش توریت میں حسبِ ذیل دی ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اور اس کی چوڑائی ۵۰ ہاتھ اور اس کی اونچائی ۳۰ ہاتھ کی (پیدائش ۱۵۔۶) گویا اتنا بڑا مسافروں کا جہاز LINER تھا جو برطانیہ اور امریکہ کے درمیان عموماً چلتے رہتے ہیں، حسبِ روایت توریت یہ جہاز ۱۵۰ دن (یا ۵ ماہ تک) چلتا رہا۔ (ماجدی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوح علیہ السلام اپنی قوم کو غیر اللہ کی پرستش کے نتیجہ میں قیامت کے دن دردناک عذاب سے ڈرا رہے ہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	اور بالیقین ہم نے نوحؑ کو اُن کی
اِلٰی قَوْمِهٖۤ اِنِّیْ لَكُمْ	قوم کی طرف بھیجا (یہ کہنے کو) میں تمہارے لئے
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۙ اَنْ لَّا	کھلا واضح ڈرانے والا ہوں (چاہیئے)
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ	کہ تم پرستش نہ کرو (کسی کی) بجز اللہ
اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ	کے، میں تمہارے حق میں دردناک
یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝ (ہود ۲۵-۲۶)	دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ،

پیغمبروں کا پیام شروع سے ایک ہی چلا آیا ہے — یعنی پیامِ توحید اور پھر اس دعوت سے انکار پر وعیدِ عذاب۔ کوئی قوم وحشی ہو یا کوئی قوم متمدّن پیغمبر بہر حال سب سے پہلے اُس کے عقائد ہی کی اصلاح کرتے ہیں اور عقائد میں رأس المال یہی عقیدۂ توحید ہے۔ سب سے پہلے کافروں کی طرف رسول بنا کر بُت پرستی سے روکنے کے لئے زمین پر حضرت نوح علیہ السلام ہی بھیجے گئے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں عذابِ خدا سے ڈرانے آیا ہوں اگر تم نے غیر اللہ کی پرستش نہ چھوڑی تو تمہیں قیامت میں دردناک عذاب ہوگا "

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آدم علیہ السلام کے بعد سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں ، نوح علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں ۲۸ سورتوں میں تینتالیس (۴۳) جگہ بیان ہؤا ہے ۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے طویل عمر عطا فرمائی تھی ــــ قرآن مجید کے بیان کے مطابق آپ نے ساڑھے نوسو (۹۵۰) سال اپنی قوم کو تبلیغ کی انہیں بتوں کی پرستش سے روکا اور صرف ربِ کائنات کی عبادت کی دعوت دی ۔ لیکن بدبخت قوم نے اُن کی ایک نہ سُنی ۔ نوح علیہ السلام نے انہیں ڈرایا اور خبردار کیا کہ اگر تم غیر اللہ کی پوجا سے باز نہ آئے ۔ تو تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب آجائے گا ، قوم نے جواب دیا "

اے نوح ! تم جس عذاب سے ہمیں ڈراتے اور دھمکاتے ہو اُسے لے آؤ تو آسمان سے اس قدر بارش نازل ہوئی کہ پانی پہاڑوں کی چوٹیوں تک جا پہنچا اور پوری قوم غرقِ آب ہو گئی ، اس موقع پر اللہ تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کے ہاتھ سے کشتی تیار کرا کر اُس میں نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھ اُن لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے سوار کرا کر پانی کے اُس ہولناک طوفان سے محفوظ فرما دیا ، مزید تفصیلی معلومات کے لئے کتاب موت کے سائے از صفحہ ۴۷۸ تا ۴۹۸ مطالعہ فرمائیں ۔

توحید کا نشاں ہے اللہ کی عبادت
تسکین قلب و جاں ہے اللہ کی عبادت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ھُود علیہ السلام
اپنی اُمّت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

(الاعراف ۶۵)

اور عاد کی طرف ہم نے اُن کے بھائی ہُودؑ کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم والو اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، سو کیا تم ڈرتے نہیں،

حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر قرآنِ مجید کی ان سورتوں میں آیا ہے جو کہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے،

نمبر شمار	سورہ	آیات
۱	اعراف	۶۵ تا ۷۲
۲	ھود	۵۰ تا ۶۰
۳	شعراء	۱۲۳ تا ۱۳۹

قرآن مجید میں عاد کا ذکر

عاد کا ذکر نو سورتوں میں ہوا ہے یعنی اعراف، ھود، مومنون، شعراء، فصّلت، احقاف، الذّاریات قمر، اور الحاقہ میں،

قوم عاد

اس سے قبل کہ ہم عاد کے متعلق مفصّل بحث کریں یہ بتا دینا ضروری ہے قرآنِ عزیز کے علاوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تاریخ کی کتاب یا تورات عاد کے حالات پر روشنی نہیں ڈالتی اس لئے اس قوم کے حالات کا نقشہ قرآنِ عزیز کے ذریعہ بن سکتا ہے یا پھر اُن آثار کے ذریعہ جو محققینِ علم الآثار نے دریافت کئے ہیں، پہلا ذریعہ چونکہ قطعی اور یقینی ہے، اس لئے اُسکے بیان کردہ حقائق کو بھی بلا شبہ قطعیت حاصل ہے اور دوسرا ذریعہ تخمینی اور قیاسی ہے، اس لئے اسکے بیان کردہ واقعات کی حیثیت ظن و تخمین سے آگے نہیں جاتی۔"

عاد عرب کے قدیم قبیلہ یا اُمم سامیہ کے صاحب قوت و اقتدار افراد جماعت کا نام ہے تاریخِ قدیم کے بعض یورپی مصنفین عاد کو ایک فرضی کہانی (میتھالوجی) گردانتے ہیں، مگر اُن کا مفروضہ بالکل غلط اور سراسر وہم ہے، اس لئے کہ جدید تحقیقات کا یہ مسلّمہ فیصلہ ہے کہ عرب کے قدیم باشندے کثرتِ قبائل و افراد کے لحاظ سے ایک باعظمت و سطوت جماعت کی حیثیت رکھتے تھے، جو عرب سے نکل کر شام، مصر، اور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں رکھیں اب فرق صرف اسقدر ہے کہ عرب ان باشندوں کو اُمم بائدہ (ہلاک ہو جانے والی قومیں) یا عرب عاربہ (خالص عرب) اور اُن کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طسم، اور جدیس کہتے ہیں، اور مستشرقین یورپ (اُمم سامیہ) نام رکھتے ہیں پس اصطلاحات و تعبیرات کے فرق سے حقیقت و واقعات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو جاتی۔ اس لئے قرآنِ عزیز نے ان کو عادِ اولیٰ کہا ہے کہ یہ واضح ہو جائے کہ عرب کی قدیم قوم بنو سام اور عادِ اولیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں، جغرافیہ دانوں کا قول ہے کہ لفظِ عرب دراصل عربہ تھا، جس کے معنی صحرا اور بادیہ کے ہیں، خود عربی زبان میں اعراب اہلِ بادیہ کو کہتے ہیں، اور عرابہ کے معنی بدویت کے آتے ہیں نقلین کی رائے یہ ہے، کہ عرب اصل میں غرب (غین معجمہ کے ساتھ) تھا اور چونکہ اس کا جائے وقوع فرات کے غرب میں ہے، اس لئے وہ آرامی قومیں (اُمم سامیہ) جو کہ فراتِ غربی پر آباد تھیں، اول غرب اور پھر غین کے نقطہ کے سقوط کے بعد عرب کہلائیں، ان میں سے عرب کی وجہ تسمیہ جو بھی صحیح ہو یہ حقیقت ہے، کہ یہ مقام قدیم اُمم سامیہ یا بدوی جماعتوں یا عاد کا مسکن تھا، اس لئے عاد بغیر کسی اختلاف کے عرب نژاد تھے، لفظِ عاد عربی ہے نہ کہ عجمی، جس کے معنی عبرانی میں بلند و مشہور کے ہیں، قرآن عزیز میں عاد کے ساتھ ارم کا لفظ لگا ہوا ہے اور ارم (سام) کے معنی بھی بلند و مشہور ہی کے ہیں۔

انہی عاد کو تورات کی پیروی میں کہیں کہیں عمالقہ بھی کہا گیا ہے،

عاد کا زمانہ

عاد کا زمانہ تقریباً دو ہزار سال قبل مسیحؑ مانا جاتا ہے اور قرآن مجید میں عاد کو مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ کہہ کر قومِ نوح کے خلفاء میں سے شمار کیا ہے، اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، کہ شام کی دوبارہ آبادی کے بعد اُمم سامیہ کی ترقی عاد ہی سے شروع ہوتی ہے،

عاد کا مسکن

عاد کا مرکزی مقام ارضِ احقاف ہے، یہ حضرموت کے شمال میں اس طرح واقع ہے کہ اس کے مشرق میں عمان ہے اور شمال میں الربع الخالی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر آج یہاں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں ہے،، اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اُن کی آبادی عرب کے سب سے بہترین حصہ حضرموت اور یمن میں خلیج فارس کے ساحلوں سے حدودِ عراق تک وسیع تھی اور یمن اُن کا دار الحکومت تھا۔

عاد کا مذہب عاد بُت پرست تھے، اور اپنی پیشرو قوم نوحؑ کی طرح بُت پرستی اور بُت تراشی میں ماہر تھے، تاریخ اقوام کے بعض ماہرین کہتے ہیں، کہ اُن کے معبودانِ باطل بھی قومِ نوحؑ کی طرح وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق، اور نسر ہی تھے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اثر منقول ہے، اس میں ہے، کہ اُن کے ایک بُت کا نام صمود اور ایک کا نام ہتار تھا[1] ۔ عبدالوہاب نجار قصص الانبیاء صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ مجھ سے سید اللہ بن احمد بن عمر بن یحییٰ علوی نے (جو حضرموت کے باشندہ ہیں) بیان کیا کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ اِن ہلاک شدہ قوموں کے قدیم مساکن کی تلاش و تجسس میں حضرموت سے شمالی میدان میں مقیم تھے، طویل جد و جہد کے بعد ہم نے سنگ مرمر کے بعض ظروف کو ریت کے ٹیلوں کی کھدائی کے موقعہ پر حاصل کیا، جن پر خطِ مسماری میں تحریر تھا، مگر افسوس کہ مالی مشکلات کی وجہ سے یہ عظیم الشان مہم پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔

حضرت ہودؑ عاد اپنی مملکت کی سطوت و جبروت، جسمانی قوت و صولت کے غرور میں ایسے چکنے کر

---

[1] صدا بھی اُن کا بُت تھا (البدایہ والنہایہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خدائے واحد کو بالکل نظر انداز کر دیا اور اپنے خود ساختہ بتوں کو اپنا معبود مان کر ہر قسم کے شیطانی اعمال بے خوف وخطر کرنے لگے، اس لئے اللہ تعالےٰ نے انہی میں سے ایک پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، حضرت ہودؑ عاد کے سب سے زیادہ معزز خاندان خلود کے ایک فرد تھے، سرخ وسفید رنگ اور وجیہ تھے، ان کی ریش مبارک خاصی دراز تھی (عینی جلد، کتاب الانبیاء)

تبلیغ اسلام

انہوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی اور لوگوں پر جور وظلم کرنے سے منع فرمایا۔ مگر عاد نے ایک نہ مانی اور اُن کو سختی کے ساتھ جھٹلایا اور غرور وتکبر کے ساتھ کہنے لگے۔ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً (فصّلت ۱۵) آج دنیا میں ہم سے زیادہ شوکت وجبروت کا کون مالک ہے؟

مگر حضرت ہودؑ مسلسل تبلیغِ اسلام میں لگے رہے، وہ اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور غرور وسرکشی کے نتائج پر آگاہ فرماکر قومِ نوحؑ کے واقعات کی یاد دلاتے اور کبھی ارشاد فرماتے، اے قوم اپنی جسمانی طاقت اور حکومت کے جبروت پر گھمنڈ نہ کر بلکہ خدا کا شکر ادا کر کہ اُس نے تجھ کو یہ دولت بخشی قوم نوحؑ کی تباہی کے بعد تجھ کو زمین کا مالک بنایا، عیش سامانی، فارغ البالی اور خوش حالی عطا کی لہذا اُس کی نعمتوں کو نہ بھول اور خود ساختہ بُتوں کی پرستش سے باز آجا جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ دکھ دے سکتے ہیں موت وزیست، نفع وضرر سب ایک ہی خدا کے ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔ اے افرادِ قوم! مانا کہ تم ایک عرصہ تک سرکشی اور اسکی نافرمانی میں مبتلا رہے ہو مگر آج بھی اگر توبہ کر لو اور باز آجاؤ اس کا دامانِ رحمت بہت وسیع ہے۔ اور درِ توبہ بند نہیں ہوا اس سے مغفرت چاہو وہ بخش دے گا، اس کی طرف رجوع کرو وہ معاف کر دیگا، تقویٰ و طہارت کی زندگی اختیار کر لو وہ تم کو دن دُونی رات چوگنی ترقی عطا کریگا، بے کراں عزت دیگا اور مال و دولت سے مالا مال کر دیگا، حضرتِ ہودؑ اپنی تبلیغ حق کیساتھ ساتھ بار بار یہ بھی دُہراتے کہ مَیں تم سے کسی اجر و معاوضہ کا خواہاں نہیں۔ میرا اجر تو خدا ہی کے پاس ہے اور یہ نبی کی زندگی کا طرۂ امتیاز ہے، اُن پر کوئی تہمت نہیں لگا سکتا کہ وہ مال کی طلب میں ایسا کرتے ہیں، یا عزت وجاہ اور ریاست کے خواہاں ہیں، وہ قوم سے ریاست و سیادت کے متمنی ہوتے ہیں اور نہ مال و منال کے ان کے سامنے صرف ایک ہی نقطہ ہوتا ہے اور وہ ادائے فرض اور اپنے مالکِ حقیقی کے احکام کی پیغام رسانی ہے، عاد میں ایمان دار تو چند ہی تھے باقی تمام سرکش و گمراہ انسانوں کا گروہ تھا، اُن کو حضرتِ ہودؑ کی یہ نصیحتیں سخت شاق گزرتی تھیں، اور وہ یہ نہیں برداشت کر سکتے تھے کہ اُن کے عقائد و اعمال، غرض اُن کے کسی ارادہ میں بھی کوئی شخص حائل ہو، اُن کے لئے ناصح مشفق بنے۔ اس لئے اب انہوں نے یہ روش اختیار کی کہ حضرتِ ہودؑ کا مذاق اڑانا، اُن کو بے وقوف گردانا، اور ان کی معصومانہ حقانیتوں اور صداقتوں کے تمام یقینی دلائل و براہین کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھٹلانا شروع کر دیا، اور حضرت ہُودؑ سے کہنے لگے،

یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ (ھود ۵۳)	اے ہُودؑ تو ہمارے پاس ایک معجزہ بھی نہ لایا، اور تیرے کہنے سے ہم اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں، اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔

ہم اس فریب میں آنے والے نہیں کہ تجھکو خدا کا رسول مان لیں اور اپنے خداؤں کی عبادت ترک کر کے یہ یقین کر لیں کہ وہ خدائے اکبر کے سامنے ہمارے معین و مددگار نہیں ہونگے۔ حضرت ہُودؑ نے اُن سے کہا کہ نہ مَیں بے وقوف ہوں اور نہ پاگل، بلاشبہ خُدا کا رسول اور پیغمبر ہوں، اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے بے وقوف کو منتخب نہیں کرتا، کہ اس کا نقصان اس کے نفع سے بڑھ جائے، اور ہدایت کی جگہ گراہی آ جائے، وہ اس عظیم الشان خدمت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے شخص کو منتخب کرتا ہے جو ہر طرح اس کا اہل ہو، اور اس خدمتِ حق کو بخوبی انجام دے سکتا ہو، قوم کی سرکشی اور مخالفت بڑھتی ہی رہی اور اُن پر آفتاب سے روشن دلائل و نصائح کا کوئی اثر نہ ہوا، اور حضرتِ ہودؑ کی تکذیب و تذلیل کے اور زیادہ درپئے ہو گئے اور العیاذ باللہ مجنون اور دیوانہ کہ کر اور زیادہ مذاق اڑانے لگے، اور کہنے لگے اے ہُودؑ جب سے تو نے ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا اور ہمیں اُن کی عبادت سے باز رہنے کی تلقین کرنا شروع کیا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دیکھتے ہیں اس وقت سے تیرا حال ابتر ہو گیا ہے ، اور ہمارے خداؤں کی بد دعا سے تو دیوانہ ہو گیا ہے ، تو اب ہم اس کے سوا تجھکو کیا سمجھیں ؟ - اُن کو اپنی اس گستاخانہ جراُت سے یہ خیال ہو چلا تھا کہ اب کوئی شخص حضرتِ ہودؑ کی طرف راغب نہیں ہو گا اور ان کی تبلیغ پر کان نہیں دھرے گا ،

حضرتِ ہودؑ نے یہ سب کچھ نہایت صبر و تحمل سے سُنا اور پھر اُن سے یُوں مخاطب ہوئے میں خدا کو اور تم کو گواہ بنا کر سب سے پہلے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اس اعتقاد سے قطعاً بری ہوں کہ ان بتوں میں یہ قدرت ہے کہ مجھکو یا کسی کو کسی قسم کی بھی کوئی گزند پہنچا سکتے ہیں ، اس کے بعد تم کو اور تمہارے ان معبودانِ باطل کو للکار کر کہتا ہوں کہ اگر ان میں ایسی قدرت ہے تو وہ مجھے نقصان پہنچانے میں جلد از جلد اقدام کریں ، میں اپنے خدا کے فضل و کرم سے صاحبِ عقل و ہوش ہوں ، میں اپنے اس خدا ہی پر بھروسہ کرتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں ساری کائنات ہے اور جو حیات و ممات کا مالک ہے وہ ضرور میری مدد کریگا اور ہر نقصان پہنچانے والے کے نقصان سے محفوظ رکھے گا ، آخر حضرتِ ہودؑ نے اُن کی مسلسل بغاوت و سرکشی کے خلاف یہ اعلان کر دیا کہ اگر عاد کا رویہ یہی رہا اور حق سے روگردانی کی اور اپنے طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی نہ کی ، اور میری پند و نصائح کو گوشِ دل سے نہ سُنا تو میں اگرچہ اپنی مفوضہ خدمت کے لئے ہر وقت پُرجوش اور با ہمّت ہوں مگر ان کے لئے ہلاکت یقینی ہے ، اللہ تعالیٰ عنقریب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو ہلاک کر دیگا اور ایک دوسری قوم کو زمین پر ان کی جگہ لے آئیگا۔ وہ ہر شے پر قادر و مسلّط اور ہر شے کا نگہبان اور محافظ ہے اور تمام کائنات اس کے دستِ قدرت میں مسخر ہے۔

اے قوم! اب بھی سمجھ اور ہوش سے کام لے قومِ نوحؑ سے درسِ عبرت حاصل کر، اور خدا کے سامنے اپنا سر اشکبار جھکا دے ورنہ قضا و قدر کا ہاتھ ظاہر ہو چکا ہے، اور بہت قریب ہے وہ زمانہ کہ تیرا یہ سارا غرور و تکبر خاک میں مل جائیگا، اور اس وقت اظہارِ ندامت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

حضرت ہودؑ نے بار بار اُن کو یہ بھی یاد دلایا کہ میں تمہارا دشمن نہیں بلکہ دوست ہوں، تم سے زر و سیم اور ریاست کا طالب نہیں ہوں بلکہ تمہاری فلاح و بہبود چاہتا ہوں، وہی کہتا ہوں جو قوم کی سعادت اور حسنِ حال و مآل کا باعث ہو بلکہ دائمی نجات کے لئے کہتا ہوں"

تم کو اپنی ہی قوم کے ایک انسان پر خدا کے پیغام نازل ہونے سے تعجب نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ یہ ابتداء سے خدا کی سنتِ جاریہ ہے کہ انسانوں کی ہدایت و سعادت کے لئے اُن ہی میں سے ایک انسان کو چُن لیتا اور اپنا رسول بنا کر خطاب کرتا ہے، اور اپنی رضا و نارضا سے اپنے بندوں کو مطلع کرتا ہے، اور قانونِ فطرت کا تقاضا بھی تو یہی ہے کہ کسی قوم کی رُشد و ہدایت کے لئے ایسے ہی شخص کا انتخاب کیا جائے جو بول چال میں اُنہی کی طرح ہو اُن کے اخلاق و عادات سے واقف و آگاہ ہو، اُن کے خصوصی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربِّ کائنات اور اسکی عبادت

امتیازات سے آشنا اور اُن ہی کے ساتھ زندگی گزارتا رہا ہو، خود اس کی زندگی بھی قوم کے سامنے ہو. قوم اُس کے خصائل واطوار سے بخوبی واقف ہو، اس کا بچپن اور جوانی قوم کے سامنے ہو اس کی امانت وصداقت، شرافت و نجابت غرضیکہ اُس کی ایک ایک بات کا قوم کو پوری طرح علم ہو، کہ اسی سے قوم مانوس ہو سکتی ہے. اور وہی اس کا صحیح ھادیِ مشفق بن سکتا ہے،،

عاد نے جب یہ سُنا تو وہ حیرت زدہ ہوگئے اُن کی سمجھ میں نہ آیا کہ ایک خدا کی پرستش کے کیا معنی ہوتے ہیں، وہ غم وغصہ کے پیکر بن گئے، کہ کس طرح ہم باپ دادا کی روایتِ بُت پرستی چھوڑ دیں؟ اس میں ہماری اور ہمارے باپ دادا کی سخت اہانت ہے اُن کا غیظ وغضب بھڑک اٹھا کہ ان کو کافر اور مشرک کیوں کہا جاتا ہے جبکہ وہ بتوں کو خدا کے سامنے اپنا شفیع مانتے ہیں؟ اُن کے نزدیک حضرتِ ہُود علیہ السلام کی بات مان لینا ان کے معبودوں اور بزرگوں کی توہین و تحقیر تھی، جن کو وہ خدائے اکبر کے دربار میں اپنا ذریعۂ نجات سمجھتے تھے اور اسی لئے اُن کی تصویروں اور مجسموں کو پُوجتے تھے، کہ وہ خوش ہوکر ہماری سفارش کرینگے، اور عذاب الٰہی سے نجات دلائینگے "

آخر وہ شعلہ کی طرح بھڑک اٹھے اور غضبناک ہوکر حضرت ہُود؏ سے کہنے لگے کہ تو نے ہمیں اپنے خدا کے عذاب کی دھمکی دی اور ہمیں اس سے یہ کہہ کر ڈرایا.

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ   مَیں تم پر بڑے دن کے عذاب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (الشعراء ۱۳۵) — آنے سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں تم اُس کے مستحق نہ ٹھہرائے جاؤ۔

تو اے ہودؑ! اب ہم سے تیری ہر روز کی نصیحتیں نہیں سُنی جاتیں ہم ایسے ناصح مشفق سے باز آئے اگر تو واقعی اپنے قول میں سچا ہے تو وہ عذاب جلد لے آ کہ ہمارا اور تیرا حساب پاک ہو۔

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ (الاعراف ۷) — پس لا تو اُس شے کو ہمارے پاس جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو صادقوں میں سے ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر میری مخلصانہ اور صادقانہ نصائح کا یہی جواب ہے تو بسم اللہ اگر تم کو عذاب کا اتنا ہی شوق ہے تو وہ بھی کچھ دُور نہیں۔

قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ (الاعراف ۷۱) — بلا شبہ تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر عذاب و غضب آ پہنچا۔

تم کو حیا نہیں آتی کہ تم چند خود ساختہ بُتوں کو فرضی ناموں سے پکارتے ہو، اور تم اور تمہارے آباد اجداد اُن کو خدا کی نازل کی ہوئی دلیل کے بغیر اپنا شفیع اور نجات دہندہ مانتے ہو، اور میرے روشن دلائل سے انحراف اور سرکشی کر کے عذاب کی تمنا کرتے ہو، اگر ایسا ہی ہے۔ تو اب تم انتظار کرو اور میں بھی انتظار کرتا ہوں کہ وقت نزدیک آ پہنچا۔

أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ — کیا تم مجھ سے ان من گھڑت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُ
كُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا
مِنْ سُلْطَانٍ فَانْتَظِرُوْا
اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ
(الاعراف ۷۱)

ناموں (بتوں) کے بارے میں جھگڑتے ہو، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ جس کے متعلق تمہارے پاس خدا کی کوئی حجت نہیں آئی پس اب تم عذاب (الہی) کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں

قوم ہود (عاد) پر طوفانی ہوا کا عذاب

الغرض قوم ہودؑ (عاد) کی انتہائی ضلالت وبغاوت اور اپنے پیغمبر کی تعلیم سے بے حد بغض وعناد کی پاداش عمل کا وقت آپہنچا، اور غیرت حق حرکت میں آئی اور عذاب الہی نے سب سے پہلے خشک سالی کی صورت اختیار کی عاد سخت گھبرائے، پریشان ہوئے اور عاجز ودرماندہ نظر آنے لگے، تو حضرت ہودؑ کو جوش ہمدردی نے اکسایا اور مایوسی کے بعد پھر ایک مرتبہ ان کو سمجھایا کہ راہ حق اختیار کرلو اور پند ونصائح پر ایمان لے آؤ کہ یہی نجات کی راہ ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ورنہ پچھتاؤ گے، لیکن بدبخت وبدنصیب قوم پر کوئی اثر نہ ہوا، بلکہ بغض وعناد اور بڑھ گیا۔ پھر ہولناک عذاب نے انہیں آگھیرا، آٹھ دن اور سات راتیں پیہم تیز وتند ہوا کے طوفان اٹھے، اور اُن کو اور اُن کی آبادی کو تہہ وبالا کرکے رکھ دیا، تنومند اور قوی ہیکل انسان جو اپنی جسمانی قوتوں کے گھمنڈ میں سرمست و سرکش تھے، اسی طرح بے حس وحرکت نظر آتے تھے جس طرح آندھی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا ور درخت گر جاتے ہیں۔ المختصر ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے مقامِ عبرت بنیں اور دنیا و آخرت کی لعنت اور عذاب اُن پر مسلط کر دیا گیا کہ وہ اس کے مستحق تھے

حضرتِ ہودؑ اور اُن کے مخلص پیروانِ اسلام خدا کی رحمت سے اس عذاب سے محفوظ رہے، اور سرکشی و بغاوت سے مامون ہوگئے

یہ عادِ اولیٰ کی وہ داستانِ عبرت جو اپنے اندر چشمِ بصیرت یا دیدۂ عبرت نگاہ کے لئے بے شمار پند و نصیحت رکھتی اور خدائے برتر کے احکام کی تعمیل اور تقویٰ و طہارت کی زندگی کی طرف دعوت دیتی ہے، شرارت، سرکشی اور خدا کے احکام سے بغاوت کے انجامِ بد سے آگاہ کرتی اور وقتی تعیش و غرور کے نتیجہ کی بدبختی کا مذاق اُڑانے سے ڈراتی اور باز رکھتی ہے (قصص القرآن)

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ	اور اُس قوم عاد نے اپنے پروردگار
رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ	کی نشانیاں (ہٹ دھرمی اور
وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ	سرکشی کرتے ہوئے) جھٹلائیں اور
عَنِيدٍ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ	اس کے رسولوں کی نافرمانی کی
الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ	اور ہر متکبر و سرکش کے حکم کی پیروی
الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ عَادًا	کی، اور ایسا ہوا کہ دنیا میں بھی
كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا	اُن پر لعنت پڑی (یعنی رحمتِ الٰہی
لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ	کی برکات سے محرومی ہوئی) اور
(ھود ۶۰-۵۶)	قیامت کے دن بھی اُن پر لعنت

ہوگی، تو سُن رکھو کہ قوم عاد کے لئے محرومی کا اعلان ہوا جو (حضرت) ہودؑ کی قوم تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہودؑ علیہ السلام کی وفات

اہلِ عرب حضرت ہودؑ کی وفات اور اُن کی قبر مبارک کے متعلق مختلف دعوے کرتے ہیں، مثلاً اہلِ حضرموت کا دعویٰ ہے کہ عاد کی ہلاکت کے بعد وہ حضرموت کے شہروں میں ہجرت کر آئے تھے وہیں اُن کی وفات ہوئی، اور وادی برہوت کے قریب حضرموت کے مشرقی حصّہ میں شہر تریم سے قریباً دو مرحلے پر مدفون ہیں،

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُن کی قبر حضرموت میں کثیب احمر (سرخ ٹیلہ) پر ہے۔ اور اُن کے سرہانے جھاؤ کا درخت کھڑا ہے۔ اور اہلِ فلسطین کا دعویٰ ہے، کہ وہ فلسطین میں مدفون ہیں، اور انہوں نے وہاں اُن کا مزار پاک بنایا ہے

(قصص الانبیاء ص ۸۴)

مگر ان تمام روایات میں حضرموت کی روایت صحیح اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ عاد کی بستیاں حضرموت کے قریب تھیں لہٰذا عقل تسلیم کرتی ہے کہ ان کی تباہی کے بعد قریب ہی کی آبادیوں میں حضرت ہود علیہ السلام نے قیام فرمایا ہوگا اور وہیں پیغام اجل کو لبیک کہا اور وہ یہی حضرموت کا مقام ہے،

چند عبرتیں علاوہ اس خاص عبرت کے جس کا ذکر اس طویل واقعہ میں ہو چکا ہے۔ یہ چند عبرتیں بھی قابلِ توجہ اور نظرِ التفات کے لائق ہیں۔

(۱) جو شخص قوم عاد کے واقعہ کو پڑھتا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسی ہستی کا تصوّر آجاتا ہے جو وقار اور متانت کا مجسّمہ ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شرافت و نجابت کا پیکر ہے، جو کچھ کہتا ہے پہلے اس کو وزن کر لیتا ہے، کہ اس کا انجام نیک ہے یا بد، قوم کی درشتی، تمسخر و استہزاء کا جواب ضبط و صبر سے دیتا ہے، اور پھر بھی اُن کی بھلائی کا جوئندہ نظر آتا ہے، اخلاص اور حسنِ نیت اسکی پیشانی سے عیاں ہے اس کی قوم کہتی ہے۔

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ	بیشک ہم تجھکو بے وقوف پاتے ہیں
وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ	اور بے شک ہم تجھکو جھوٹوں میں
(الاعراف ۶۶)	شمار کرتے ہیں۔

مگر وہ اس کا جواب یہ دیتا ہے۔

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ سَفَاهَةٌ	اے قوم! میں بے وقوف نہیں ہوں
وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ	البتہ میں جہانوں کے پروردگار
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اُبَلِّغُكُمْ	کی طرف سے رسول ہوں، تمہاری
رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنَا لَكُمْ	طرف اپنے پروردگار کے پیغامات
نَاصِحٌ اَمِيْنٌ	پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارے لئے
(الاعراف ۶۸ - ۶۷)	امانتدار اور خیر خواہ ہوں۔

یہ کلمات ہم کو توجہ دلاتے ہیں، کہ خدا کے برگزیدہ انسان جب کسی کی بھلائی چاہتے ہیں، اور گمرہوں کی بہتری کے لئے نصیحت فرماتے ہیں، تو کور چشموں اور بد باطنوں کی ہرزہ سرائی اور تمسخر و تحقیر کی پروا نہیں کرتے، غمگین و رنجیدہ خاطر احکام حق سے منہ نہیں موڑتے، ناراض ہو کر خیر خواہی اور نصیحت کو یکسر ترک نہیں کرتے، بلندیٔ اخلاق اور نرمی، مہربانی کے ساتھ روحانی مریضوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاج میں کوشاں رہتے ہیں، اور اُن کی ان تمام خصوصیات میں نمایاں امتیاز یہ ہوتا ہے، کہ وہ اپنی اس نصیحت و نیک خواہی کیلئے قوم سے مطلق کسی نفع کے خواہشمند نہیں ہوتے۔ اور ان کی زندگی معاوضہ سے یکسر بلند اور برتر ہوتی ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿الشعراء ۱۸۰﴾

اور میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ معاوضہ (مال وغیرہ) نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف جہانوں کے پروردگار کے پاس ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے لطف و مہربانی کے ساتھ اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت پر ایمان لانے کی ترغیب دی، اس کی لازوال نعمتوں کو یاد دلایا اور آئندہ کے لئے وعدہ کیا، مگر بدبخت قوم نے کسی طرح نہ مانا، اس کا سب سے بڑا سبب وہ جاہلانہ عقیدہ تھا کہ باپ دادا کی رسومات اور ان کے خود ساختہ اصنام کی حرمت کے خلاف جو شخص بھی آواز اٹھائیگا، وہ ان بتوں کے عذاب میں گرفتار ہو جائیگا یہ مہلک عقیدہ جن قوموں کے اندر اپنے جراثیم پیدا کر دیتا ہے۔ اُن قوموں کا اپنے مصلح اور اپنے نبی و پیغمبر کے ساتھ وہی سلوک ہوتا ہے، جو قوم نوح ؑ و قوم ہود ؑ کے تذکروں میں نظر آتا ہے، اپنے مصلحین اور انبیائے صادقین کے خلاف قوموں کا بغض و عناد اسی ایک عقیدہ پر مبنی رہا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی رسومات اور اُن کے خود ساختہ اصنام کے خلاف کیوں کہا جاتا ہے، یونان کے مشہور حکیم سقراط کو زہر کا پیالہ اسی لئے پینا پڑا کہ وہ اپنی قوم کے معبودان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل کی خدائی کا کیوں انکار کرتا اور اُن کو کس لئے ان کے غلبہ و اقتدار کا مخالف بناتا ہے۔ پس یہ جبر تو مہ اقوام کی رُوحانی زندگی کے لئے ہمیشہ تباہ کُن اور اُن کی فلاح و سعادت ابدی کے لئے ہلاکت آفرین رہا ہے۔

(۴) حضرت ہُود علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی یہ سُنّت بہترین اُسوہ ہے کہ تبلیغ و پیغام حق کی راہ میں بدی کا بدلہ نیکی سے دیا جائے اور تلخ کلامی کا جواب شیریں کلامی سے دیا جائے۔ البتہ مُبلّغ اُن کی بدکرداری اور مسلسل سرکشی پر اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے قانونِ جزائے عمل یا پاداشِ عمل کو ضرور یاد دلائے، اور آنے والے انجامِ بد پر یقیناً اُن کو تنبیہ کرے۔ اور یہ حقیقت بار بار سامنے لائے کہ جب کوئی قوم اجتماعی سرکشی، ظلم، اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتی اور اس پر ہمیشہ اصرار کرتی ہے۔ تو پھر خدائے تعالےٰ کا قہر و غضب اس کو صفحۂ عالم سے مٹا دیا کرتا ہے، اور اس کی جگہ دوسری قوم لے لیتی ہے چنانچہ قوم نوحؑ اور قوم ہُود اس کی عبرت زا مثالیں ہیں (قصص القرآن)

خدائی تک کا دعویٰ کر گئے جو دارِ فانی میں!
ہر اک ذہن و نظر سے غائب اب اُن کا نشاں تک ہے (جامِ طہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام

اپنی قوم کو سمجھاتے ہیں کہ صرف اُس اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ (الاعراف ۷۳)

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) (صالحؑ نے) کہا اے میری قوم والو اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اُس کے سوا (اور) تمہارا خدا نہیں ہے۔

قوم کے مورثِ اعلیٰ کا نام ثمود تھا اور مشہور نسب نامہ یہ ہے ثمود بن جیشر بن اِرم بن سام بن نوحؑ، عاد جس طرح جنوبی و مشرقی عرب کے مالک تھے، ثمود اس کے مقابل مغربی و شمالی عرب پر قابض تھے، ان کے دارالحکومت کا نام حجر تھا، یہ شہر حجاز سے شام کو جانے والے قدیم راستہ پر واقع تھا، اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی، فنِ تعمیر میں عاد کی طرح اس کو بھی کمال حاصل تھا، پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا، پتھروں کی عمارتیں اور مقبرے تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یادگاریں اب تک باقی ہیں، اور اہل بصیرت کے لئے درسِ عبرت ہیں ان پر ارامی اور ثمودی خط میں کتبے منقوش ہیں۔

(ارض القرآن از سید سلیمان الندوی جلد اول صفحہ ۱۸۸)

صالح علیہ السلام کا مزارِ مبارک جزیرہ نمائے سینا کے مشرق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارہ پر آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے (ماجدی)

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کو بار بار سمجھاتے اور نصیحت فرماتے رہے مگر قوم پر مطلق اثر نہیں ہوا بلکہ اس کا بغض و عناد ترقی پاتا رہا اور اُن کی مخالفت بڑھتی ہی رہی اور وہ کسی طرح بت پرستی سے باز نہ آئی۔ اگرچہ ایک مختصر اور کمزور جماعت نے ایمان قبول کر لیا اور وہ مسلمان ہوگئی۔ مگر قوم کے سردار اور بڑے بڑے سرمایہ دار اسی طرح باطل پرستی پر قائم رہے، اور اُنہوں نے خدا کے دیئے ہوئے ہر قسم کے آرام و آسائش کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے کفرانِ نعمت کو شعار بنا لیا، وہ حضرت صالحؑ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کرتے کہ صالحؑ! اگر ہم باطل پرست ہوتے، خدا کے صحیح مذہب کے منکر ہوتے اور اس کے پسندیدہ طریقہ پر قائم نہ ہوتے تو آج ہم کو یہ مال و دولت، سرسبز و شاداب باغات کی فراوانی، اور سیم و زر کی بہتات بلند و عالیشان محلات کی رہائش، میوہ جات اور پھلوں کی کثرت، شیریں نہروں اور عمدہ مرغزاروں کی افزائش حاصل نہ ہوتیں، تو خود کو اور اپنے پیروؤں کو دیکھ اور پھر اُن کی تنگ حالی اور افلاس پر نظر کر اور بتا کر خدا کے پیارے اور مقبول کون ہیں۔ ہم یا تم؟

حضرتِ صالحؑ فرماتے کہ تم اپنی اس رفاہیت اور عیش سامانی پر شیخی نہ بھگارو اور خدا کے سچے رسول اور اس کے دینِ برحق کا مذاق نہ اُڑاؤ اس لئے کہ اگر تمہارے کبر و غرور اور عناد کا یہی حال رہا تو پل بھر میں یہ سب کچھ فنا ہو جائیگا، اور پھر نہ تم رہو گے اور نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا یہ سازو سامان . بیشک یہ سب کچھ خدا کی نعمتیں ہیں، بشرطیکہ ان کو حاصل کرنے والے اس کا شکریہ ادا کریں، اور اس کے سامنے سرِ نیاز جھکائیں، اور بلا شبہ یہی سامان عذاب و لعنت ہیں اگر ان کا استقبال فخر اور غرور کے ساتھ کیا جائے، اس لئے یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ ہر سامان عیش خوشنودیِ الٰہی کا ثمرہ ہے، ثمود کو یہ بھی حیرانی تھی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم میں سے ہی ایک انسان خدا کا پیغمبر بن جائے اور وہ خدا کے احکام سنانے لگے.

وہ سخت تعجب سے کہتے.

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا (ص ۸)	کیا ہماری موجودگی میں اس پر (خدا کی) نصیحت اتری ہے

یعنی اگر ایسا ہونا ہی تھا تو اس کے اہل ہم تھے نہ کہ صالحؑ اور کبھی اپنی قوم کے کمزور افراد کو (جو کہ مسلمان ہو گئے تھے) خطاب کرکے کہتے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ (الاعراف ۷۵)	کیا تم کو یقین ہے کہ بلاشبہ صالح اپنے پروردگار کا رسول ہے؛

اور مسلمان جواب دیتے.

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ (الاعراف ۷۵)	انہوں نے کہا ہم تو اس کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان رکھتے ہیں.

تب یہ متکبرین غصے میں کہتے.

اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (الاعراف ۷۶)	بلاشبہ ہم تو اس شے کا جس پر تمہارا ایمان ہے انکار کرتے ہیں.

بہرحال حضرت صالح علیہ السلام کی مغرور اور سرکش قوم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کی پیغمبرانہ دعوت و نصیحت کو یوں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، اور خدا کے نشان (معجزہ) کا مطالبہ کیا۔ تب صالح علیہ السلام نے درگاہِ الٰہی میں دُعا کی اور قبولیت کے بعد اپنی قوم سے فرمایا کہ تمہارا مطلوبہ نشان اُونٹنی کی شکل میں یہ موجود ہے۔

دیکھو اگر تم نے اس کو ایذا پہنچائی تو پھر یہی تمہاری ہلاکت کا نشان ثابت ہو گی۔ اور خدا تعالےٰ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانی کے لئے باری مقرر فرما دی ہے۔ ایک دن تمہارا ہے اور ایک دن اس کا لہذا اس میں فرق نہ آئے۔

قرآنِ عزیز نے اس کو ناقۃ اللہ (خدا کی اونٹنی) کہا ہے، تاکہ پیشِ نظر رہے کہ یوں تو تمام مخلوق خدا ہی کی ملکیت ہے۔ مگر ثمود نے چونکہ اسکو خدا کی ایک نشانی کی شکل میں طلب کیا تھا۔ اس لئے اس کی موجودہ خصوصیت اور اعزاز نے اس کو ناقۃ اللہ کا لقب دلایا۔ اور نیز اسکو لَکُمۡ اٰیَۃً (تمہارے لئے نشانی ہے) کہہ کر یہ بھی بتایا کہ یہ نشانی اپنے اندر خاص اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن بدقسمت قوم ثمود زیادہ دیر تک اسکو برداشت نہ کر سکی اور ایک روز سازش کر کے قدار بن سالف کو اس پر آمادہ کر لیا کہ وہ اس کے قتل میں پہل کرے اور باقی اعانت کریں اور اسطرح ناقہ کو ہلاک کر ڈالا۔ صالحؑ کو جب یہ معلوم ہوا تو آب دیدہ ہو گئے، اور فرمانے لگے اے بدبخت قوم! آخر تجھ سے صبر نہ ہو سکا اب خدا کے عذاب کا انتظار کر، تین روز کے بعد وہ نہ ٹلنے والا عذاب آئیگا، اور تم سب کو ہمیشہ کے لئے تہس نہس کر جائیگا۔ سید آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں، کہ ثمود پر عذاب آنے کی علامات اگلی صبح ہی سے شروع ہوگئیں، یعنی پہلے روز اُن سب کے چہرے اس طرح زرد پڑ گئے جیسا کہ خوف کی ابتدائی حالت میں ہو جایا کرتا ہے، اور دوسرے روز سب کے چہرے سُرخ تھے، گویا خوف و دہشت کا یہ دوسرا درجہ تھا، اور تیسرے روز اُن سب کے چہرے سیاہ تھے، اور تاریکی چھائی ہوئی تھی، یہ خوف و دہشت کا وہ تیسرا مقام ہے، جس کے بعد موت ہی کا درجہ باقی رہ جاتا ہے، تین دن کی ان علامات عذاب نے اگرچہ ان کے چہروں کو واقعی زرد، سرخ اور سیاہ بنا دیا تھا، لیکن رنگوں کی ترتیبی خصوصیت یہ بتا رہی تھی کہ ان کے دلوں میں صالح علیہ السلام کے سچے ہونے کا یقین تھا، اور صرف حسد و بغض سے انکار کرتے تھے، اب جبکہ خدا کے حکم کے خلاف جُرم کر چکے اور اس کی پاداش میں حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب کی ہولناک خبر سُنی تو اُن پر خوف و دہشت کے وہ فطری رنگ اور نقوش نمایاں ہونے لگے جو موت کے یقین کے وقت خوف و دہشت سے مجرموں کے دلوں میں پیدا ہوا کرتے ہیں، بہرحال ان تین دن کے بعد وقت موعود آ پہنچا اور رات کے وقت ایک ہیبت ناک آواز نے ہر شخص کو اسی حالت میں ہلاک کر دیا جس حالت میں وہ تھا۔

قرآن کریم نے اس ہلاکت آفرین آواز کو کسی مقام پر صاعقہ (کڑک دار بجلی) اور کسی جگہ رجفہ (زلزلہ) اور بعض جگہ طاغیہ (دہشتناک) اور بعض جگہ صیحہ (چیخ) فرمایا اس لئے کہ یہ تمام تعبیرات ایک ہی حقیقت کے مختلف اوصاف کے اعتبار سے کی گئی ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدائے تعالےٰ کے اس عذاب کی ہولناکیاں کیسی گوناگوں تھیں تم ایک ایسی کوندنے والی بجلی کا تصور کرو جو بار بار اضطراب کے ساتھ چمکتی، کڑکتی، اور گرجتی ہو اور اسطرح کوند رہی ہو کہ کبھی مشرق میں ہے تو کبھی مغرب میں اور جب ان تمام صفات کے ساتھ چمکتی، کوندتی، گرجتی اور لرزتی، لرزاتی ہوئی کسی مقام پر ایک ہولناک چیخ کے ساتھ گرے تو اُس مقام اور اس کے نواح کا کیا حال ہو گا؟ یہ ایک معمولی اندازہ ہے، اس عذاب کا جو ثمود پر نازل ہوُا، اور ان کو اور ان کی بستیوں کو تباہ و برباد کر کے سرکشوں کی سرکشی اور مغروروں کے غرور کا انجام ظاہر کرنے کیلئے آنے والی نسلوں کے لئے سامانِ عبرت پیش کر گیا۔

ایک طرف ثمود پر یہ عذاب نازل ہوُا اور دوسری جانب حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے پیرو مسلمانوں کو خدا نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا۔

حافظ عماد الدین بن کثیر نے سورۂ اعراف کی تفسیر میں ناقۃ اللہ کے وجود میں آنے کی روایات کو مُسند روایات کے اصول پر نقل نہیں فرمایا بلکہ ایک تاریخی واقعہ کی طرح تحریر فرمایا ہے۔

واقعہ کی تفصیل یہ ہے، کہ قوم ثمود جب حضرتِ صالح علیہ السلام کی تبلیغ حق سے اُکتا گئی تو اس کے سرخیل اور سرکردہ افراد نے قوم کی موجودگی میں مطالبہ کیا کہ اے صالحؑ! اگر تو واقعی خدا کا سچا رسول ہے تو کوئی نشانی دکھا تاکہ ہم تیری صداقت پر ایمان لے آئیں، حضرتِ صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ نشانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کے بعد بھی انکار پر مصر اور سرکشی پر قائم رہو، قوم کے اُن سرداروں نے بتاکید وعدہ کیا کہ ہم فوراً ایمان لے آئینگے۔ تب حضرت صالح نے انہیں سے دریافت فرمایا کہ وہ کس قسم کا نشان چاہتے ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ سامنے والے پہاڑ میں سے یا بستی کے اس پتھر میں سے جو کنارے پر نصب ہے، ایک ایسی اُونٹنی ظاہر کر کہ جو (گابھن) حاملہ ہو اور فوراً بچہ دے، حضرت صالح علیہ السلام نے درگاہِ الٰہی میں دعا کی اور اسی وقت اُن سب کے سامنے پہاڑ یا پتھر میں سے حاملہ اُونٹنی ظاہر ہوئی اور اُس نے بچہ دیا، یہ دیکھ کر اُن سرداروں میں سے جندع بن عمرو تو اسی وقت مشرف باسلام ہوگیا، اور دوسرے سرداروں نے بھی جب اسکی پیروی میں اسلام لانے کا ارادہ کیا تو ان کے ہیکلوں اور مندروں کے مہنتوں ذوآب بن عمرو اور حباب اور اُن کے کاہن رُباب بن صغر نے اُن کو اس سے باز رکھا۔ اور اسی طرح باقی دوسروں کو بھی اسلام لانے سے روکا،

اب حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کے تمام افراد کو تنبیہ کی کہ دیکھو یہ نشانی تمہاری طلب پر بھیجی گئی ہے، خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ پانی کی باری مقرر ہو، ایک دن اس ناقہ کا ہوگا اور ایک دن ساری قوم اور اس کے سارے چوپاؤں کا، اور خبردار اس کو کوئی اذیت نہ پہنچے، اگر ایسا ہوا تو پھر تمہاری بھی خیر نہیں ہے، قوم نے اگرچہ اس حیرت زا معجزہ کو دیکھ کر ایمان قبول نہ کیا لیکن دلوں کے اقرار نے اس کو آزار پہنچانے سے باز رکھا، اور یہ دستور جاری رہا کہ پانی کی باری ایک روز ناقہ کی رہتی اور تمام قوم اس کے دودھ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ اٹھاتی اور دوسرے روز قوم کی باری ہوتی، اور ناقہ اور اس کا بچہ بغیر روک ٹوک چراگاہوں میں چرتے اور آسودہ رہیے۔ مگر آہستہ آہستہ یہ بات بھی اُن کو کھٹکنے لگی اور آپس میں صلاح ومشورے کرنے لگے کہ اس ناقہ کو ختم کر دیا جائے، تو اس باری والے قصے سے نجات ملے، کیونکہ ہمارے چوپاؤں کے لئے اور خود ہمارے لئے یہ قید ناقابل برداشت ہے۔ یہ باتیں اگرچہ ہوتی رہتی تھیں لیکن کسی کو اس کے قتل کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔

ایک حسین وجمیل مالدار عورت صدوق نے خود کو ایک شخص مصدع کے سامنے اور ایک مالدار عورت عنیزہ نے اپنی ایک خوبصورت لڑکی کو قدار کے سامنے یہ کہ پیش کیا کہ اگر وہ دونوں ناقہ کو ہلاک کر دیں، تو یہ تمہاری ملک ہیں، تم ان کو اپنی بیویاں بنالو آخر قدار بن سالف اور مصدع کو اس کے لئے آمادہ کر لیا گیا اور طے پایا کہ وہ راہ میں چھپ کر بیٹھ جائیں گے اور ناقہ جب چراگاہ جانے لگے تو اس پر حملہ کر دیں اور چند دوسرے آدمیوں نے بھی مدد کا وعدہ کیا۔ غرض ایسا ہی کیا گیا اور ناقہ کو اس طرح سازش کر کے قتل کر ڈالا، اور پھر آپس میں حلف کیا کہ رات ہونے پر ہم سب صالحؑ اور اس کے اہل وعیال کو بھی قتل کر دینگے، اور پھر اس کے ساتھیوں کو قسمیں کھا کر یقین دلائیں گے کہ یہ کام ہمارا نہیں ہے، اور اونٹنی کا بچہ یہ دیکھ کر بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور چیختا چلاتا ہوا پہاڑی میں غائب ہو گیا۔

حضرت صالح علیہ السلام کو جب یہ خبر ہوئی تو حسرت وافسوس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آخر وہی ہوا جس کا مجھے خوف تھا اب خدا کے عذاب کا انتظار کرو جو تین دن کے بعد تم کو تباہ کر دیگا اور پھر بجلی کی چمک اور کڑک کا عذاب آیا اور اس نے رات میں سب کو نیست و نابود کر دیا اور آنے والی نسلوں کے لئے درسِ عبرت دے گیا۔ اس واقعہ کے ساتھ محدث ابن کثیر نے چند روایات حدیثی بھی نقل کی ہیں، مثلاً غزوۂ تبوک کے موقع پر جب آپ کا گزر مقامِ حجر پر ہوا تو صحابہؓ کرام نے ثمود کے کوئیں سے پانی بھرا اور آٹا گوندھ کر روٹیاں تیار کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو پانی گرا دینے اور ہانڈیاں اوندھی کر دینے، اور آٹا ضائع کر دینے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ وہ بستی ہے جس پر خدا کا عذاب نازل ہوا یہاں نہ قیام کرو اور نہ یہاں کی اشیاء سے فائدہ اُٹھاؤ آگے بڑھ کر پڑاؤ ڈالو، ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی بلا میں مبتلا ہو جاؤ۔ ایک روایت میں ہے، کہ آپ نے فرمایا تم ان حجر کی بستیوں میں خدا سے ڈرتے عجز و زاری کرتے اور روتے ہوئے داخل ہوا کرو۔ ورنہ ان میں داخل ہی نہ ہوا کرو، کہیں ایسا نہ ہو تم بھی اپنی غفلت کی وجہ سے عذاب کی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر میں داخل ہوئے تو فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے نشانیاں نہ طلب کیا کرو۔ دیکھو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے نشان طلب کیا تھا اور وہ ناقہ پہاڑ کے غار سے نکلتی اور اپنی باری پر شکم سیر ہو کر واپس چلی جاتی اور جو اس کی باری کا دن تھا اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

<u>ربِ کائنات اور اسکی عبادت</u>

قوم ثمود کو دودھ سے سیراب کرتی، مگر ثمود نے آخر کار سرکشی کی اور ناقہ کی کونچیں کاٹ کر اس کو ہلاک کر دیا، اور نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے اُن پر چیخ کا عذاب مسلّط کر دیا، اور وہ اس عذاب سے گھروں کے اندر ہی مُردہ پائے گئے، صرف ایک شخص ابو رغال نامی باقی بچا جو حرم میں گیا ہوا تھا۔ لیکن جب وہ حدودِ حرم سے باہر آیا تو فورًا اسی عذاب کا شکار ہو گیا۔ (قصص القرآن ج ۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (یوسف)

ہم جس کے مرتبہ چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں
اور صاحب علم سے بڑھ کر ایک عالم ہے

رفیع المرتبت صاحب قدر و منزلت

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا متعدد سورتوں میں طویل تذکرہ بت پرستی کے خلاف خالص توحید صرف رب کائنات کی عبادت کیلئے اپنے باپ، اپنی قوم، بادشاہ وقت نمرود سے مناظرہ، انکی ہدایت کیلئے اضطراب، آپ کو جلا کر ختم کرنے کیلئے قوم اور بادشاہ کا آپ کو آگ میں ڈال دینا آپ کا سلامتی کے ساتھ آگ سے نکل آنا نمرود کی ایک مچھر کے ذریعہ ذلتناک ہلاکت۔

اس کتاب کا موضوع رب کائنات اور اس کی عبادت ہے لہذا یہاں انہی آیات کی تشریح کی گئی ہے جن میں توحید و شرک کے سلسلہ میں ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم سے مکالمہ ہوا ہے جس میں کہ ان کا باپ اور بادشاہ وقت بھی شامل ہے جن آیات کا اس موضوع سے تعلق نہیں وہ چھوڑ دی گئی ہیں۔

عبدالرحمٰن عاجز مکہ مکرمہ ۱۲ر جولائی ۱۹۹۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن آیات کی تشریح و تفسیر تذکرۂ ابراہیم علیہ السلام میں کی گئی ہے،

نام سورت	نمبر آیت
البقرہ	۱۲۴
″	۱۳۰
″	۱۳۵
آل عمران	۶۷
النساء	۱۲۵
النحل	۱۲۰ - ۱۲۳
الزخرف	۲۶ - ۲۸
الممتحنہ	۴
ابراہیم	۳۵ - ۴۱
الشعراء	۷۵ - ۸۲
مریم	۴۱ - ۵۰
توبہ	۱۱۴
العنکبوت	۱۶ - ۱۷
الانعام	۷۴ - ۸۴
الانبیاء	۵۱ - ۷۰
البقرہ	۲۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام دنیائے شرک میں توحید کے پہلے علمبردار

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرہ ۱۲۴)

(اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو اُنکے رب نے چند امور میں آزمایا اور انہوں نے وہ انجام دے دیئے۔

وہ چند امور احکام تھے اوامر و نواہی کی قسم کے ابتلیٰ آزمایا اپنی واقفیت کے لئے نہیں کہ وہ تو خود علیم کل ہے بلکہ علے الاعلان تاکہ دوسروں کو ان کے ایمان کامل کا مشاہدہ ہو جائے،

کلمات - یہ کلمات کیا تھے ان کی تعین میں بڑا اختلاف ہے لیکن تھے وہ احکام شرائع ہی۔ آپ نے ان احکامات کی تعمیل کردی، آپ ان امتحانوں میں پورے اُترے۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؁ (البقرہ ۱۳۰)

ابراہیمؑ کے مذہب سے کون پھرے گا مگر وہی جس نے اپنے کو احمق بنالیا ہو اور ہم نے تو انہیں دنیا میں بھی برگزیدہ کرلیا اور آخرت میں بھی وہ زمرۂ صالحین میں ہونگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؑ مشرکوں میں سے نہ تھے

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥ (البقرہ ۱۳۵)

آپ کہہ دیجئے کہ نہیں بلکہ (ہم نے قوم ابراہیمؑ سیدھی راہ والے کا مذہب پالیا اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے"

یہود اور نصاریٰ دونوں نو مسلموں اور نیم مسلموں کو اپنی اپنی طرف کھینچتے تھے کہ فلاح و نجات منظور ہو تو ہمارے مذہب میں آجاؤ، اس نئے مذہب میں کیا رکھا ہے، مسلمانوں کو تعلیم اس جواب کی مل رہی ہے کہ تمہارے ہاں کیا رکھا ہے بجز تحریفات کے؟ رہا ہمارا دین تو وہ نو پید نہیں وہ تو بس قدیم دینِ توحید ابراہیم علیہ السلام کا ہے حنیفاً جو سیدھی راہ ہے۔ اور وہ خود مشرکین میں سے نہ تھے"

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ٥ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥

ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ راہ راست والے مسلم تھے اور مشرکوں میں سے بھی نہ تھے"

(آل عمران ۶۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام مروجہ یہودیت اور نصرانیت کے علمبردار نہ تھے۔ بلکہ جو دین حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا تھا وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی تھا۔ وہ سب مسئلہ توحید میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے"

اللہ تعالیٰ کا اعلان
میں نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (النساء ۱۲۵)	"اور دین میں اس سے بہتر کون ہے جو اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے، اور وہ مخلص بھی ہو اور ابراہیمؑ راست رو کے مذہب کی پیروی کرے اور اللہ نے تو ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا"

توریت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خدا کا دوست آیا ہے:

کیا تو ہمارا خدا نہیں جس نے اس سرزمین کے باشندوں کو اپنی گروہ اسرائیل کے آگے سے خارج کیا، اور اسے اپنے دوست ابراہام کی نسل کو ہمیشہ کے لئے دیا (۲- تواریخ ۲۰: ۷)

اے اسرائیل میرے بندے اے یعقوب جسے میں نے پسند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جو میرے دوست ابراھام کی نسل سے ہے" (یسعیاہ ۴۱ : ۸)

خلیلاً خُلّہ کہتے ہیں محبت خالص کو اور خلیل دوست خالص کو

الخلۃ ھی المودۃ التی لیس فیھا خلل (بحر) محبۃ تامۃ لاخلل فیھا (تاج)

خُلت الٰہی سے مُراد ہے تقرّب و مقبولیت کا اعلیٰ مقام

قرآن مجید نے ایک طرف تو ملّتِ ابراہیمی کی پیروی ضروری قرار دی اور دوسری طرف ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا، اس میں صاف اشارہ نکل آیا کہ اسی ملّت کی پیروی سے آج بھی کوئی نہ کوئی درجہ خُلت حاصل ہو سکتا ہے (ماجدی)

قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کا مقام

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ	بے شک ابراہیمؑ بڑے مقتدا
اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ	اللہ کے فرمانبردار اور اُس کی
وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ	طرف یک رُخ رہنے والے
شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ	تھے اور وہ مشرکوں میں سے
وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	نہ تھے اللہ کی نعمتوں کے بڑے
وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ	شکر گزار اللہ نے اُن کو چُن
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ	لیا تھا اور اُنہیں سیدھی راہ
الصّٰلِحِيْنَ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ	پر ڈال دیا تھا، اور ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (النحل ۱۲۰-۱۲۳)

اُنہیں دنیا میں بھلائی دی تھی اور آخرت میں تو وہ صالحین میں ہیں ہی، پھر ہم نے آپکی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقہ پر چلئے جو بالکل ایک رُخ کے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے"

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر باطل مذہب سے ہٹ کر دینِ حق کی طرف جھکے ہوئے اور اُس پر ثابت و قائم مائلاً عن کل دینٍ باطلٍ الی الدین الحق غیر زائل عنہ (روح)

چنانچہ انہی کے نقشِ قدم پر چلنے اور انہی کی ملت حنیف اختیار کرنے میں آج بھی فلاح و نجات ہے، اِجْتَبٰهُ،

حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ دنیا کے تین مشہور و زبردست مذہبوں کے آج بھی مسلّم مقتدا و پیشوا ہیں — اسلام کے یہودیت کے، نصرانیت کے، شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ وہ اللہ کی نعمتوں کے بڑے ہی شکر گزار تھے،

آیت منجملہ دوسری آیات کے اس باب میں نصِ قاطع ہے کہ دنیوی نعمتوں سے سرفرازی مراتبِ اُخروی کے ذرا بھی منافی نہیں، فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور صالح بھی کیسے؟ صالحیت کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز، صالحین کے سرور و سردار"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اَوْحَیْنَآ الخ ...... ثُمَّ یہاں اظہارِ فضیلت کیلئے ہے
یعنی علاوہ اُن فضائل کے سب سے بڑی فضیلت ہم نے انہیں
یہ دی کہ خود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اُن کے طریقہ
پر چلنے کا حکم دیا۔ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّتَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا، اور وہ
طریقۂ ابراہیم حنیف توحیدِ کامل کا تھا، چنانچہ اب وہ طریقۂ ابراہیمی
طریقۂ محمدی میں منحصر اور اسی کے مرادف ہو کر رہ گیا، حَنِیْفًا،
سب سے یکسو، یک رُخ یعنی غیر اللہ سے رشتہ بالکل توڑے ہوئے

وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام

نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں اُن چیزوں سے بیزار ہوں
جن کی تم پرستش کرتے ہو

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ	اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے)
وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ	جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی
مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْ	قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے
فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ۝	بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو
وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً	ہاں البتہ پرستش اسکی کرتا ہوں جس
فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ	نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی
یَرْجِعُوْنَ ۝ الزخرف ۲۶-۲۸	کرتا ہے اور وہ اس عقیدۂ توحید

کو اپنے بعد آنے والوں کیلئے قائم رہنے والی بات کر گئے، تاکہ مشرکین آئندہ
بھی توحید کی طرف رجوع کرتے رہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم عرب جو قرآن کی مخاطب اوّل تھی اور سب سے زیادہ تقلید آبائی اور جمود میں گرفتار وہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھی، حالانکہ آپ خود موحد اعظم تھے، ایک موحد کی یہی شان ہے کہ وہ اسی طرح شرک و متعلقات شرک سے اپنی بے تعلقی و بیزاری کا اظہار کرتا رہے،

حضرت ابراہیمؑ خود ہی تنہا موحد نہ تھے، بلکہ اپنے سلسلہ میں بھی یہی پیام توحید چھوڑ گئے "...... ہر مسلمان موحد پر واجب ہے کہ وہ توحید کے فضائل اور اس کے منافع سے اپنوں اور غیروں سب کو روشناس کراتا رہے، اور شرک کے ہولناک انجام سے ڈراتا رہے اور اپنی اس تبلیغ کے اثرات اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے چھوڑ جائے تاکہ اپنی وفات کے بعد بھی اس اہم نیک کام کا اجر جاری رہے۔"

ابراہیم علیہ السلام اور انکے ساتھیوں میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ	بے شک تمہارے لئے ایک عمدہ
حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ	نمونہ ہے ابراہیم اور ان کے
وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا	شریک حال لوگوں میں جبکہ ان
لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ	لوگوں نے اپنی قوم والوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ	کہدیا کہ ہم تم سے اور جن کی تم
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا	عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا
بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ	اُن سب سے بیزار ہیں، ہم
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ	تمہارے منکر ہیں اور ہمارے
اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا	اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اِلَّا قَوْلَ	عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ	تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے
لَكَ وَمَا اَمْلِكُ لَكَ	آؤ البتہ ابراہیم نے یہ اپنے باپ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ	سے کہا تھا کہ میں آپ کے لئے
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا	استغفار ضرور کرونگا اور مجھے اللہ
وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ	کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں،
الْمَصِيْرُ ۝	اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر
	توکل کرتے ہیں اور تیری ہی طرف
(الممتحنہ ۴)	رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف
	لوٹنا ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے متبعین کے اعمال و افعال اُن کی روش ان کے طریقہ پر عمل کرنے میں رضائے الٰہی اور نجاتِ اُخروی ہے یعنی تم پیروی اس نمونہ حسنہ کی کرو جو ابراہیم اور اُن کے ساتھ کے مومنین کافروں اور اعدائے دین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تعلقات رکھنے کے باب میں قائم کر گئے ہیں... قرآن مجید اپنے حسب معمول حکم دینے کے ساتھ ساتھ مزید رغبت و شوق پیدا کرنے کے لئے نیز عمل میں مزید سہولت پیدا کرنے کے لئے ماضی سے عملی نظیریں بھی پیش کرتا جاتا ہے۔"

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ... حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ یہ معیت یا شرکت ایمان و اطاعت میں تھی،

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ - ہم تم سے قولاً و فعلاً ہر طرح قطع تعلق کرتے ہیں جبکہ تم بتوں کی پرستش نہیں چھوڑتے، یعنی ہم تمہارے عقاید سے بیزار ہیں اور تمہارے معبودوں کی الوہیت کے منکر ہیں یہ تبرّی بلحاظ عقائد ہوئی، وَبَدَا - اَبَدًا یعنی ہمارا، تمہارا برتاؤ بھی دشمنوں کا سا رہے گا، یہ تبرّی بلحاظ معاملت و معاشرت ہوئی۔ حَتّٰى ... وَحْدَهٗ - یہ قید لگا کر اسے صاف کر دیا کہ ہماری تمہاری دشمنی کچھ نسلی تھوڑے ہی ہے وہ تو صرف عقائد کی بنا پر ہے، تم آج شرک چھوڑ کر عقیدۂ توحید اختیار کر لو تو یہ عداوت ابھی ختم ہو سکتی ہے"

اَلْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ - یہ عداوت و بغض اور احکام تبرّی و قطع تعلق صرف دین سے متعلق ہیں، باقی صلۂ رحم یا اعزہ و اقرباء کے ساتھ دنیوی حسنِ سلوک کا حکم الگ ہے اور وہ بھی نصوص ہی سے ماخوذ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے احکام کے تحت ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ ــــ معنیٰ آیت اس کا حکم دے رہی ہے کہ کافروں سے دشمنی رکھنے اور ترکِ موالات کرنے کے باب میں مسلمانوں کو حضرت ابراہیمؑ اور ابراہیمیوں کی پیروی کرنا چاہئے"

حضرت ابراہیمؑ کے والد آذر مشرک اور بت تراش تھے

قَوْلَ لَکَ حضرت ابراہیم کے اس قول کا مطلب یہ ہوا کہ میں حق تعالےٰ سے یہ دُعا ضرور کرونگا کہ وہ تمہیں زندگی ہی میں راہ ہدایت دکھا دے، تاکہ بعد موت نجات حاصل ہو جائے یہ مطلب نہیں کہ تمہارے بحالتِ کفر مرنے پر بھی تمہاری بخشش چاہوں گا"

رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا۔ یہاں یہ اشارہ کر دیا کہ مسلمان جب اپنی قوم کے کافروں کا بائیکاٹ کرینگے تو اغلب ہے کہ خود بھی مادی و مالی نقصان اُٹھائیں، ایسے موقع پر دل کی گہرائی کے ساتھ توکل و اعتماد حق تعالےٰ ہی پر پیدا کر لینا چاہئے، اس لئے کہ بہر حال اور بالآخر اللہ تعالےٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے"

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ	اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ	دُعا کی کہ اے میرے رب اس
اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ	سرزمین کو پُر امن بنا اور مجھکو
اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○	اور میری اولاد کو اس بات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا
مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ
فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ
ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ
اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝
رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ
مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ط
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى
الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط

محفوظ رکھ کہ ہم بتوں کو پوجیں اے
ہمارے رب ان بتوں نے لوگوں میں
سے ایک خلق کثیر کو گمراہ کرر کھا ہے
تو جو میری پیروی کرے وہ تو مجھ سے
ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو
بخشنے والا مہربان ہے، اے
ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں
سے ایک بن کھیتی کی وادی میں تیرے
محترم گھر کے پاس بسایا ہے، اے
ہمارے پروردگار تاکہ وہ نماز کا
اہتمام کریں، تو تو لوگوں کے دل انکی
طرف مائل کردے اور انکو پھلوں کی
روزی عطا فرما تاکہ وہ تیرا شکر
ادا کریں، اے ہمارے رب تو
جانتا ہے جو ہم پوشیدہ رکھتے ہیں
اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ
سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں نہ زمین
میں اور نہ آسمان میں، شکر ہے
اس اللہ کیلئے جس نے مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ٥ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ٥ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥

(ابراہیم ۳۵ - ۴۱)

اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بیشک میرا رب دُعا کا سننے والا ہے" اے میرے رب مجھے نماز کا اہتمام کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب اور میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو اور مومنین کو اس دن بخش جس دن حساب قائم ہوگا"

هٰذَا الْبَلَدَ یعنی شہر مکہ خانۂ کعبہ سے متصل، خانۂ کعبہ اگرچہ اس وقت منہدم حالت میں تھا تاہم اس کی جگہ تو خوب جانی پہچانی ہوئی اور نگاہوں میں محترم و متبرک تھی۔

مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ذریت سے مُراد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کا سلسلۂ اولاد ہے۔

غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ شہر مکہ جو ملک عرب کے صوبۂ حجاز میں بحرِ احمر سے ۴۸ میل پر سمت مشرق میں واقع ہے اپنی زمین خشکی کے لئے مشہور ہے۔ اور زمین کہیں تو پتھریلی اور کہیں ریتلی ہونے کے باعث حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں نہیں بلکہ اس وقت تک بھی ناقابلِ کاشت ہے۔ اگر کہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ مصنوعی ذرائع و تدابیر سے اسے کسی حد تک قابلِ کاشت بنالیا جائے تو یہ اس قرآنی بیان کے ذرا بھی منافی نہ ہوگا"

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ نماز کے تحت میں یہاں طواف وغیرہ کُل عبادات داخل ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقصود گزارش یہ ہے کہ یہ آبادی خدا پرستی کے لئے ہے، اور کعبہ خدا پرستوں کا مقام ہے، لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ میں حضرت اسماعیلؑ کو کعبہ کے گرد بسانے کی غرض خدمتِ کعبہ بتا کر یہود و نصاریٰ کے اس خیال کی تردید کردی کہ حضرت ابراہیمؑ کا حضرت اسماعیلؑ کو وہاں وادیٔ مکہ میں چھوڑنا محض حضرت سارہؓ کو خوش کرنے کے لئے تھا"

لِيُقِيمُوا کے ل کا تعلقِ نحوی اَسْكَنْتُ سے ہے یعنی میں نے اپنی اولاد کی نو آبادی جو یہاں قائم کی ہے اس کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ کا اہتمام رکھا جائے اور تیری ہی عبادت میں لگے رہیں، فَاجْعَلْ .... اِلَيْهِمْ ابراہیم خلیلؑ عرض کر رہے ہیں کہ اے پروردگار میں نے جو اپنی اولاد کو یہاں لا بسایا ہے تو اوّل تو اس سرزمین میں کوئی ماوی کشش ہی نہیں کوئی یہاں آنے کیوں لگا تو ہی اپنی قدرت سے خلقت کے دل میں یہاں کی حاضری کی تمنا و آرزو ڈال دے کہ خود بخود کھنچے ہوئے چلے آئیں، اور پھر اس خشک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے آب و گیاہ زمین میں پھل پھلاری کہاں ؟ تو انہیں اپنی قدرت سے یہ بھی نصیب کر دے یہ دُعائے ابراہیمی پوری ہوئی اور کس معجزانہ حد تک پوری ہوئی اس کا کچھ اندازہ سفرِ حج کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ وہ ہزارہا اور لکھو کھا انسانوں کا چین سے اور رُوس سے، جاپان سے اور جاوا سے، مصر سے اور ایران افغانستان سے اور شام سے پاکستان سے اور ہندوستان سے مراقش سے اور برما سے اس وادیٔ غَیْرُ ذِیْ زَرْعٍ میں جمع ہو جانا اگر اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ کی عملی تفسیر نہیں اور کیا ہے ؟ اسی طرح مکہ کی منڈیوں کا اور مِنیٰ کے بازاروں کا تر و تازہ سیب و انار و انگور اور سنترے اور ہر ہر طرح کے شاداب میووں اور رسیلے پھلوں سے پٹے پڑے رہنا اگر وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ کا حیرت انگیز عملی ظہور نہیں تو اور کیا ہے ؟ مال و جاہ کا بقدرِ ضرورت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے طلب کرنا مذموم نہیں خصوصاً جب کہ خدمتِ دین مقصود ہو، جیسا کہ لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ہ سے ظاہر ہے۔ رَبَّنَا۔ ندا کی تکرار تضرع و خشوع طلب کی دلیل ہے۔

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ وہ بڑا قبول کرنے والا ہے، اُس نے جس طرح میری پچھلی دُعائیں سُن لیں اور قبول کر لیں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات سے یقین ہے کہ آئندہ بھی ایسا ہی کرے گا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ

اولاد خصوصاً کبر سنی کی اولاد اللہ تعالےٰ کی ایک بڑی نعمت ہے، مسرت و شکر کے قابل نہ کہ کوئی عیب جسے چھپایا جائے یا اُس سے شرمایا جائے، عَلَی الْکِبَرِ، توریت میں ہے کہ حضرت اسمٰعیل کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۴ سال کی تھی، (پیدائش ۱۶ – ۱۶) اور حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کے وقت ۱۰۰ سال کی (پیدائش ۲۱ – ۵) اس وقت کے اوسط عمر کے لحاظ سے باپ بننے کا یہ سن اگرچہ کچھ ایسا غیر معمولی نہیں پھر بھی بہر حال ضعیفی ہی کا تھا، رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ نماز کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ ایک نبی جلیل القدر اپنے حق میں اس کے واسطے دعائے خصوصی کرتے ہیں، وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور اپنی اولاد کے لئے بھی ۔

(عبدالرحمٰن عاجز مکہ مکرمہ ۱۴ جون ۱۹۹۴ء)

ابراہیم علیہ السلام کا اقرار و اظہار

اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے پیدا کیا ہے۔ وہی میرا رہنما ہے، وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور میں جب بیمار ہوتا ہوں وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے موت دے گا اور زندہ کرے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اُسی سے آس لگائے ہوئے ہوں۔ کہ قیامت کے دن میری غلطیاں معاف فرما دے گا"

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝

(الشعراء ۷۵ — ۸۲)

(ابراہیمؑ نے) کہا بھلا تم نے انکی (اصل حالت کو) دیکھا بھی ہے جن کی تم عبادت کرتے ہو تم خود اور تمہارے پرانے بڑے بھی یہ تو میری نظر میں دشمن ہیں مگر ہاں پروردگار عالم وہ ہے جس نے مجھکو پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور وہی جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہی جس سے میں آس لگائے ہوں کہ وہ میری غلط کاری کو قیامت کے دن معاف کر دے گا"

اثباتِ بُت پرستی پر نہ کوئی دلیل عقلی اور نہ کوئی دلیل نقلی بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اندھی تقلید تم بھی اسی میں پھنسے ہوئے ہو اور تمہارے آباد و اجداد بھی، یہ معبود میرا سہارا تو کیا ہوتے یہ تو اور دشمن ہیں انہیں کے ذریعہ سے گمراہی پھیل رہی ہے یہ تو واسطۂ شرک اور اور باعثِ تباہی و بربادی ہیں، صرف اس خدائے پاک کی ذات واحد ہی تمام صفاتِ کمال کی جامع ہے، وہی خالق ہے اور وہی ہادی و مدبر بھی، کھانا اور پانی دونوں وہی خدائے واحد دیتا ہے صحت و شفا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے فَهُوَ يَهْدِيْنِ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ فَهُوَ يَشْفِيْنِ، ان فقروں کے اندر پوری تعلیم عبدیت اور ادب کی موجود ہے"

جاہل مدعیانِ زہد دنیوی نعمتوں کی تحقیر کرنے اور ان سے اپنا استغناء ظاہر کرتے رہتے ہیں۔

یہاں ایک پیغمبر کی زبان سے یہ کہلایا جارہا ہے کہ اسے تمنا جس طرح ہدایت کی ہے اسی طرح کھانے اور پینے اور بیماری سے تندرست ہونے کی بھی ہے، اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ آیت کے الفاظ پر غور ہو، حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ نہیں کہتے کہ وہی مجھے بیمار کرتا ہے اور وہی شفا دیتا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ بیمار جب میں پڑتا ہوں تو شفا وہی دیتا ہے گویا بیماری یا نقص کا انتساب تمامتر اپنی جانب اور شفا بخشی یا کمال کا تمامتر حق تعالٰی کی جانب،...... اسی کا نام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رعایتِ ادب اور ادائے حقِ عبدیت ہے وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وہی اللہ المعاد بھی وہی اللہ المعاش بھی، وہی موت و فنا طاری کرنے والا بھی اور وہی جزا وسزا کیلئے دوبارہ جلانے والا بھی۔ اور پھر مغفرت کی امیدیں بھی تمامتر اسی خدائے واحد کی ذات سے ہیں نہ کہ کسی اور سے، مشرک اور جاہلی قوموں کو شرک کی ٹھوکریں جب بھی لگی ہیں انہی صفات ہی سے متعلق لگی ہیں، - اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ الفاظ آیت کے اندر رعایتِ ادب کس درجہ موجود ہے اوّل تو پیمبر صاف صاف اپنے لئے خطیئۃ کا وجود تسلیم کرتے ہیں، محض اجتہادی غلطی کہہ کر نہیں گزر جاتے، اور پھر اپنی مغفوریت (بخشش) کو بھی جزم کے ساتھ نہیں بیان کرتے اس کی صرف امید یا آس لگاتے ہیں کہاں پیمبر جلیل حضرت خلیل علیہ السلام کا یہ ادب و تواضع اور درجۂ انکساری اور کہاں بعض صوفیۂ خامکار کے یہ دعوے کہ ہم اپنے مریدوں میں سے جس کو چاہینگے چھڑا لینگے،

ہو رہا ہے بس وہی کچھ جو تجھے منظور ہے
کون دم مارے ترے آگے کسے مقدور ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باپ کو بت پرستی سے منع کر رہے ہیں

باپ آذر جواب میں کہتا ہے تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، اگر تم مجھے نصیحت کرنے سے باز نہ آئے تو میں تمہیں پتھر مار مار کر مار ڈونگا۔ یعنی سنگسار کر دونگا "

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ	اور آپ (اس) کتاب میں ابراہیمؑ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ	کا ذکر کیجئے وہ بڑے راستی والے
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ	تھے نبی تھے، (وہ وقت یاد
لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ	کرنے کے قابل ہے) جب انہوں
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ	نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝	اے میرے باپ آپ کیوں ایسی
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ	چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ	سُنے نہ دیکھے، اور نہ آپکے کچھ
يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ	بھی کام آسکے۔ اے میرے باپ
صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يٰۤاَبَتِ	میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ
لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ	کے پاس نہیں آیا سو آپ میری
الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ	پیروی کیجئے میں آپ کو سیدھا
عَصِيًّا ۝ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ	راستہ بتا دونگا۔ اے میرے باپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ	آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے،
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ	شیطان بیشک خدائے رحمان کا
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ	نافرمان ہے، اے میرے باپ میں
أَرَاغِبٌ عَنْ اٰلِهَتِيْ	اندیشہ کرتا ہوں کہ آپ پر
يَا إِبْرَاهِيْمُ ۝ لَئِنْ	خدائے رحمان کی طرف سے عذاب
لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ	آپڑے، تو آپ شیطان کے ساتھی
وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝	بن جائیں، آزر نے کہا تو کیا اے
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ	ابراہیم تم میرے معبودوں سے
سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ	پھرے ہوئے ہو؟ اگر تم باز
إِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝	نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر
وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا	دونگا، اور تم مجھے ایک مدت کیلئے
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ	چھوڑ ہی دو، ابراہیم بولے آپ
اللّٰهِ وَأَدْعُوْا رَبِّيْ	میرا سلام لیں، اب میں اپنے
عَسٰى أَلَّا أَكُوْنَ	پروردگار سے آپ کے لئے
بِدُعَاءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝	مغفرت کی درخواست کرونگا بیشک
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ	وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے اور میں
وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ	کنارہ کرتا ہوں تم لوگوں سے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗ	اور ان سے بھی جنہیں تم لوگ
إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	خدا کے سوا پکارتے ہو، اور میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝	تو اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا
وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ	یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار کو
رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ	پکار کر محروم نہ رہوں گا، پھر جب
لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝	وہ کنارہ کش ہو گئے اُن لوگوں سے
(مریم ۴۱ - ۵۰)	اور اُن سے بھی جن کی وہ لوگ اللہ

کے سوا عبادت کرتے تھے تو ہم نے اُنہیں اسحاق اور یعقوب کو عطا کیا، اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا، اور ہم نے اُن سب کو اپنی رحمت عطا کی اور ہم نے اُن سب کا نام نیک اور بلند کیا۔

ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر کو نصیحت فرما رہے ہیں اُن کا باپ بُت پرست بھی تھا اور بُت گر بھی، یعنی بُت بناتا بھی تھا، عقل سے سوچئے تو بُت پرستی کی لاحاصلی آپ پر بالکل روشن ہو جائے، یہ بُت نہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ بھی کام آسکتے ہیں اور پھر آپ کے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے آپ انہیں خود بنا کر خود ان کی پرستش کرتے ہیں، عراق قدیم یا کلدانیہ کا شرک بدترین قسم کا شرک تھا۔ دیوی دیوتاؤں کے نام ۵ ہزار کی تعداد میں اب تک کتبوں میں مل چکے ہیں مَا لَا يَسْمَعُ ..... شَيْئًا مطلب یہ کہ جو ہستی واجب الوجود نہیں وہ لائق عبادت تو کسی حال میں نہیں، چہ جائیکہ ایسی ہستیاں جو سماعت، بصارت وغیرہ سے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاری ہوں"

شیطان کے کہنے میں آکر بُت پرستی اور شرک میں مبتلا ہو جانا خود شیطان پرستی ہے

لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۔ صفتِ رحمانیت کو نمایاں کرنے سے مقصود مخاطب کو اور زیادہ غیرت دلانا ہے۔ کہ شیطان کی یہ کفر اور ناسپاسی بھی کیسے مالک کے مقابلہ میں ہے؟ ایسے کہ جو سرتاسر رحمت ہے، یَا اَبَتِ یَا اَبَتِ کی تکرار بار بار کرنا اور اسی طرح آیت ماقبل میں ہدایت کا انتساب بجائے حق تعالیٰ کے اپنی جانب کرنا یہ سب اسی لئے ہے کہ مخاطب کو بجائے وحشت کے اُنس پیدا ہو، ...... لَاَرْجُمَنَّكَ

سنگساری کی سزا قدیم قوموں میں عام تھی،

اور کلدانیوں کے قانون میں تو لڑکا عمر بھر باپ کا غلام ہی سمجھا جاتا تھا۔ باپ کی زندگی بھر اسے خود مختاری کسی طرح کی حاصل ہوتی ہی نہیں تھی۔

ابراہیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ تبلیغ و نصیحت کا اثر اُلٹا ہو رہا ہے تو کہا بہتر ہے میرا آخری سلام قبول ہو، میں اب رخصت ہوتا ہوں" قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ، یہ سلام وداع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رخصتی کا ہے کہ میری راہ الگ ہے آپکی راہ الگ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ یہ سند ہے بڑے سے بڑے سیاہ کار کافر و مشرک تک کی ہدایت کے لئے دُعا کی "

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، یعنی قلباً اور اعتقاداً تو میں پہلے ہی سے علیحدہ تھا اب سکونت بھی یہاں کی چھوڑے دیتا ہوں،۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ملک شام کو ہجرت فرماگئے تو ان کے مخاطبین اوّل مشرکینِ عرب کے لئے اس قصۂ ابراہیمی میں خصوصیت کے ساتھ سبقِ ہدایت موجود ہے وہ بھی نسلِ ابراہیمی سے تھے، اور اپنے کو پیرو بھی آ ہنی کے دین کا ظاہر کرتے تھے "

جب آپ اپنے شہر حران (ملک کلدانیہ) سے ہجرت کر کے ملک شام میں آبسے تو اس ترکِ وطن و اہلِ وطن سے آپ دینوی اور مادی اعتبار سے بھی گھاٹے میں نہ رہے دوسرا وطن آپکو مل گیا صاحبِ اولاد آپ ہو گئے اولاد در اولاد تک پیمبر ہوئی۔ ساری خوشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں "

حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحاقؑ حضرت یعقوبؑ ایک طرف انبیاء مرسلین اور خاصانِ خدا میں سے تھے، اور دوسری طرف ہر طرح کی دینوی نعمتوں مثلاً قبیلہ کی سرداری، کثرتِ اولاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ سے بھی بہرہ ور تھے، چنانچہ آج تک ان تینوں کا نام دنیا کی تین بڑی قومیں مسلمان، مسیحی، یہودی تکریم و تعظیم اور عقیدت ہی کے ساتھ لیتے ہیں، جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کی تفسیر اس سے بڑھ کر روشن اور جلی کیا ہوگی کہ مسلمان کی کوئی نماز تک مکمل نہیں ہو پاتی جب تک ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کا نام لے کر ان پر درود و سلام نہ بھیج لیا جائے۔

کسی بھی مشرک کی زندگی میں اُسکی ہدایت اور بخشش کی دُعا کی جا سکتی ہے ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بُت پرست باپ کے حق میں عمل

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۞

(توبہ ۱۱۴)

اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے حق میں دُعائے مغفرت کرنا تو محض وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا پھر جب اُن پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس سے بے تعلق ہو گئے بیشک ابراہیمؑ بڑے ہی نرم دل اور بُردبار تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر اور قوم سے جدا ہو کر فرات کے غربی کنارے کلدانیین بستی میں چلے گئے۔

وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد حران یا حاران کی جانب تشریف لے گئے اُن کے ساتھ اس سفر میں لوط علیہ السلام اور حضرت سارہ بھی تھے وہاں پہنچ کر دینِ حنیف کی تبلیغ شروع کر دی اس عرصہ میں برابر اپنے والد آزر کے لئے بارگاہِ الٰہی میں استغفار، اُن کی ہدایت کے لئے دُعا کرتے رہے، یہ اُنکی رحم دلی، بُردباری کا مظہر تھا، آزر کی جانب سے ابراہیم علیہ السلام کو پتھروں سے مار دینے کی دھمکی کے باوجود ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے یہ کہہ کر الگ ہوئے تھے کہ میں تیرے لئے اپنے رب سے ہدایت و بخشش کی دُعا کرتا رہونگا"

جب ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ مطلع کیا گیا کہ آزر ایمان لانے والا نہیں ہے تو آپ نے آزر سے اپنی براءت کا صاف صاف اعلان کر دیا

بخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کو دوزخ میں دیکھ کر دُعا کرینگے۔ کہ مجھے حسبِ وعدہ رُسوائی سے بچایا جائے اس پر آزر کی شکل انسان سے جانور میں تبدیل ہو جائیگی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کوئی دیکھ کر پہچان ہی نہ سکے"

جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہو تمہارا رزق اُن کے اختیار میں نہیں ہے رزق بھی اللہ سے طلب کرو۔ اور عبادت بھی اُسی کی کرو اور شکر بھی اُسی کا کرو ابراہیم علیہ السلام کا قوم سے خطاب

وَاِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (العنکبوت ۱۶-۱۷)	اور ابراہیم (کو بھی ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا) جبکہ اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی پرستش کرو اور اُس سے ڈرو یہ بہتر ہوگا تمہارے حق میں اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کو پوج رہے ہو اور جھوٹ تراش رہے ہو جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق اللہ کے ہاں سے تلاش کرو اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کا شکر ادا کرو اُسی کے پاس تم سب نے لوٹ کر جانا ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے پیغمبروں کی طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بحیثیت پیغمبر دنیا میں تشریف لائے اور انہوں نے بھی اپنی قوم سے یہی کہا کہ صرف اللہ ہی کی پرستش کرو اور اُسی سے ڈرو عبادت کا مستحق بھی وہی اکیلا ہے اور ڈرنا بھی اسی سے چاہیے، جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو اُن کے ہاتھوں میں تمہارا رزق نہیں سو تم اللہ تعالیٰ ہی سے رزق طلب کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور ہر حال میں اُسی کا شکر ادا کرو بالآخر تم سب نے اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ تم سے تمہارے ہر عمل کا حساب لے کر رہیگا یہ اُس کا اٹل فیصلہ ہے اور ایسا ہونا عدل وانصاف کا تقاضا ہے"

خوفِ محشر ہو ذرا سا بھی جو دل میں عاجز
غیر ممکن کہ تو آلودۂ عصیاں ہو جائے

ابراہیم علیہ السلام اور کواکب پرستی

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝	اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو؟ بیشک میں تو تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ
رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ
قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ
اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ
يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ
اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّىْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

گمراہی میں مبتلا دیکھتا ہوں اور
اسی طرح ابراہیمؑ کو ہم نے دکھا
دی آسمانوں اور زمین کی حکومت
تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں
میں سے ہو جائیں، پس جب
رات ابراہیمؑ پر چھا گئی انہوں
نے ایک تارہ کو دیکھا، بولے
یہی میرا پروردگار ہے لیکن جب
وہ غروب ہو گیا تو بولے میں
غروب ہو جانے والوں سے
محبت نہیں رکھتا، پھر جب
چاند کو دیکھا چمکتے ہوئے تو بولے
یہی میرا پروردگار ہے مگر جب
وہ بھی غروب ہو گیا تو بولے کہ
اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت
نہ کرتا رہے تو میں بھی گمراہ
لوگوں میں سے ہو جاؤں،
پھر جب سورج کو چمکتے ہوئے
دیکھا تو بولے یہی میرا پروردگار ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ
قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ
وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ
بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ
رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ
اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ
وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ
اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ
الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ
بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

یہی سب سے بڑا ہے، لیکن جب
وہ بھی غروب ہوگیا تو بولے
اے لوگو! میں اس شرک سے
بری (اور بیزار) ہوں جو تم کیا
کرتے ہو میں نے تو اپنا رُخ یکسو
ہوکر اسی کی طرف کر لیا ہے جس
نے آسمانوں اور زمین کو پیدا
کیا ہے، اور میں مشرکوں میں سے
نہیں ہوں، اور اُنکی قوم لگی اُن
سے جھگڑنے وہ بولے کہ کیا یہ جھگڑا
مجھ سے اللہ کے باب میں کرتے ہو؟
درآنحالیکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا
ہے میں اُن سے نہیں ڈرتا جنہیں
تم اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہو،
ہاں البتہ اگر میرا پروردگار ہی
کوئی امر چاہے، میرا پروردگار
ہر چیز کو علم سے گھیرے ہوئے ہے
تو کیا تم خیال نہیں کرتے، اور میں
اس سے کیوں ڈرنے لگا جس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ (الانعام ۸۱ - ۸۳)

تم نے شریک ٹھہرا رکھا ہے درآنحالیکہ تم تو اس سے ڈرتے نہیں کہ تم نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے، جن کے باب میں اُس نے تم پر کوئی بھی دلیل نہیں اُتاری ہے، سو دونوں گروہوں میں سے امن کا زیادہ کون حقدار ہے؟ اگر تم جانتے ہو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک سے مخلوط نہیں کیا ایسوں ہی کے لئے تو امن ہے اور وہی ہدایت یاب ہیں یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیمؑ کو اُن کی قوم کے مقابلہ پر دی تھی، ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بے شک آپ کا پروردگار بڑا حکمت والا ہے بڑا علم والا ہے"

حضرت ابراہیم علیہ السلام جلیل القدر موحد پیغمبر ہیں

ان کی تمام زندگی شرک کی ملاوٹ سے پاک ہے۔ ان کی تبلیغ کا مشن منطقی صغریٰ کبریٰ پر نہ تھا۔ بلکہ حقیقت کو فطری دلائل کی سادگی کے ساتھ واضح کرنا ہی ان کا طغرائے امتیاز تھا، اس لئے انہوں نے یہی راستہ اختیار کیا۔ اور قوم پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح کر دیا کہ ستارے خواہ شمس و قمر کیوں نہ ہوں۔ رب کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، بلکہ ربوبیت صرف اسی کو زیبا ہے جو رب العالمین ہے اور ارضی و سماوی، سفلی و علوی کُل کائنات کا خالق و مالک ہے اور چونکہ قوم کے پاس اس بہترین اور مضبوط دلیل کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے وہ زچ ہو گئی اور پریشانی کے عالم میں امرِ حق کو قبول کرنے کی بجائے لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو گئی، مگر اس کے ضمیر کو ماننا پڑا کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے حق ہے اور ہمارے پاس اس کا کوئی صحیح جواب نہیں ہے، یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقصد تھا اور اُن کے ادائے فرض کی حد یہیں تک تھی، کیونکہ دل چیر کر حق کو اس میں اُتار دینا ان کی طاقت سے باہر تھا۔

رویتِ کواکب کا معاملہ

ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایسے زمانہ میں پیش آیا ہے جبکہ وہ اپنے والد اور قوم کے ساتھ تبلیغِ حق کے مناظرہ میں مصروف تھے۔ ــ ابراہیم علیہ السلام موحدِ کامل ہونے کے علاوہ مُبلّغِ اعظم بھی تھے اور اپنی قوم کو شرک سے توحید کی طرف لا رہے تھے،

لِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ۔ یعنی زمین و آسمان پر حق تعالےٰ کی حکومتِ قاہرہ کے مشاہدہ سے اُن کے دل پر توحید کا نقش کامل بیٹھ گیا۔ اور ازدیادِ معرفت نے انہیں مرتبۂ ایقان تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچادیا، یستدل بھا یکون من الموقنین (کبیر)

مَلَکُوت یعنی حکومتِ آسمانی کے کرشمے

مَلَکُوت اس ملک کے لئے مخصوص ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کا ہو، الملک مختص بملک اللہ تعالیٰ (راغب) مَلَکُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، مُراد یہ ہے کہ اپنی ربوبیت و مالکیت کے طریقے ہم نے اُن کے دل میں اتار دیئے "

ملکوت کی اضافت کی قدر علاوہ ارض کے سمٰوٰت کی طرف ہونے کی اس وقت بہت بڑھ جاتی اور معنویت سے لبریز ہو جاتی ہے جب یہ یاد کر لیا جائے کہ اہلِ بابل (کلدان) محض بُت پرستی کے زمینی شرک میں نہیں بلکہ ستارہ پرستی آسمانی شرک میں بھی مبتلا تھے "

فَلَمَّا - یہ سارا مکالمہ جو آگے نقل ہو رہا ہے ضروری نہیں کہ سب ایک ہی وقت میں ہوا ہو، ہو سکتا ہے کہ اس کے مختلف اجزاء مختلف اوقات میں ہوئے ہوں "

جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ یہ کسی موقع پر کسی رات میں ہوا ہو گا

رَاٰ کَوْکَبًا لفظی معنی کے لحاظ سے کوئی بھی ستارہ ہو سکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ کوئی خاص طور پر اہم و روشن ستارہ ہی ہو گا

ستارہ پرستی، موجودہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیم جاہلی قوموں میں سب سے زیادہ زوروں سے پرستش ان دوستاروں مشتری اور زہرہ کی رہی ہے

الکوکب الزھرۃ قالہ ابن عباس وقتادۃ (بحر) او المشتری قالہ مجاھد والسدی (بحر) قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ آپ نے یہ اپنی ستارہ پرست قوم کو دکھا کر اور سنا کر ان پر حجتِ الزامی قائم کرنے کے لئے کہا،،

لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ آپ نفی ان کی محبوبیت محض کی نہیں محبوبیت معبودیت کی کر رہے ہیں، آپ غرما رہے ہیں جو ہستیاں خود غیر ثابت اور تغیر پذیر ہیں، ان کے لئے میرے دل میں کوئی جگہ عزت و وقعت کی کیسے ہو سکتی ہے، ستارہ پرستی کی طرح قمر پرستی بھی مشرک اور جاہلی قوموں میں عام رہی ہے، اور اہلِ باطل بھی اس کا شکار تھے،، لَئِنْ لَّمْ یَھْدِنِیْ،،

انبیاء کبار اپنے کسی کمال کو اپنی جانب منسوب نہیں کرتے

بلکہ اسے تمام تر عطیۂ الٰہی سمجھتے اور کہتے ہیں،

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ، جو شرک تم کیا کرتے ہو، یہ ارشاد نہیں ہوا کہ جس شرک میں میں اب تک مبتلا تھا بحمداللہ اب اس سے نکل آیا بلکہ ارشاد یہ ہو رہا ہے جس شرک میں تم لوگ میری قوم والو مبتلا ہو میں اس سے بری اور بیزار ہوں "

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا رَبِّيْ هٰذَا اَكْبَرُ سورج دیوتا کی پوجا دنیا میں ہمیشہ بڑی دھوم دھام سے بڑے زوروں پر ہوا کی — اور اہلِ کلدانیہ شمس پرستی میں امتیاز خاص رکھتے تھے،

هٰذَا رَبِّيْ تینوں موقع پر حضرت ابراہیمؑ خلیل کی زبان سے مشرکوں کی ترجمانی لفظِ رب سے کرائی گئی ہے۔ اللہ یا اور کوئی لفظ وارد نہیں ہوا ہے

جاہلی قوموں کو سب سے زیادہ ٹھوکر صفتِ ربوبیت ہی میں لگی ہے

اور یہی دھوکہ آج تک چلا آرہا ہے۔ سورج دیوتا یا زہرہ یا مشتری کو خالق کوئی نہیں مانتا، مشرک بس یہی کہتے ہیں کہ ہماری ضرورتیں ان سے وابستہ ہیں ہماری دعائیں یہی سنتے ہیں، ہماری آرزوئیں یہی پوری کرتے ہیں" وقس علیٰ ھذا"

رب کا لفظ معنویت سے لبریز ہے،

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ توجیہ، وجہ یا رُخ کے یکسو کرنے سے مراد طاعت ہے نہ کہ لفظی معنیٰ توجیہ الوجہ الیہ کنایۃ عن الطاعۃ (کبیر) لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ گویا حضرت ابراہیمؑ اپنے دعویٰ پر دلیل بھی ساتھ ساتھ پیش کرتے جاتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ میں تو اس خدا کا قائل ہوں جو تمہارے دیوتاؤں زمینی اور آسمانی خداؤں اور دیوتاؤں کا خالق ہے ہمارے مکالمہ میں آپ کوئی ایسی بات نہیں فرماتے جس سے معلوم ہو کہ آپ پہلے کبھی مشرک تھے۔ اور اب پہلی بار مسلم و موحد ہوئے ہیں،

حَاجَّهٗ قَوْمُهٗ، بجائے اس کے کہ قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صاف سیدھی فطری تعلیم کو مان لیتی اُلٹی آپ کے سر ہو گئی، اور طرح طرح کی کج بحثیاں کرنے لگی۔ جیسا کہ ہر غبی جاہل مشرک قوم کا شیدہ ہے۔

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا قدرت کاملہ کے ساتھ علم کامل و محیط بھی اُس ذات کا خاصہ ہے۔

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖ حضرتؑ نے یہ پیرایۂ بیان اختیار کرکے گویا اوپر اشارہ کر دیا کہ تمہارے دیوتا تو صفتِ حیات اور قدرت تک سے یکسر محروم ہیں وہ کیا کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، اور اُن سے ڈرنے کے معنی ہی کیا ہیں،

لَا اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جب آپؑ نے اثباتِ توحید پر یہ دلائل قائم کئے تو مذہب شرک کے پرستاروں سے اور کچھ تو نہ بن پڑا ہاں یہ ڈراوے اور دھمکیاں دینے لگے کہ اچھا ہمارے دیوتاؤں کو چھوڑتے ہو مگر دیکھنا وہ بھی تمہیں سمجھ لینگے ان کی قوت و غضب سے واقف نہیں ہو، تمہیں تہس نہس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرڈالینگے، وہی باتیں جو آج بھی ضعیف الاعتقاد وہم پرست گروہ اہلِ توحید کے مقابلہ میں کہتا رہتا ہے"

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اگر تم صاحبِ علم و صاحبِ ایمان ہو تو خود ہی بتاؤ کہ سلامتی اور بے خوفی کا مستحق ہم دونوں میں سے کون سا فریق ہے اہلِ توحید یا اہلِ شرک؟

غایتِ تواضع وکسرِ نفسی

حضرتؑ نے اس موقع پر یہ نہ فرمایا کہ ہم دونوں میں سے کون مستحقِ امن ہے بلکہ یوں فرمایا کہ اہلِ توحید اور اہلِ شرک ان دونوں میں سے کون مستحقِ امن ہے۔ ادب و احتیاط کوئی سیکھنا چاہے تو انہی حضراتِ انبیاء سے سیکھے"

راست روی صرف اہلِ توحید کا حصہ ہے ۔ بِظُلْمٍ ، جو معصیت ایمان کے منافی ہے وہ شرک ہے۔

ظلم عظیم — انسان اپنی جان، اپنی عقل و ضمیر پر جو سب سے بڑا ظلم کر سکتا ہے یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرا لے، قرآن مجید میں بھی اسی کو ظلم عظیم بتایا گیا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (سورۂ لقمان آیت نمبر ۱۳) اور یہاں بھی ظلم کے یہی معنی حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمانؓ حضرت حذیفہؓ حضرت ابن عباسؓ جلیل القدر صحابۂ کرام اور حضرت عکرمہؓ، نخعی، ضحاک، ابن زید، علقمہ، قتادہ، مجاہد وغیرہ بکثرت تابعین سے مروی ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تفسیر منقول ہے۔

عن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الظلم الذی ذکرہ اللہ تعالیٰ فی ھذا الموضع ھو الشرک (ابن جریر)

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ اس استدلالِ توحیدی کو اپنی جانب نسبت دے کر حق تعالےٰ نے اس میں شرفِ خصوصی اور امتیاز خاص پیدا کر دیا، جیسے دنیوی بادشاہ موقع پر کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ یہ درجہ علمی وعملی ہر قسم کے ہو سکتے ہیں، اور درجات کی تنوین سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ کوئی ایک مرتبہ نہیں بلکہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بہت سے مرتبے ہونگے۔ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اپنی انہی صفات حکمت کاملہ وعلم محیط کے ماتحت جو کمال جس کے حال واستعداد کے مناسب ہوتا ہے وہی اُس کو عطا کرتا ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے ابراہیمؑ کو ابتدا ہی سے رشد و ہدایت عطا

کر دی تھی۔ اس وقت کو یاد کرو جب اُنہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مجسمے (ٹھاکر) کیا ہیں جنہیں تم لئے بیٹھے ہو، انکی پرستش کر رہے ہو؟ یہ تو بولتے بھی نہیں، قوم سے جب جواب نہ بنا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کر لیا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کر دکھایا"

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ	اور بلاشبہ ہم نے ابراہیم کو اوّل
رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ	ہی سے رُشد و ہدایت عطا کی تھی
كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝	اور ہم اُس کے (معاملے کے جاننے
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ	والے تھے) جب اُس نے اپنے
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ	باپ اور اپنی قوم سے کہا، یہ
الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا	مجسمے کیا ہیں؟ جن کو تم لئے بیٹھے
عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا	ہو، کہنے لگے ہم نے اپنے باپ
وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا	دادا کو انہی کی پوجا کرتے پایا
عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ	ہے ابراہیمؑ نے کہا بلا شبہ تم اور
كُنْتُمْ اَنْتُمْ	تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ	میں ہیں، انہوں نے کہا کیا تو
مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا	ہمارے لئے کوئی حق لایا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ
اللّٰعِبِينَ ۝ قَالَ بَل
رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ الَّذِي
فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلٰى
ذٰلِكُم مِّنَ الشّٰهِدِينَ ۝
وَتَاللّٰهِ لَأَكِيدَنَّ
أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن
تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ۝
فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا
إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ
لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝
قَالُوا مَن فَعَلَ هٰذَا
بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ
الظّٰلِمِينَ ۝ قَالُوا سَمِعْنَا
فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ
لَهُ إِبْرٰهِيمُ ۝ قَالُوا
فَأْتُوا بِهِ عَلٰى
أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

یا یونہی مذاق کرنے والوں کی طرح
کہتا ہے ابراہیمؑ نے کہا (یہ بت
تمہارے رب نہیں ہیں) بلکہ
تمہارا پروردگار آسمانوں اور
زمین کا پروردگار ہے جس نے
ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں
اسی بات کا قائل ہوں ۔ اور بخدا
میں تمہارے بتوں کی گت بنا
ڈالوں گا، جب تم پیٹھ پھیر کر
چلے جاؤ گے ۔ چنانچہ آپ نے انہیں
ٹکڑے ٹکڑے کر بھی ڈالا بجز ان
کے بڑے (بت) کے تاکہ وہ لوگ
اسی کی طرف رجوع کریں ۔ وہ
لوگ آکر بولے یہ (حرکت) کس
نے ہمارے ٹھاکروں کے ساتھ
کی ہے بیشک اس نے تو بڑا ہی
غضب کر دیا، بعض (ان میں
سے) بولے کہ ہم نے تو ایک
نوجوان جسے ابراہیم کہا جاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ
فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ
بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ
هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ
اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا
عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ
عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
قَالُوْا حَرِّقُوْهُ

ان کا ذکر برائی سے کرتے سنا ہے
وہ لوگ بولے تو پھر اس کو سب
لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ
دیکھیں، وہ بولے اے تم ہی وہ
ہو جس نے ہمارے ٹھاکروں کے
ساتھ یہ حرکت کی ہے، اے
ابراہیم، آپؑ نے کہا کہیں اس
نے نہ کی ہو ان کے اسی بڑے
نے سو انہیں سے پوچھ دیکھو
اگر یہ بولتے ہوں، اس پر وہ
لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے،
پھر بول اٹھے بیشک تم ہی
(سرتاسر) ناحق پر ہو، پھر
(شرمندگی سے) اپنے سروں کو
جھکا لیا (اے ابراہیمؑ) تمہیں تو
خوب معلوم ہے کہ یہ (ٹھاکر) کچھ
بولتے نہیں، (آپؑ نے کہا تو کیا
تم اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے
ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچا سکیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

(الانبیاء ۵۱ - ۷۰)

نہ تمہیں نقصان ہی پہنچا سکیں، تُف ہے تم پر بھی اور اُن پر بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ (وہ لوگ) بولے انہیں تو جلادو اور اپنے معاکروں کا بدلہ لے لو، اگر تمہیں (کچھ) کرنا ہے، ہم نے حکم دیا اے آگ تو ٹھنڈی اور بے ضرر ہوجا ابراہیم کے حق میں، اور (ان لوگوں نے) ان کے ساتھ برائی کرنا چاہی تھی سو ہم نے انہیں لوگوں کو ناکام کر دیا۔"

(ان کے مرتبہ کے لائق و متناسب) رُشد سے مُراد ہدایت بھی ہے اور مرتبۂ نبوت بھی۔

فی الرشد قولان الاول انہ النبوۃ والثانی انہ الاھتداء وجوہ الصلاح فی الدین وفیہ قول ثالث وھو ان تدخل النبوۃ والاھتداء تحت الرشد (کبیر)

مِنْ قَبْلُ کھلا ہوا تعلق دورِ موسوی سے قبل کا ہے۔

اے من قبل موسیٰ وھارون (ابن جریر۔ کشاف)

بعض نے حضرت ابراہیم کا دورِ قبلِ بلوغ یا قبلِ ولادت مراد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا ہے، اے ھداہ صغیرا (ابن جریر عن مجاہد) وقیل من قبل ان یولد (روح) وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ہ اکر وہ کیسی صلاحتیں اور کیسے کمالات علمی وعملی رکھنے والے ہیں) خدا کی بخششیں اندھا دھند اور اٹکل پچو نہیں ہوتیں تمامتر ظرف ومحل کی حکیمانہ رعائتوں کے ساتھ ہوتی ہیں،.......

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ ــ لَهَا عٰكِفُوْنَ - ملک بابل موجودہ عراق کی قدیم قوم شرک وبُت پرستی میں مبتلا تھی مظاہر پرستی کواکب پرستی کے علاوہ مورتی پوجا کا بھی رواج اُن میں پھیلا ہوا تھا، حضرت ابراہیمؑ اسی قوم کے درمیان پیدا ہوئے آپ کے باپ آزر ایک بڑے صناع بُت تراش وبُت فروش تھے، آپؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو بُت پرستی سے روکا تو وہ کہنے لگے۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ تو اصلی اور قدیم دین اور اس لئے صحیح دین تو ہمارا ہی ہے۔ تم البتہ خواہ مخواہ ایک نئی بات لے کر اُٹھے ہو، جاہلی مذہبوں کا بڑا سہارا ہمیشہ یہی رہا ہے"

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ...... فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ - یعنی مجرد تقلید آباو اجداد بھی بھلا کوئی دلیل ہے؟ آیت میں رد ہے جاہل مریدین ومقلدین کا جو اکابر کی تقلید واتباع میں غلو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں اور دلیل صحیح مل جانے پر بھی انہی کے قول وعمل کو حجت بنائے رکھتے ہیں۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ مشرک قوم توحید سے اس درجہ نا آشنا ہو چکی تھی کہ اسے یہ آواز بھی بالکل عجیب وغریب اور افسانہ نما معلوم ہوئی، اور وہ لوگ یہی سمجھے کہ معلوم ہوتا ہے یہ ہمارے ساتھ ہنسی دل لگی کر رہے ہیں ورنہ سنجیدگی سے تو کوئی ایسا انوکھا پیام پیش ہی نہیں کر سکتا۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ ...... مِنَ الشّٰهِدِیْنَ یعنی میں اس حقیقۂ توحید پر دلیل بھی رکھتا ہوں۔

وَتَاللّٰهِ .... مُدْبِرِیْنَ ۝ یہ ضروری نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے یہ فقرہ مجمع عام کو پکار کر کہا ہو اغلب ہے کہ زیر لب کہا ہو، اور صرف آس پاس کے دو ایک شخصوں نے سن لیا ہو۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا .... اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ اور حضرت ابراہیمؑ کو ان پر تعریض وتشنیع اور گرفت کا پورا موقع ہاتھ آجائے۔ اِلَيْهِ میں ضمیر کا مرجع اکثر نے اس بڑے بت ہی کو لیا ہے، لیکن اگر اس کا مرجع خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانا جائے جب بھی نتیجہ وہی رہے گا کہ جب میری طرف تحقیق حال کی رجوع کرینگے۔ اس وقت خوب موقع مجھے قائل کرنے کا مل جائے گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا - اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ابراہیمؑ ادھر اپنے ارادہ کو قوت سے فعل میں لا چکے ہیں اور اب منظر یہ ہے کہ مندر میں پوجا پاٹ کرنے والے جب پوجا کے لئے جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنی مورتیوں کی یہ گت بنی دیکھی، سناٹے میں آگئے۔ تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ایسی شدید گستاخی کی جرأت آخر ہوئی کس کو؟ یہ اکا دکا کہنے والے وہی تھے جنہوں نے اس روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ فقرہ سُن لیا تھا۔ یَذْکُرُهُمْ کے معنی ہی ہیں بتوں کا ذکر برائی سے کرنا۔ یذکرھم بالکسر ویعیبھم (ابن عباس) قَالُوْا

فَاْتُوْا ...... یَشْهَدُوْنَ - اور گواہی دیں یَشْهَدُوْنَ کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہی کہ سب لوگ مشاہدہ کریں یعنی یہ آکر دیکھیں کہ ہم ایسے مجرم کو کیسی سخت سزا دیتے ہیں اور دوسرے یہ کہ لوگ اس مجرم کے اقرار جرم کو سن کر اسکے گواہ بن جائیں،

یشھدون علیہ بما سمع منہ (کشاف) ...... وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام سے بولے کہ ہمارے ٹھاکروں کے ساتھ یہ سلوک تم نے کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ انہیں سے پوچھو کہ ان کے ساتھ یہ معاملہ ان کے بڑے بت نے نہ کیا ہو،

اِنْ كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ۝ (اگر وہ بولتے ہیں) آپ کا یہ قول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر یہ بول سکتے ہیں تو انہیں سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ انہیں کس نے توڑا پھوڑا ہے؟ انہیں سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ کہ جب یہ ٹھاکر اتنا بھی نہیں بتا سکتے کہ ان پر جو بیتی ہے وہ کس کے ہاتھ سے؟ تو پھر یہ بے جان مورتیاں جنہیں گھڑا بھی تم نے اپنے ہاتھوں سے ہے تمہارے کیا کام آسکتی ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول سن کر وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے اور شرمندہ ہو کر بے اختیار بول اٹھے ایک دوسرے سے کہنے لگے اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ بیشک (سرتاسر) تم ہی ظالم ہو ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ پھر اپنے سروں کو جھکا لیا، جیسا کہ خجالت کے وقت انسان سر جھکا ہی لیتا ہے' نفرط اطرافھم خجلاً وا نکساراً (کشاف) پھر آپؑ نے فرمایا"

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (تُف ہے تم پر بھی اور ان پر بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟) کہ یہ کام نہایت درجہ غلط ہے'

ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا جارہا ہے

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

وہ لوگ بولے انہیں جلا دو اور اپنے ٹھاکروں کا بدلہ لے لو اگر تمہیں کچھ کرنا ہے، مجرمین کو آگ میں جلا دینے کی سزا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مختلف قوموں کے قانون میں عام تھی، روایات یہود میں آتا ہے کہ بادشاہ بابل نے ایک خاص بھٹی اس کے لئے تیار کرائی پانچ پانچ گز کے دود میں لکڑی کا ڈھیر لگا کر اس میں آگ لگائی گئی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کو اس میں پھینکا گیا۔ مختلف روایات میں آگ کی شدت اور تیزی کے سلسلہ میں مختلف طریقوں کا استعمال بیان ہوا ہے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ عام آگ سے وہ آگ نہایت درجہ شدید تھی۔

عام طور پر یہ دستور ہے جب انسان دلیل سے عاجز آجاتا ہے تو یا نیکی اس پر غالب آجاتی ہے یا بدی اسے اپنی طرف گھسیٹ لیتی ہے، یہاں ان لوگوں کو ان کی بدبختی نے گھیر لیا اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے دلائل سے عاجز آکر اپنے دباؤ، اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے لگے، آپس میں مشورہ کیا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر جلا ڈالو تا کہ ہمارے خداؤں کی عزت بحال رہے۔ اس بات پر سب نے اتفاق کر لیا اور لکڑیاں جمع کرنی شروع کر دیں یہاں تک کہ بیمار عورتیں بھی نذر مانتی تھیں کہ اگر انہیں شفا ہو جائے تو ابراہیمؑ کے جلانے کے لئے لکڑیاں لائینگی۔ (ابن کثیر)

نمرود اور اُس کی قوم نے ابراہیم علیہ السلام کی سزا کیلئے ایک مخصوص جگہ بنوائی اور اس میں کئی روز مسلسل آگ دھکائی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کے شعلوں سے قرب وجوار کی اشیاء تک جلنے لگیں، جب اس طرح بادشاہ اور قوم کو اطمینان ہو گیا کہ اب ابراہیمؑ کے اس سے بچ نکلنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی تب ایک گوپھن (منجنیق) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔

اس وقت آگ میں جلانے کی تاثیر بخشنے والے نے آگ کو حکم دیا کہ وہ ابراہیمؑ پر اپنی سوزش کا اثر نہ کرے، اور نارِی عناصر کا مجموعہ ہوتے ہوئے بھی اس کے حق میں سلامتی کے ساتھ سرد پڑ جائے۔ آگ اسی وقت حضرت ابراہیمؑ کے حق میں بردوسلام بن گئی (اُن کے لئے ٹھنڈی اور راحت کا سامان بن گئی) اور دشمن ان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے، اور ابراہیم علیہ السلام دہکتی آگ سے سالم ومحفوظ دشمنوں کے نرغہ سے نکل گئے۔ آگ کے لئے حرارت اور جلانا لازم ہے، پانی کے لئے ٹھنڈا کرنا اور بجھانا لازم ہے، یہ لازم صرف عادی ہے عقلی نہیں کیونکہ فلاسفہ بھی اس کے عقلی ہونے کی کوئی دلیل نہیں پیش کر سکے، اور جب لازم عادی ہوا تو جب اللہ تعالےٰ کسی خاص حکمت سے کسی عادت کو بدلنا چاہتا ہے بدل دیتا ہے، اس کے بدلنے میں کوئی عقلی محال لازم نہیں آتا، جب اللہ تعالےٰ چاہے تو آگ بجھانے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈا کرنے کا کام کرنے لگتی ہے، اور پانی جلانے کا، حالانکہ آگ اپنی حقیقت میں آگ ہی ہوتی ہے اور پانی بھی پانی ہی ہوتا ہے مگر کسی خاص فرد یا جماعت کے حق میں بحکم الٰہی وہ اپنی خاصیت چھوڑ دیتی ہے، انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے ثبوت میں جو معجزات حق تعالےٰ ظاہر فرماتا ہے ان سب کا حاصل یہی ہوتا ہے اس لئے، اللہ تعالےٰ نے اس آگ کو حکم فرمایا ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی ہو گئی، اگر بَرْدًا کے ساتھ وَسَلَامًا کا لفظ نہ ہوتا تو آگ برف کی طرح ٹھنڈی ہو کر ایذا کا سبب بن جاتی، اور قوم نوح جو پانی میں ڈوبی تھی ان کے بارے میں قرآن نے فرمایا، اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا - یعنی یہ لوگ پانی میں غرق ہو کر آگ میں داخل ہو گئے۔

حَرِّقُوْهُ یعنی پوری برادری اور نمرود نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ابراہیم کو آگ میں جلا ڈالو...... چنانچہ آپ کو آگ میں پھینک دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے حکم سے آگ کا فعل جلا ڈالنا ٹھنڈک اور راحت میں بدل گیا، ہر چیز اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہے وہ اس سے جو چاہے کام لے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اگر آگ کو صرف ٹھنڈا ہونے کا ہی حکم ہوتا تو پھر ٹھنڈک بھی آپکو ضرر پہنچاتی اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی فرما دیا گیا کہ ٹھنڈک کے ساتھ ہی سلامتی بن جا، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا آپ نے فرمایا، حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے پاس بھی جب یہ خبر پہنچی کہ تمام عرب لشکر جرار لے کر آپ کے مقابلہ کے لئے آ رہے ہیں آپ نے بھی یہی پڑھا تھا (ابنِ کثیر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کا مکالمہ

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ	کیا تم نے اُس شخص کے حال پر
حَآجَّ اِبْرٰھِیْمَ فِیْ	نظر نہیں کی جس نے ابراہیمؑ سے
رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰہُ اللّٰہُ	اس کے رب کے بارے میں مباحثہ
الْمُلْکَ اِذْ قَالَ	کیا تھا۔ اس سبب سے کہ اللہ
اِبْرٰھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ	نے اُسے بادشاہت دے رکھی
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ	تھی جب کہ ابراہیمؑ نے اُس سے
اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ	کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو
قَالَ اِبْرٰھِیْمُ	زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا
فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ	ہے، وہ بولا کہ زندگی اور موت
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ	تو میں دیتا ہوں، ابراہیمؑ نے
بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ	کہا اچھا اللہ تو آفتاب مشرق سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ ط	نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ	کر دکھا اس پر وہ جو کافر تھا دنگ
الظّٰلِمِیْنَ o	رہ گیا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ
(البقرہ ۲۵۸)	ہدایت نہیں دکھاتا"

(منکر و مخالف کی حیثیت سے) یہ بحث و مناظرہ کرنے والا کون تھا؟ ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کوئی معاصر بادشاہ تھا یہ تصریحات تو قرآن مجید بلکہ اس آیت کے اندر موجود ہیں، مفسرین نے اس موقع پر نمرود کا نام لیا ہے اور چونکہ اس خاص قصہ کا ذکر اہل کتاب کی کتاب میں موجود نہیں اس لئے وہ اس روایت ہی کے ماننے میں تامل کر رہے ہیں، حالانکہ قرآن مجید توریت کی اس طرح کی خدا جانے کتنی فرو گذاشتوں کی تصحیح کرتا گیا ہے، نمرود سخت ظالم اور مشرک بادشاہ تھا، اتنا تو بہرحال تاریخ توریت اور روایات یہود میں تسلیم ہے کہ نمرود نامی بادشاہ کا وجود تھا، بادشاہ بہت بڑا تھا اور ساتھ ہی سخت ظالم اور مشرک اور آزر اس کا وزیر تھا، توریت میں ہے ...... اور کوش سے نمرود پیدا ہوا زمین پر جبار ہونے لگا، خداوند کے سامنے وہ صیاد و جبار تھا، اسی واسطے مثل ہوئی کہ خداوند کے سامنے نمرود سا صیاد و جبار (پیدائش ۱۰۔ ۸۔ ۹) اور کوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار ہونے لگا (۱۔ تواریخ ۱۰۔ ۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب روایات یہود یہ نمرود اپنے قبیلہ والوں کی مختصر فوج سے آل یافث کو شکست دینے کے بعد زمین کا بادشاہ ہوگیا اور آزر کو اس نے اپنا وزیر بنا لیا، اس کے بعد اپنی عظمت کے نشہ میں نمرود خدا سے بے گانہ ہوگیا اور بہت سخت قسم کا مشرک ہوگیا،

جیوش انسائکلوپیڈیا جلد ۹ ص ۳۰۹ بابل (کلدانیہ) ہی کی تاریخ میں ایک اور بادشاہ کا نام آتا ہے جو بابل کا سب سے پہلا خدا تھا، بعض مؤرخین نے اسے نمرود کا مرادف قرار دیا ہے انسائکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۹ ص ۳۳۶ انیسویں صدی عیسوی کے ثلث آخر میں فرنگی مادیت و عقل پرستی اور اس کی تقلید میں ہندوستانی روشن خیالی اور نیچریت کا شدید تقاضا یہ تھا کہ ان قصوں ہی سے سرے سے انکار کر دیا جائے لیکن جوں جوں خود فرنگی مؤرخین کے قدم آگے بڑھتے گئے یہ تشکیک و بے اعتقادی بھی ضعیف ہوتی چلی گئی"

انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کے سب سے آخری یعنی چودہویں ایڈیشن میں اعتراف ہے کہ نصف صدی پیشتر ان قصوں کو جیسا بے اصل و نامعتبر سمجھ لیا گیا تھا وہ یہ خیال اب مزید تحقیق سے قائم نہیں رہا یہاں تک کہ نمرود کے ساتھ مناظرۂ ابراہیمی کا قصہ بھی، جلد ۱۳ ص ۱۶۵ ۔ روایات یہود میں یہاں تک تصریح ملتی ہے کہ نمرود اپنی تعظیم بلکہ پرستش خدا ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح کرتا تھا اور اپنے لئے اس نے ایک عرشِ الٰہی تیار کرایا
تھا جس پر اجلاس کیا کرتا تھا، وہ لوگوں کی خوشحالی کو خدا کی
جانب نسبت دینے سے روکنے لگا گویا کہ وہ خود قادرِ علی الاطلاق
ہے کلدانیوں کا ملکی اور قومی مذہب حضرت ابراہیمؑ کے وقت
میں اصلاً شمس پرستی تھا یعنی سورج دیوتا کی پوجا اور یہی سب
دیوتاؤں کے سردار تھے، نمرود کلدانی فرعونِ مصری کی طرح
اپنے کو اسی خدائے اعظم کا مظہر یا بروز یا اوتار سمجھتا تھا اور
اہلِ توحید کو اپنے ملک کا غدار و باغی اور اپنے مذہب کا دشمن
اور منکر قرار دیتا تھا، رفتہ رفتہ اہلِ توحید کے خدائے واحد
سے بھی جلنے لگا تھا،

اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ یعنی حیات و موت
کی ساری قوتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہی سارے نظامِ ربوبیت
کا سرچشمہ ہے۔ کائناتِ حیاتی کی بقا و فنا کے سارے قانون اور
ضابطے آخر میں اسی پر جا کر ٹھہرتے ہیں کسی بندہ میں یہ طاقت
نہیں کہ اس نظامِ حیاتی و افنائی کو بدل دے۔ یا اس میں کوئی
ادنیٰ تصرف بھی کر دکھائے،

قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۔ نمرود نے موت و حیات کے اسباب
بعید و خفی کو چھوڑا اور صرف اسباب ظاہری و سطحی کو سامنے
رکھ کر جواب دیا کہ سامانِ معشیت تو سب میرے ہاتھ میں ہے ،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جسے چاہوں روزی دوں اور جسے چاہوں بھوکوں مار ڈالوں یا کسی اور طریقہ سے اس کی زندگی ختم کر ڈالوں۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اگر تُو اپنے دعوائے قدرت و تصرف میں کچھ بھی سچائی رکھتا ہے تو زیادہ نہیں یہی کر کے دکھاؤ کہ سورج اپنے ارادہ سے عام سنّتِ الٰہی کے خلاف ذرا اپنا رُخ ہی بدل دے۔ میرا معبود اللہ تعالیٰ اسے مشرق سے نکالتا ہے تم اُسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ، وہ یہ بات سُن کر پریشان ہو گیا۔ اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ کسی خدا کی بے بسی کا منظر اس سے بڑھ کر اور کیا پیش ہو سکتا تھا۔ نمرود سورج دیوتا کا اوتار تھا اور سورج کے خدائے اعظم ہونے کا قائل، اس کے عقیدہ کے ابطال و تردید میں سورج ہی کو مثال میں پیش کرنا اس پر بہترین گرفت تھی۔ اس کا جواب کسی مشرک و آفتاب پرست کے پاس ہو کیا سکتا تھا، عاجز و لاجواب ہونے کے باوجود وہ ایمان نہ لایا۔ جو لوگ غصہ و عناد سے کجروی اختیار کئے رہتے ہیں انہیں ہدایت کبھی بھی نصیب نہیں ہوتی۔

الظّٰلِمِيْنَ، وہی لوگ ہیں جو خلوِ ذہن کے ساتھ حق و حقیقت پر غور ہی نہیں کرتے اور اپنی ضد و نفسانیت پر قائم رہتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ایمانِ مستقیم اور فہمِ سلیم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔

کہ اس بادشاہ کا نام نمرود بن کنعان بن کوس بن سام بن نوح تھا اس کا پایۂ تخت بابل تھا حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں دنیا کی مشرق و مغرب کی سلطنت رکھنے والے چار ہوئے ہیں جن میں سے دو مومن ہیں اور دو کافر، مومنوں میں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اور حضرت ذوالقرنین، اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر،
(ابن کثیر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب اس نے وجودِ باری تعالیٰ کی دلیل مانگی تو آپ نے نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرنے کی دلیل دی جو ایک بدیہی اور مثلِ آفتاب روشن دلیل تھی کہ موجودات کا پہلے کچھ نہ ہونا پھر ہونا پھر مٹ جانا کھلی دلیل ہے موجد اور پیدا کرنے والے کے موجود ہونے کی اور وہی اللہ ہے۔

نمرود کا واجب القتل آدمی کو رہا کر دینا۔ اور بے گناہ کو قتل کر دینا

نمرود نے جواباً کہا کہ یہ تو میں کرتا ہوں یہ کہہ کر دو شخصوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے بلوایا جو واجب القتل تھے، ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو رہا کر دیا۔ اس کا جواب یہ فعل کس قدر لچر اور پوچ ہے اسکے بیان کی بھی ضرورت نہیں،

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو صفات باری تعالیٰ میں سے ایک صفت پیدا کرنا اور پھر نیست کر دینا بیان کی تھی، اس نے نہ تو انہیں پیدا کیا تھا اُن کی یا اپنی موت و حیات پر اسے قدرت لیکن جہلاء کو بھڑکانے اور اپنی علمیت جتانے کیلئے باوجود اپنی غلطی اور مباحثہ کے اصول سے فرار ہی کو جانتے ہوئے صرف ایک بات بنالی، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اس کو سمجھ گئے اور آپ نے اس کند ذہن کے سامنے ایسی دلیل پیش کی کہ صورتاً بھی اس کی مشابہت نہ کر سکے، چنانچہ فرمایا کہ جب تو موت و حیات تک کا اختیار رکھتا ہے۔ تو مخلوق پر تیرا تصرف پورا ہونا چاہیے۔ میرا خدا تو سورج مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا، وہ یہ سُن کر مبہوت ہو گیا اور نہایت شرمندہ ہوا ابراہیم علیہ السلام کو کوئی جواب نہ دے سکا۔

حضرت سُدّیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مناظرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ سے نکلنے کے بعد ہوا۔

ظالم نمرود پر عذاب الٰہی کا ورود

اس ناہنجار بادشاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ بھیجا اس نے آکر اُسے توحید کی دعوت دی، لیکن اس نے قبول نہ کی، دوبارہ دعوت دی لیکن انکار کر دیا، تیسری مرتبہ خدا کی طرف بلایا لیکن پھر بھی یہ منکر ہی رہا۔ اس بار بار کے انکار کے بعد فرشتے نے اس سے کہا اچھا تو اپنا لشکر تیار کر میں بھی اپنا لشکر لے آتا ہوں۔ نمرود نے بڑا بھاری لشکر تیار کیا اور زبردست فوج لے کر سورج نکلنے کے وقت میدان میں آڈٹا۔ ادھر اللہ تعالےٰ نے مچھروں کا دروازہ کھول دیا، بڑے بڑے مچھر اس کثرت سے آئے کہ لوگوں کو سورج بھی نظر نہ آتا تھا، یہ خدائی فوج نمرودیوں پر گری اور تھوڑی دیر میں اُن کا خون تو کیا اُن کا گوشت پوست سب کھا پی گئے اور سارے کے سارے وہیں ہلاک ہو گئے، ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ گیا،

انہی مچھروں میں سے ایک نمرود کے نتھنے میں گھس گیا، اور چار سو سال تک اس کا دماغ چاٹتا رہا، ایسے سخت عذاب میں وہ رہا کہ اس سے موت ہزاروں درجہ بہتر تھی — اپنا سر دیواروں اور پتھروں پر مارتا پھرتا تھا ہتھوڑوں سے کچلواتا تھا یونہی رینگ رینگ بد نصیب ظالم ہلاک ہو گیا،

اعاذنا اللہ ... (ابن کثیر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت اپنی اولاد سے آخری سؤال تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ	بھلا اُس وقت تم کیا موجود تھے
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ	جب یعقوبؑ کو موت آ پہنچی،
اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ	اور اُس وقت انھوں نے اپنے
مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا	بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ	کس کی عبادت کروگے؟ انہوں
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ	نے کہا ہم عبادت کرینگے آپ کے
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ	اور آپ کے باپ دادوں ابراہیمؑ
اِلٰهًا وَّاحِدًا وَنَحْنُ لَهٗ	اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود
مُسْلِمُوْنَ ۝	کی (اس) معبودِ واحد کی اور
(البقرہ ۱۳۳)	ہم تو اُس کے حکم بردار ہیں،

حضر الموت یعنی وقت موعود قریب آگیا اور آپ کو علامات اور آثار اس کے معلوم ہونے لگے۔ یہ مراد نہیں خود موت ہی آپ پر طاری ہوگئی، کنی بالموت عن مقدماته لانه اذا حضر الموت نفسه لایقول المحتضر شیئاً (بحر)

قرآن مجید ہی میں ایک اور دوسری جگہ ہے، وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط (ابراہیم ۱۷) (اور اُسے ہر طرف سے موت آئیگی مگر وہ مرے گا نہیں)

یہاں بھی موت سے مُراد موت کے دواعی و اسباب ہی لے گئے ہیں"

اللہ تعالےٰ بیان فرما رہا ہے کہ یعقوب (علیہ السلام) نے تو آخری وقت بھی اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ اُن سے پہلے تو پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟ سب نے جواب دیا کہ آپ کے اور آپ کے بزرگوں کے معبودِ برحق کی

حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰاق کے لڑکے اور حضرت اسحٰاق حضرت ابراہیمؑ کے حضرت اسماعیلؑ کا نام باپ دادوں کے ذکر میں بطورِ تغلیب کے آگیا ہے، کیونکہ آپ چچا ہوتے ہیں عرب میں چچا کو بھی بطورِ باپ کہدیتے ہیں"

اُن سب بچوں نے اقرار کیا کہ ہم ایک ہی معبود کی عبادت کرینگے۔ یعنی اُس خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک نہ کرینگے اور ہم اُس کی اطاعت، فرماں برداری اور خشوع وخضوع میں مشغول رہا کرینگے"

ہمارا بھی خدا ہے وہ تمہارا بھی خدا ہے جو
اطاعت بھی اُسی کی ہو عبادت بھی اُسی کی ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے قید خانے کے ساتھیو! ۲

کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ یوسف علیہ السلام کا اپنے ساتھی قیدیوں سے سوال

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (یوسف ۳۹ - ۴۰)	اے میرے قید خانے کے ساتھیو کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں ؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور، اس کے سوا تم جن کی پرستش کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں اللہ تعالٰے نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی فرمانروائی صرف اللہ تعالے ہی کی ہے اُس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اُسکے کسی اور کی عبادت نہ کرو یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے "

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام کے دو ساتھی قیدی یوسف علیہ السلام سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھنے آئے ہیں۔ آپ نے انہیں تعبیر خواب بتا دینے کا وعدہ کر لیا ہے لیکن اس سے قبل انہیں توحید کا وعظ سنا رہے ہیں اور شرک سے اور مخلوق پرستی سے نفرت دلا رہے ہیں۔ فرما رہے ہیں کہ وہ خدائے واحد ہر چیز جس کے قبضہ میں ہے جس کے سامنے تمام پست وعاجز و لاچار اور بے کس و بے بس ہیں۔ جس کا ثانی، شریک اور ساتھی کوئی نہیں جس کی عظمت وسلطنت چپے چپے اور ذرے ذرے پر ہے، وہی ایک بہتر؟ یا تمہارے یہ خیالی کمزور ناکارے بہت سے معبود بہتر؟

پھر فرمایا تم جن جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو بے معبود ہیں یہ نام اور ان کے لئے عبادت یہ تمہاری اپنی کرتوت ہے۔ زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تمہارے باپ دادے بھی اسی مرض کے مریض تھے لیکن کوئی دلیل تم اس کی نہیں لا سکتے، اس کی کوئی دلیل عقلی نقلی دنیا میں خدا نے بنائی ہی نہیں، حکم، تصرف، قبضہ، قدرت کُل کی کُل اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کا اور اپنے سوا کسی اور کی عبادت کرنے سے رک جانے کا قطعی اور حتمی حکم دے رکھا ہے، دینِ مستقیم یہی ہے۔ کہ عبادت صرف اسی خدائے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحدہٗ لاشریک کے لئے ہو"

وہ لوگ نادان ہیں بدقسمت ہیں جو توحید و شرک میں امتیاز نہیں کرتے"

خواب کی تعبیر سے پہلے آپؑ نے انہیں ان کی خیر خواہی اور ہمدردی میں توحید کا وعظ کیا۔ اور مؤثر ترین دلیل کے ساتھ سمجھایا کہ عبادت کے لائق بہت سے خدا نہیں ہو سکتے اس طرح یہ کائنات کا نظام نہیں چل سکتا۔ عبادت کا مستحق وہی معبودِ واحد ہے جس کی قدرت و حکمت سے یہ نظام کائنات بغیر کسی تبدل و تغیر با قاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ بدستور چل رہا ہے"

ثبوت ہے یہی کافی خدا کی وحدت کا
کبھی بھی فرق نہ آیا نظامِ قدرت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو صرف اللہ تعالیٰ کی پرستش کا حکم دے رہے ہیں

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ	اور مدین کی طرف ہم نے اُن کے
شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ	بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ	نے کہا اے میری قوم اللہ ہی
مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ	کی پرستش کرو، بجز اس کے
قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ	تمہارا کوئی معبود نہیں، اب تو
مِنْ رَبِّكُمْ فَأَوْفُوا	تمہارے پاس کھلی نشانی بھی
الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ	تمہارے پروردگار کی طرف
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ	سے آچکی اور تم ناپ تول پورا
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا	کیا کرو، اور لوگوں کا نقصان
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ	اُن کی چیزوں میں نہ کیا کرو،
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ	ملک میں فساد نہ مچاؤ اس کی
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ	اصلاح کے بعد یہی تمہارے
مُؤْمِنِينَ ۚ	حق میں بہتر ہے۔ اگر تم مومن
(الاعراف ۸۵)	ہو"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں حضرت شعیب علیہ السلام اور اُن کی قوم کا تذکرہ سورۂ اعراف میں آیت نمبر ۸۵ سے آیت نمبر ۹۲ تک۔ اور سورۂ ہود میں آیت نمبر ۸۴ سے آیت نمبر ۹۵ تک۔ اور سورۂ شعراء میں آیت نمبر ۱۷۷ سے آیت نمبر ۱۸۹ تک ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا ظہور مدین یا مدیان میں ہوا تھا، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ قطورہ نامی تھیں، انہی کے بطن سے ایک صاحبزادہ مدین تھے ان کی نسل سے قبیلے کا نام مدین ہوا اور یہ قبیلہ جہاں آباد ہوا قدیم دستور کے مطابق اس بستی کا نام بھی مدین مشہور ہوا۔ اس شہر کا محلِ وقوع بحرِ احمر کا ساحلِ عرب تھا، کوہِ طور کے جنوب و مشرق میں شمالاً جنوباً عرض البلد ۲۹ درجہ و ۲۲ دقیقہ اور ۲۷ درجہ ۳۹ دقیقہ کے درمیان۔ مدین اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قریب ہی حجاز میں آباد ہو گیا تھا، یہی خاندان آگے چل کر ایک بڑا قبیلہ بن گیا اور شعیب علیہ السلام بھی چونکہ اسی نسل اسی قبیلہ میں سے تھے اس لئے اُن کی بعثت کے بعد یہ قبیلہ قوم شعیب کہلایا۔

مقامِ مدین مدین کا قبیلہ بحرِ قلزم کے مشرقی کنارے اور عرب کے شمال مغرب میں ایسی جگہ آباد تھا جو شام کے متصل حجاز کا آخری حصہ کہا جا سکتا ہے، اور اہلِ حجاز کو شام، فلسطین اور مصر جاتے ہوئے اس کے کھنڈرات راہ میں پڑتے تھے، اور جو تبوک کے بالمقابل پڑتا تھا،

(معجم البلدان جلد ۵ ص ۱۸۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم کی حالت اور شعیب علیہ السلام کی دعوتِ حق،

حضرتِ شعیب علیہ السلام جب منصبِ نبوت پر فائز کئے گئے تو انہوں نے دیکھا کر اُن کی قوم بت پرستی۔ اور مشرکانہ رسوم میں بری طرح مبتلا تھی۔ اور اس کے علاوہ خرید و فروخت میں خود پورا لینا اور دوسروں کو کم دینا اور کم تولنا ان کا معمول تھا۔ اہلِ مدین ایک تجارت پیشہ قوم تھے اُن کا اصل جرم بت پرستی کے ساتھ تجارت کے معاملات میں بد معاملگی اور بد دیانتی تھا۔ اس لئے پیغمبرِ وقت نے توحید کی عام دعوت کے ساتھ سب سے پہلے تجارتی اخلاق اور حسنِ معاملہ کا سبق دیا اور فرمایا اَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ پورا ناپو اور پورا تولو۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ اور لوگوں کی اجناس میں اُن کا نقصان نہ کرو، چوری ڈکیتی، بد دیانتی خیانت، رشوت اور لوٹ مار، یہ سب فساد فی الارض ہے اس سے حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو روکا اور سمجھایا کہ عبادت کے لائق صرف خالقِ کائنات ہی کی ہستی ہے، اور عبادت کا مفہوم اسکی اطاعت ہے، اور مخلوقِ خدا پر کسی طرح کا بھی ظلم وجور اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے منافی ہے، دوسرے لفظوں میں مالکِ دوجہاں سے بغاوت ہے۔ احکم الحاکمین سے بغاوت انتہائی بدبختی اور اپنی جان پر خود ظلم کرنا ہے،

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کی بداعمالیوں کو دیکھ کر سخت دُکھ محسوس کیا۔ اور رشد وہدایت کی تعلیم دیتے ہوئے قوم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی اصولوں کی طرف بُلایا جو انبیاء علیہم السلام کی دعوت و ارشاد کا خلاصہ ہے۔

اُنہوں نے فرمایا۔ اے قوم ایک خدا کی پرستش کرنا چاہیئے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور خرید و فروخت میں پورا ناپ تول۔ اور لوگوں کے ساتھ حسنِ معاملات سے پیش آنا چاہیئے، بد دیانتی سے باز رہنا چاہیئے۔ حق کو قبول کرنا اور باطل سے باز رہنا، یہی کامرانی و کامیابی کا راستہ ہے۔ خدا کی زمین میں فتنہ و فساد سے پرہیز کرنا چاہیئے اور دعوتِ حق کی راہ کو روکنے اور لوگوں کو لوٹنے کے لئے راستوں پر گھات لگا کر بیٹھنے، اور جو آدمی ایمان لانا چاہے اسکو دھمکیاں دیکر اس سے باز رکھنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔

اے میری قوم دیکھو! کہ جن لوگوں نے خدا کی زمین پر فساد برپا کیا انکا انجام کس درجہ حسرت ناک اور عبرت انگیز ہوا

حضرت شعیب علیہ السلام کا نہایت فصیح و بلیغ اندازِ تقریر تھا، شیریں کلامی اور حسنِ خطابت میں نمایاں امتیاز رکھتے تھے، انہوں نے مختلف طریقوں سے قوم کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی، مگر اس بدبخت قوم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور چند ضعیف و کمزور نفوس کے علاوہ کسی نے پیغامِ حق پر کان نہ دھرے۔ وہ خود بھی اسی طرح بداعمال رہے اور دوسروں کو بھی راہِ حق سے روکتے رہے۔ وہ راستوں میں بیٹھ جاتے، اور حضرت شعیبؑ کے پاس آنے والوں کو منع کرتے اور انہیں لُوٹ لیتے۔ ان تمام حالات کے باوجود حضرت شعیبؑ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعوتِ حق کا سلسلہ جاری رہا۔ اُن میں سے سربرآوردہ اشخاص نے جن کو اپنی دولت وشوکت پر غرور تھا حضرتِ شعیبؑ سے کہا۔ اے شعیبؑ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہیگی، یا ہم تجھکو اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو بستی سے نکالدینگے، یا تمہیں، مجبور کرینگے کہ پھر ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے دین کو غلط اور باطل سمجھتا ہوں اور پھر بھی اسے قبول کر لوں؟ یہ تو بڑا ظلم ہوگا، جبکہ خدائے تعالےٰ نے مجھے تمہارے اس دین باطل سے نجات دیدی اب پھر میں اسی کی طرف لوٹ آؤں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں خدا پر بہتان باندھ رہا ہوں، یہ ناممکن ہے، ایسا کبھی نہیں ہوگا،

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق اور سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دے، تو ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قوم کے سرداروں نے جب حضرتِ شعیب علیہ السلام کا یہ عزم و استقلال دیکھا۔ تو اب اُن سے منہ پھیر کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے "خبردار" اگر تم نے شعیبؑ کا کہا مانا تو تم ہلاک وبرباد ہو جاؤ گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا، دیکھو خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے۔ کہ میں اپنے مقدور بھر تمہاری اصلاح کی کوشش کر دوں، اور میں جو کچھ کہتا ہوں اسکی صداقت کے لئے خدا کی حجت اور دلیل اور نشانی بھی پیش کر رہا ہوں، مگر افسوس کہ تم اس واضح حجت کو دیکھ کر بھی سرکشی ونافرمانی پر قائم ہو، اور مخالفت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی پہلو ایسا نہیں ہے. جو تم سے چھوٹا ہوا ہو. پھر میں تم سے اپنی اس تبلیغ و ہدایت کا کوئی معاوضہ بھی طلب نہیں کرتا. میرا اجر تو اللہ ہی کے پاس ہے. اگر تم اب بھی ایمان نہ لاؤ گے تو ڈر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ اس کا فیصلہ اٹل ہے، کسی میں دم نہیں کہ اسکے فیصلے کو پورا ہونے سے روک دے قوم کے سردار برہم ہو کر بولے "شعیبؑ، کیا تیری نماز یہ چاہتی ہے. کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کی پرستش چھوڑ دیں. اور ہم کو اپنے مال و دولت میں یہ اختیار نہ رہے کہ اسے جسطرح چاہیں استعمال کریں اگر ہم کم تولنا چھوڑ دیں، لوگوں سے کاروبار میں کھوٹ نہ کریں تو مفلس و قلاش ہو کر رہ جائیں. کیا ایسی تعلیم دینے میں تجھکو کوئی متین اور سچا رہبر کہہ سکتا ہے؛

حضرت شعیبؑ نے نہایت دلسوزی اور محبت سے فرمایا، اے قوم! مجھے یہ خوف ہے کہ تیری یہ سرکشی، ہدایت سے اعراض۔ کہیں تیرا بھی وہی انجام نہ کر دے، جو تجھ سے پہلے قوم ہودؑ، قوم صالحؑ، قوم لوطؑ کا ہوا۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا خدا کے سامنے جھک جاؤ، اور اپنی بدکرداریوں کے لئے اس غفور و کریم سے بخشش طلب کرو بلاشبہ میرا پروردگار رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے. وہ تیری تمام خطائیں معاف کر دے گا. قوم کے سرداروں نے یہ سن کر جواب دیا "شعیبؑ، ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ تو کیا کہتا ہے! تو ہم سب سے کمزور اور غریب ہے

اگر تیری باتیں سچی ہوتیں تو تیری زندگی ہم سے زیادہ ذی شان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پُر شوکت ہوتی۔ اور ہم کو صرف تیرے خاندان کا خوف ہے۔ ورنہ تجھ کو سنگسار کر دیتے (پتھروں سے مار ڈالتے) تو ہرگز ہم پر غالب نہیں آسکتا حضرت شعیبؑ نے فرمایا افسوس ہے تم پر کیا تمہارے لئے خدا کے مقابلہ میں میرا خاندان زیادہ ڈر کا باعث بن رہا ہے۔ حالانکہ میرا رب تمہارے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ دانا و حکیم ہے خیر اگر تم نہیں مانتے تو تم جانو۔ تم وہ سب کچھ کرتے رہو جو کر رہے ہو۔ عنقریب خدا کا فیصلہ بتا دیگا کہ عذاب کا مستحق کون ہے۔۔۔ اور کون جھوٹا ہے۔ تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

آخر وہی ہوا جو قانونِ الٰہی کا ابدی فیصلہ ہے، یعنی حجت و برہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب باطل پر اصرار ہو اور اسکی صداقت کا مذاق اُڑایا جائے اور اُسکی اشاعت میں رکاوٹیں ڈالی جائیں، تو پھر خدا کا عذاب اس مجرمانہ زندگی کا خاتمہ کر دیتا اور آنے والی قوموں کے لئے اسکو عبرت و موعظت بنا دیا کرتا ہے۔

قومِ شعیبؑ پر نزولِ عذاب

قرآن کریم نے بتایا ہے کہ قوم شعیبؑ پر اُن کی سرکشی کے نتیجہ میں دو قسم کا عذاب آیا ایک زلزلہ۔ اور دوسرا آگ کی بارش کا۔ وہ لوگ اپنے مکانوں میں میٹھی نیند سو رہے تھے، کہ دفعۃً خوفناک زلزلہ آیا، اور ساتھ ہی آسمان سے آگ برسنا شروع ہو گئی۔ صبح ہوئی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کل کے سرکش و مغرور آج گھٹنوں کے بل اوندھے جھلسے ہوئے پڑے ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ — پھر آپکڑا اُن کو زلزلے نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ (اعراف ۹۱)	پس صبح کو رہ گئے اپنے گھروں کے اندر اوندھے پڑے
فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَھُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ ط اِنَّہٗ کَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ الشعراء ۱۸۹	پھر انہوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا پس آپکڑا اُن کو بادل والے عذاب نے (جس میں آگ تھی. بیشک وہ بڑے ہولناک دن کا عذاب تھا.

شعیب علیہ السلام کی قبر

حضرموت کے مشہور و معروف شہر "شیون" کے مغربی جانب ایک مقام ہے جسے شبام کہتے ہیں. اس جگہ اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی طرف چلے تو وادی کے بعد وہ جگہ آتی ہے جہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر مبارک ہے

بصائر و عبر

وَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (الاعراف ۸۶)	اور دیکھو! مفسدوں کا کیسا انجام ہوا؟

یعنی منکرِ حق قوموں کا انجام جو تم سے قبل ہو چکی ہیں؛ کیسے کیسے تباہ و برباد ہوئی ہیں. اور اُن کے علوم و فنون، صنعت و حرفت دولت و ثروت. تہذیب و تمدن اور ان کے خدام و سپاہ انکی کوئی چیز اُنہیں اللہ کی گرفت سے نہ بچا سکی، اور وہ اس دنیا سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے گئے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی کا صلہ نیک بہرحال ہے ملتا
ہوتا ہے بدی کا بُرا انجام ہمیشہ

کیا اسلامی زندگی میں صرف عبادات ہی اہم رکن ہیں!

ہماری یہ مہلک غلط فہمی ہے کہ ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اسلامی زندگی صرف چند عبادات. توحید، نماز. روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کا نام ہے ان کی ادائیگی سے مقصدِ حیات و اللہ کی عبادت. پورا ہو جاتا ہے اور انسان آخرت میں جنت الفردوس کی نعمتوں کا حقدار بن جاتا ہے اور معاملات میں راست بازی اصلاحِ معاشرت، مخلوقِ خدا سے حسنِ سلوک. مروّت وشفقت اور اسکی خدمت کو اسلام میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے. اسی کا نتیجہ ہے کہ عام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا. بڑے بڑے جید علماء وفضلاء اور زُہاد و اتقیاء بھی حقوق العباد کے معاملات میں لاپرواہ نظر آتے ہیں، مگر حقوق العباد کی حفاظت، اصلاحِ معاشرہ اور معاملات میں دیانت و امانت کو اسلام میں کس درجہ اہم شمار کیا گیا ہے، وہ اس سے ظاہر ہے. کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جلیل القدر پیغمبر کی بعثت کا مقصد اسی کو قرار دیا اور اُن کو انہی امور کی اصلاحِ حال کیلئے رسول بنا کر بھیجا.

خرید وفروخت میں امانت ودیانت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دوسروں کے حق کو پورا ادا نہ کرنا، انکے مال کو ناجائز ہتھکنڈوں حیلوں، اور سازشوں سے ہڑپ کر جانا. یہ انسانی زندگی کا ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھناؤنا کردار اور مہلک مرض ہے جو بڑھتے بڑھتے تمام حقوق العباد کے بارے میں حق تلفی کی خصلت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس طرح انسانی شرافت اور باہمی اخوت و مروت اور مودت و محبت کے رشتہ کو منقطع کر کے لالچ، حرص، خود غرضی، اور خست و دناءت جیسے رذائل کا حامل بنا دیا کرتی ہے۔ اس لئے خدائے ذوالجلال کا ارشاد ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝	ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا	دوسروں سے جب لیتے ہیں تو
عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝	پورے پیمانے سے لیتے ہیں۔ اور
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَ	جب خود اپنی چیز دیتے ہیں تو
نُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝	ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اور
(مطففین ۱-۲-۳)	کم تولتے ہیں۔

أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ (ھود ۸۵)

ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو، کہ اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے، کہ ناپ تول میں انصاف صرف اشیاء کی خرید و فروخت تک محدود نہیں ہے، بلکہ انسانی کردار کا یہ کمال ہونا چاہئے، کہ خدا اور اس کے بندوں کے تمام حقوق و فرائض میں اس ایک اصل کو بنیاد کار بنائے۔ اور کسی موقع اور کسی حالت میں بھی عدل و انصاف کی ترازو کو ہاتھ سے نہ دے خرید و فروخت کے وقت ناپ تول میں کمی نہ کرنا اور انصاف کو برقرار رکھنا گویا ایک کسوٹی ہے، کہ جو انسانی زندگی کے معمولی لین دین میں انصاف نہیں برتتا اس سے کیا توقع ہو سکتی ہے، کہ وہ اہم معاملات دینی و دنیوی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عدل و قسط سے کام لے گا؟

اصلاح حال کے بعد خدا کی زمین میں فساد پیدا کرنے سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے۔ اس لئے کہ ظلم۔ کبر۔ قتل اور عصمت ریزی جیسے بڑے بڑے جرائم کی بنیاد یہی خدا سے بے خوفی اور بغاوت ہے۔

باطل کی ایک بڑی شناخت یہ ہے کہ نہ وہ اپنے لئے دلائل کی روشنی رکھتا ہے۔ اور نہ روشن دلائل کو برداشت کرتا ہے۔ بلکہ جب اس کے سامنے روشنی آتی ہے تو وہ آنکھیں بند کر لیتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اور اس کی موجودگی کو برداشت نہ کرتے ہوئے دلائل کے جواب میں غصہ، دھمکی، اور قتل تک پہنچ جاتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور اُن کے پیروان حق کی زندگی اور پھر اُن کے مقابل اور مخالف باطل پرستوں کی زندگی کا موازنہ کرو اور تاریخ کے اوراق سے واضح شہادت لو تو تم کو قدم قدم پر یہ حقیقت آشکار اور روشن نظر آئیگی، کہ انبیاء علیہم السلام روشن دلائل پیش کر رہے ہیں، آیات اللہ اور خدا کی نشانیاں دکھا رہے ہیں، محبت اور رحم کے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں، اور اپنے مخاطبین پر اپنی دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں کسی قسم کا مالی دباؤ نہ ڈالنے کا اطمینان دلا رہے ہیں، مگر ان تمام باتوں کے باوجود دوسری طرف سے انہیں کہا جا رہا ہے، ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دینگے، ہم تمہیں سنگسار کر دینگے، تم اپنی اس روزمرہ کی تبلیغ سے باز آجاؤ، ادھر خدا کے پیغمبر آخری طور پر یہ کہتے ہیں، کہ اگر تم ہماری دعوت پر لبیک نہیں کہتے، ہماری نصیحت تمہیں نہیں بھاتی، تو کم از کم ہمارے وجود کو تو برداشت کرو، اور اتنا تو صبر کرو کہ خدا ہمارے اور تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان حق و باطل کا خود ہی فیصلہ کر دے۔ تو دوسری جانب سے اسکے جواب میں بھی انکار۔ تمسخر۔ اور یہ مطالبہ پیش ہوتا ہے کہ بس اب اپنی نصیحت ختم کرو، اور اگر سچے ہو تو جس عذاب سے ڈراتے ہو وہ ابھی لے آؤ۔ ورنہ تو ہم ہمیشہ کے لئے تمہارا اور تمہارے اس تبلیغی سلسلہ کا خاتمہ کر دینگے۔ حق و باطل کا یہی وہ آخری مرحلہ ہے جس کے بعد خدائے تعالیٰ کا وہ قانون جس کو قانونِ پاداشِ عمل کہا جاتا ہے ایسی سرکش اور متکبر قوموں کے لئے دنیا ہی میں نافذ ہو جاتا ہے اور ان کو ہلاک و تباہ کر کے آنے والی نسلوں اور قوموں کے لئے سامانِ عبرت و موعظت مہیا کرتا ہے۔"

نہیں ممکن فرار اُس ذاتِ حق سے
زمیں اس کی ہے اس کا آسماں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عبادت کی تلقین کی جا رہی ہے

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (طٰہٰ ۱۴-۱۵)	بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری ہی عبادت کیا کرو، اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل جلالہ اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ نماز کا حکم کر رہا ہے، اور فرما رہا ہے کہ میری یاد (میری عبادت) کا یہ طریق ہے، اس آیت سے معلوم ہوا سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر بھی نماز فرض تھی، اس لئے کہ عبادتِ الٰہی کی بہترین شکل نماز ہے۔ نماز سے انحراف عبادتِ الٰہی سے انحراف ہے، عبادتِ الٰہی سے گریز زمین و آسمان کے حقیقی مالک سے کھلی بغاوت ہے، بغاوت کی سزا کیا ہوتی ہے؟ اس کا فیصلہ خود کر لیں، دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَۃً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (یونس ۸۷)	اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اُنکے بھائی (ہارون علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ تم اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور گھروں کو قبلہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔

ان آیات سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ یہود کی شیرازہ بندی سب سے پہلے نماز با جماعت کے ذریعہ ہی ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس کی اہمیت ختم کر دی، جو قوم اللہ تعالیٰ کا حق عبادت ادا کرتی رہی اور نماز کی پابند رہی اللہ تعالے اپنی رحمت سے اسے نوازتا رہا، اور اپنی برکتیں اس پر نازل فرماتا رہا، جس نے اللہ تعالے کی اطاعت و عبادت سے روگردانی کی اور نماز ترک کر کے اپنے پیغمبرِ وقت کی تعلیم کے خلاف فسق وفجور میں مبتلا ہوگئی بالآخر وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئی اور صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئی۔

اپنے خالق ومالک کی عبادت سے اعراض اور ہدایت سے گریز کا یہی نتیجہ ہے اور ہونا چاہیئے۔

کوئی گدا ہو میر ہو سلطانِ وقت ہو
عاجز نہیں کسی کو برئیت نماز سے (جام طہور)

عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب

جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی صرف اُسی کی عبادت کرو سیدھی راہ یہی ہے

وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ	اور جب عیسیٰؑ کھلی نشانیاں لے
قَالَ قَدْ جِئْتُكُم	کر آئے تو انہوں نے فرمایا میں
بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم	تمہارے پاس حکمت کی باتیں
بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ	لیکر آیا ہوں اور اس لئے تاکہ
فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ	تم پر واضح کر دوں وہ بعض باتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ۝ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝

(الزخرف ۶۳ - ۶۴)

جن میں تم اختلاف کر رہے ہو سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک اللہ ہی میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہود مختلف فرقوں میں شدید باہمی اختلافات کے ساتھ بٹے ہوئے تھے۔ اور عقائد و احکام کے باب میں سخت خانہ جنگی برپا تھی، یہ اشارے صاف اسی طرف ہیں۔ اور قرآن کے اعجاز پر ایک دلیل مزید ہے عرب کے ایک غریب اُمّی کو ایک بالکل دوسری قوم اور دوسرے ملک کے اور وہ بھی ساڑھے پانچ سو سال قبل کے شدید باہمی اختلافات کی خبر از خود ہو ہی کیا سکتی تھی؟ جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ، معارف وحقائق کا درس پیمبر سے بڑھ کر اور کون لاتا ہے۔ انہیں علوم حقیقی کو الحکمۃ کے جامع لفظ سے تعبیر کیا گیا "

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۔ ان الفاظ سے صاف اشارہ اس طرف ہو گیا کہ اتباعِ نبی کی راہ میں اصلی رکاوٹ خوفِ خدا کا فقدان ہی ہے۔ آپس کی نفسانفسی ضد اور جمود طلبِ حق کی طرف سے بے اتفاقی سب اسی تقوئے الٰہی کی کمی سے پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہیں، دین کا اصل الاصول یہی مسئلۂ توحید ہے،"

اِنَّ ...... رَبُّكُمْ وہ ایک خدا جس طرح تمہارا پروردگار میرا بھی پروردگار ہے جیسے تم اس کے بندے ہو میں بھی اس کا بندہ ہوں، ..... مسیحیت پر خاص زد ہے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اے میری قوم! میں تمہارے پاس حکمت اور نبوت لے کر آیا ہوں، اور دینی امور میں جو اختلافات تم نے ڈال رکھے ہیں میں اُس میں جو حق ہے اُسے واضح کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں"

پھر فرمایا میں جو تمہیں حکم دیتا ہوں اس میں اللہ تعالےٰ کا لحاظ رکھو اس سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو، جو لایا ہوں اُسے تسلیم کرو، تم سب اور خود میں اُسی کے غلام ہیں، اُسی کے محتاج ہیں۔ اُسی کی عبادت ہم سب پر فرض ہے وہ واحد ہے لا شریک ہے۔ بس یہی راہِ توحید راہِ مستقیم ہے"

نجات ہے رہِ توحید ہی میں اے عاجزؔ
وہ راہ ہے یہی کہتے ہیں مستقیم جسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربُّ العلمین

اور

خاتم المرسلین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادتِ الٰہی کا حکم

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝ (الحجر ۹۹)

اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہئیے یہاں تک کہ آپکو امرِ یقین پیش آجائے۔

الیقین یہاں بمعنیٰ موت ہے۔ جمہور مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے

وَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْيَقِينِ الْمَوْتُ (بحر)

جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ یقین سے مراد یہاں موت ہے

إِنَّمَا الْمُرَادُ بِالْيَقِينِ هٰهُنَا الْمَوْتُ

یقین سے مراد یہاں موت ہے۔

(ماجدی بحوالہ ابن کثیر)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہو رہا ہے، کہ منکرینِ توحید و رسالت سے خفگی اور بیزاری جو بغض فی اللہ کا نتیجہ ہے گو خود بھی ایک عبادت ہے، لیکن ذکر و تسبیح الٰہی کی مداومت اس سے بھی افضل ہے۔ وقتِ وفات آئے تو اسی نامِ جاں بخش پہ آئے، محققین نے لکھا ہے: کہ یہ اُن مدعیانِ باطل کے رد میں ہے جو کہتے ہیں، کہ سلوک میں ایک مرتبہ ایسا آتا ہے۔ جس میں تکلیفاتِ شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں، یعنی احکاماتِ الٰہی پر عمل ضروری نہیں رہتا، یہ اعتقاد صریح گمراہی اور الحادِ محض ہے۔

العیاذ باللہ العظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درِ محبوب پر جا کر نہ جھکنا
عقیدت دشمنی ہے خودسری ہے
تلاشِ مقصدِ ہستی میں کھو جا
یہی عاجز تری دانش وری ہے (جامِ طہور)

انبیاء علیہم السلام کے ذمے دو کام تھے ہدایت اور عبادت

پیغمبر کا کام ہدایت (کتاب اللہ کے احکام) کو اپنی ممکنہ قوت و کوشش کی حد تک پہنچا دینا ہے. کسی کو ہدایت پر لانا نہیں، جیساکہ سورۂ غاشیہ میں فرمایا:

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ (الغاشیہ ۲۱-۲۶)

آپ نصیحت کرتے رہیے، آپ کا کام نصیحت کرنا ہی ہے، آپ ان پر کچھ مسلّط تو ہیں نہیں، جو روگردانی کریگا اور کفر کریگا تو اللہ اس کو بڑا (سخت) عذاب دینے والا ہے. بیشک ان کا آنا (آخرکار) ہمارے ہی پاس ہوگا، پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہوگا

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ۝ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (الذاریات ۵۴-۵۵)

آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر کوئی الزام نہیں، آپ انہیں سمجھاتے رہیے کیوں کہ سمجھانا نفع دیتا ہے ایمان والوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (النور ۵۴)

اگر تم نے اُن کی (رسول اللہؐ کی) اطاعت کرلی تو راہ سے جالگوگے اور رسولؐ کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (القصص ۵۶)

(اے پیغمبرؐ) جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کرسکتے۔ البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے۔ اُسے جس کیلئے اُس کی مشیت ہوتی ہے۔

ہدایت کے ایک معنی تو صرف راستہ دکھانے کے ہیں۔ جس کیلئے ضروری نہیں کہ جس کو راستہ دکھایا گیا ہو اُسے منزلِ مقصود پر بھی پہنچایا جائے۔ ہدایت کے دوسرے معنی منزلِ مقصود تک پہنچا دینا اور ایصال الی المقصود ہے۔

یہ چیز مشیت تکوینی کے تابع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی تبلیغ و تعلیم کے ذریعے کسی کے دل میں ایمان داخل کردیں اور اسے مومن بنا دیں یہ آپ کے اختیار میں نہیں، یہ کام براہِ راست حق تعالےٰ کا ہے۔ صحیح مسلم اور ابن کثیر میں ہے۔ کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آپکی یہ بڑی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح ایمان قبول کریں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ کسی کو مومن بنا دینا آپ کی قدرت میں نہیں ہے ہدایت کا مالک خدا ہے۔ وہ اپنی حکمت کے مطابق جسے چاہے قبولِ ہدایت کی توفیق بخشتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّ کائنات اور اُس کی عبادت

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰاهُمْ (البقرہ ۲۷۲) آپکے ذمہ ان کی ہدایت نہیں ہے

وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ — آپ کی خواہش کے باوجود ان

وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ — میں سے اکثر لوگ ایمان لانے

(یوسف ۱۰۳) — والے نہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ ہی کے علم میں ہے کہ مستحق ہدایت کون اور مستحق ضلالت کون ہے۔ آپ اپنا فریضہ (تبلیغ دین) ادا کرتے رہئے۔

کفار کے ایمان نہ لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حزن و ملال

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى — سو شاید آپ ان کے

اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا — پیچھے غم سے اپنی جان دیدینگے

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۔ — اگر یہ لوگ اس مضمون (قرآنی)

(الکہف ۶) — پر ایمان نہ لائے۔

آپکی خواہش تھی کہ مشرکین کفر و انکار سے باز آجائیں اور ایمان لے آئیں، اور مسئلۂ توحید کو مان لیں مگر آپ کی امکانی کوششوں اور دعوت و تبلیغ کے انتہائی ناصحانہ اور موثر انداز کے باوجود شقاوت و ضلالت اور آپکی مخالفت میں اور آگے بڑھ گئے، اس سے آپکو از راہ شفقت بہت زیادہ افسوس اور رنج و غم دامنگیر ہوا۔ یہاں تک کہ آپ ہر وقت متفکر اور غمگین رہنے لگے، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپکی تشفی کے لئے یہ آیتیں نازل فرمائیں، اور تسلی دی کہ آپ نے فریضۂ انذار و تبشیر یعنی تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور میرا پیغام توحید احسن طریق سے مشرکین تک پہنچا دیا۔ اب اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو آپ پر کوئی ملامت نہیں، آپ اس کا ہرگز غم نہ کریں، کیونکہ دولت ایمان سے ان کو سرفراز کرنا یہ نہ آپ کا فریضہ ہے، نہ آپکے اختیار میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں کو دولتِ ایمان سے سرفراز کرنا آپ کے بس میں نہیں آپ اس سے بے نیاز ہیں "

مجھے حکم ملا ہے کہ میں خالص اللہ ہی کی عبادت کروں

مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں مسلمانوں میں سب سے پہلا مسلمان ہوں

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(الزمر ۱۲)

آپ کہہ دیجیے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے کروں اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے۔ کہ میں سب مسلمانوں میں اوّل ہوں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اپنے لیے) ایک عظیم الشان دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ اُن کا ترکِ توحید اور مبتلائے ادنیٰ شرک بھی ہوتا صحیح نہیں دراصل اُمّت کے ہر فرد کو سمجھایا اور ڈرایا جا رہا ہے۔ کہ ربِ کائنات کی عبادت ہر انسان پر واجب ہے۔ اور پھر عبادت بھی اسطرح کہ اس میں شائبہ تک شرک کا شامل نہ ہو عبادتِ الٰہی میں نہ ریاء کا دخل ہو اور نہ خلافِ سُنّت ہو۔

اخلاص بلا عبادت رُوح بے جسد ہے اور عبادت بلا اخلاص جسدِ بے رُوح۔

جو عمل بے ریا نہیں ہوتا
مستفیدِ جزا نہیں ہوتا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی حمد اور اس کے سامنے سجدے کرتے رہے یہاں تک کہ آپکے لئے امر یقین (دنیا سے رحلت کا پیغام) آجائے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۞

(الحجر ۹۸-۹۹)

آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد کرتے رہیئے اور سجدہ کرنے والوں میں رہیئے، اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیئے، یہاں تک کہ آپکو امر یقین پیش آجائے۔

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالٰے نے فرمایا بالیقین ہم کو معلوم ہے کہ (یہ لوگ) جو کچھ کہتے رہتے ہیں، اس سے آپ کا دل تنگ ہوتا رہتا ہے۔ مکی زندگی میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف ہر طرح کی جسمانی و روحانی اذیتیں برداشت کرنا پڑتی تھیں، وہاں دوسری طرف طنز و تمسخر و استہزاء کا بھی ایک بے پناہ طوفان برپا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک پورا طبقہ صاحب زر دولت و ثروت و اثر و وجاہت مستہزئین کا تھا، جن کا مشغلہ ہی آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور ایذ رسانی تھا۔

اللہ تعالٰے آپ کو فرمارہا ہے آپ اپنے پروردگار کی حمد و عبادت اور اس کے سامنے سربسجود رہیئے حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (یہاں تک کہ اس فانی دنیا سے عالم بقا کی طرف رحلت کا وقت آجائے)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ کا مومنین پر احسان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (آل عمران ۱۶۴)

حقیقت میں اللہ نے (بڑا) احسان مسلمانوں پر کیا جب کہ انہیں میں سے ایک پیغمبر اُن میں بھیجا جو اُن کو اُسکی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور اُنہیں پاک صاف کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بیشک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے"

اللہ کی بہترین نعمت ہونے کے لحاظ سے بعثتِ رسول ؐ کا احسان ہے تو سارے عالم پر مسلمانوں کی تخصیص ذکر کی وجہ ظاہر ہے کہ بعثت سے فائدہ اٹھانے والے یہی لوگ تھے مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی انہی کی جنس میں سے، اس میں مومنین کے لئے بڑی بشارت ہے کہ پیمبر بھی بس تمہارے ہی جیسے ایک بشر ہیں،

اراد به المومنين كلهم ومعنى من انفسهم انه واحد منهم وبشر مثلهم (قرطبی) يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد اُن پر قرآنی آیات کے ذریعہ نیکی اور برائی کی نشاندہی کرتا ہے، گناہوں سے بچنے کی تلقین کے ساتھ اُن کی آلودگی سے پاک صاف کرتا ہے۔

فرائضِ رسالت میں جس طرح الفاظ و کلماتِ قرآن کی تلاوت و تبلیغ ہے اسی طرح اس کے معانی و مطالب کا بیان بھی فرائضِ رسالت میں داخل ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اب دنیا میں تا قیامت نہ کوئی آسمان سے نئی کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا جب کہ رہتی دنیا تک اہلِ دنیا کی اصلاح کے لئے قرآن مجید کا دنیا میں رہنا ضروری ہے تو زبان رسالت سے قرآن مجید کی آیات کی تشریحات و توضیحات کا باقی رہنا بھی ضروری ہے۔

آیاتِ قرآن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسّم تصویر اور سراپا تعبیر تھے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کا آپ پر کرم تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے لئے آپ کو منتخب فرمایا ہے،

یہ اللہ تعالیٰ ہی کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ	رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ	موجود ہے تمہارے لئے یعنی
حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ	اُس کے لئے جو ڈرتا ہوا اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ (الاحزاب ۲۱) اور روزِ آخرت سے"

زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو میں خصوصاً ثبات و استقامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع مومنین پر چھوٹے بڑے ہر امر میں واجب ہے، اور آپ کی زندگی انسان کیلئے انفرادی و اجتماعی، خانگی و ملی، معاشری و اخلاقی ہر ہر گوشہ میں شمعِ ہدایت ہے"

صفاتِ محمدؐ ثنائے محمدؐ ہے شرح کلامِ خدائے محمدؐ
عبادت میں خالق کی خلقت کے غم میں گزرتے تھے صبح و مسائے محمدؐ
محمدؐ جہاں کے لئے رہنما ہیں خدا آپ ہے رہنمائے محمدؐ
صدائے محمدؐ پہ لبیک کہدے صدائے خدا ہے صدائے محمدؐ
محمدؐ کا فرماں ہے فرماں خدا کا یہ فرما رہا ہے خدائے محمدؐ
جسے یومِ محشر کی گرمی کا ڈر ہے وہ آجائے زیرِ لوائے محمدؐ
یہی زندگانی کا حاصل ہے عاجز
ترے جان و دل ہوں فدائے محمدؐ

اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت

اہم اعلان کرا رہا ہے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ آپ کہدیجئے کہ میری نماز اور ساری عبادتیں اور میری زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربِّ کائنات اور اسکی عبادت

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(الانعام ۱۶۲ — ۱۶۳)

اور میری موت سب جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں کوئی اُس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور مَیں مسلموں میں سب سے پہلا ہُوں"

آیت لُبّ لباب ہے سارے دینِ اسلام کا اور عطر یا مغز ہے کُل ملتِ ابراہیمی کا جنکی راست روی توحید پرستی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس سے پہلی آیت میں فرمایا ہے صلوٰۃ یعنی نماز اور نُسُك یعنی تمام عبادات اور میری زندگی اور وفات سب اللہ رب العلمین ہی کے لئے ہے یہ اعلان اللہ تعالےٰ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرا رہا ہے، تاکہ اُمت کا ہر فرد اس اہم نہایت اہم مسئلہ سے اچھی طرح خبردار ہو جائے نماز روزہ ادا کرتے ہوئے بھی کہیں شرک میں مبتلا ہو کر جہنم کا سزاوار نہ ہو جائے، بغیر توبہ شرک ہرگز معاف نہ ہو گا "

گر ترے قلب میں توحید کا اقرار نہیں پھر تُو فردوس میں انعام کا حقدار نہیں

مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں

— جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو —

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے منع کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
(الانعام ۵۶)
قُلْ أَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا
وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰى
أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدٰنَا
اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيٰطِيْنُ فِي الْأَرْضِ
حَيْرَانَ لَهٗ أَصْحٰبٌ
يَّدْعُوْنَهٗ إِلَى الْهُدَى
ائْتِنَا قُلْ إِنَّ
هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى
وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
(الانعام ۷۱)

گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں
جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے
رہتے ہو "
آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم (مسلمان
اللہ کے سوا ایسے کو پکاریں جو نہ
ہم کو نفع پہنچا سکے اور نہ ہم کو
نقصان پہنچا سکے اور کیا ہم اُلٹے
پاؤں واپس پھر جائیں بعد اسکے
کہ ہم کو اللہ ہدایت دے چکا
ہے جیسے کوئی شخص ہو کہ شیطانوں
نے اُسے (کہیں) زمین پر بےراہ
کر دیا ہو اور بھٹکتا پھرتا ہو ،
اسکے ساتھی ہوں کہ وہ اسکو ہدایت
کی جانب بُلا رہے ہوں کہ ہمارے
پاس آ، آپ کہہ دیجئے کہ راہ تو بس
اللہ کی بتائی ہوئی راہ ہے اور ہم
کو حکم ہوا ہے کہ (سارے) جہانوں
کے پروردگار کے (پورے) مطیع
ہو جائیں "

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین نے مسلمانوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ تم اپنے قدیم اور آبائی دین کو چھوڑ کر کہاں اس نئے شخص محمدؐ نامی کی دعوت پر بہک گئے ہو، اب بھی واپس آجاؤ اور اپنے قومی و ملّی دین کی تقویت کا باعث بنو، مسلمانوں کو تعلیم اسی جواب کی مل رہی ہے۔ کہ کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ ہم اسی طریق کی طرف واپس آجائیں جسے دین کہنا ہی دین کی توہین ہے۔ یعنی جن میں کچھ بھی قدرت نہیں ہے انہیں قادرِ مطلق کی جگہ پر رکھ لیں؟ اور پھر وہ بھی اسلام کے بتلائے ہوئے اور دکھائے ہوئے حقائق کا مزہ چکھ چکنے کے بعد!

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ

مگر وہ ہکّا بکّا ہو کر کچھ سُنتا سمجھتا نہ ہو تمثیل کے اس جُزء کا مطلب یہ ہے کہ کیا تمہاری مرضی یہ ہے کہ اپنی ایسی حالت بنالیں کہ جس طرح ایک راہگیر جنگل میں غولِ بیاباں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر راہ اور رفیقانِ راہ سے جدا ہو گیا اور اس کے رفیق اسے آواز پر آواز دیئے جا رہے ہیں اور وہ ہے کہ مخبوط و سرگردان کچھ سُنتا سمجھتا نہیں، اسی طرح ہم گمراہوں کے پنجہ میں پڑ کر جادۂ حقیقت سے جدا ہو جائیں اور ہمارے ہادی اور پرانے رفیق پھر بھی خیر خواہی سے دعوتِ اسلام کئے جائیں، اور ہم گمراہی کو نہ چھوڑیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ صحیح راستہ تو بس وہی ہے جو اللہ کا بتایا ہوا ہے، اور ہمیں تو یہی حکم ملا ہے کہ اس کے پورے فرمانبردار ہو جائیں، یہی راستہ جنت الفردوس کی طرف جاتا ہے،

جُھکے پیشِ حق ہی یہ تیری جبیں
یہی راہ ہے راہِ خُلدِ بریں

صرف اللہ تعالےٰ ہی معبودِ برحق ہے

تم اسے تسلیم کر لو تمہاری بہتری اسی میں ہے

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے، سو اب بھی تم مانتے ہو،

(الانبیاء ۱۰۸)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم ہو رہا ہے کہ آپ مشرکوں سے کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی جا رہی ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ ہی معبودِ برحق ہے، تم سب بھی اسے تسلیم کر لو۔ اس سے اگلی آیت میں فرمایا،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ (الانبیاء ۱۰۹)	پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تو تمہیں یکساں طور پر خبردار کردیا ہے مجھے مطلقاً علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے"

فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ یعنی میں نے تمہیں خبر دیدی ہے احکام الٰہی کی بھی اور اُن احکام کی عدم تعمیل کے نتائج کی بھی، اب نہ میرے اوپر کوئی ذمہ داری باقی رہی ۔ نہ تمہارے پاس کوئی عذر معذرت،

وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝۔
پیمبر کو قطعی علم صرف وقوعِ عذاب اور وقوعِ آخرت کا رہتا ہے، وقت و زمانہ کی تعیین کا علم اُسے نہیں دیا جاتا، علم کامل کی نفی جب پیمبر اور پیمبر بھی کون ؟ اشرف الانبیاءؑ سے کی جارہی ہے تو کسی مرشد یا ولی کے لیئے علم غیب کا اعتقاد رکھنا کیسی کھلی ہوئی نادانی ہے،

(ماجدی)

بیان ہورہا ہے تمہاری اس حماقت و ضلالت خدا کی توحید سے اعراض اور بُت پرستی کا انجام جہنم کی آگ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں تمہارے سامنے آ کر رہے گا بس قیامت آنے کی دیر ہے"

یہ روزِ قیامت ہے یہ ہے شرک کا انجام!
مشرک بھی ہیں دوزخ میں اور انکے سبھی اصنام

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو
نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں
اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

(سورۃ الکٰفرون)

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں، اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو، اور نہ میں آئندہ تمہارے بتوں کی پرستش کرنے والا ہوں اور نہ تم ہی آئندہ میرے معبود کی پرستش کرنے والے ہو، تمہیں تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھے میرا بدلہ ملے گا"

قَوْلُهٗ (قُلْ) يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ مَامُوْرٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَنْ لَّا یَعْبُدَھَا وَیَتَبَرَّأُ مِنْھَا (تفسیر الکبیر للرازی جز ۳۲ ص ۱۳۷)

لفظ قُلْ اس بات کی دلیل ہے آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ آپؐ معبودانِ باطل کی عبادت نہیں کرتے بلکہ اُن سے بیزار ہیں۔

یہ خطاب اُن کافروں سے ہے جو کفر و ایمان جاہلیت و اسلام کے طریقوں کو ملا جلا کر کوئی نیا دین اپنی تجویز سے قائم کرنا چاہتے تھے۔ مثلاً یہ کہ ایک سال تبلیغ و تعلیم خالص توحید کی ہو اور دوسرے سال مورتی پوجا کی۔ یہ کوشش عرب اور اس دور کے عرب کے ساتھ مخصوص و محدود نہ تھیں، بارہا یہ کوششیں ہو چکی ہیں، اور اب بھی جاری ہیں کہ کفر و اسلام اور شرک و توحید کو ملا کر ایک کر دیا جائے "

ہندوستان میں اکبر کا دین اسی کوشش کا ایک نمونہ تھا۔ اور عین اس وقت تو یہ کوششیں کہیں زیادہ زور و قوت و اثر کے ساتھ جاری ہیں، وَلَا ..... اَعْبُدُ تمہارا یہ دعویٰ ہی غلط و بے بنیاد ہے کہ تم میرے خدا کی عبادت کرتے ہو، خدائے اسلام مشرکین کے معبودِ اعظم سے بالکل مختلف ہے۔

جب تم اپنے دین و آئین پر قائم ہو تو تمہارا شمار اہل دین میں نہیں ہو سکتا، اور میں جب تک اپنے مسلک پر مستقیم ہوں ظاہر ہے کہ میں مشرک نہیں سمجھا جا سکتا، کفر و اسلام کے درمیان شرک و

www.KitaboSunnat.com

توحید کے مابین کوئی نقطۂ اشتراک سرے سے ہی نہیں "

قرآن - یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ زبان عربی میں اور محاورۂ قریش پر ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت کے سمجھنے کے لئے ہمیشہ عرب ہی کے اسلوب بیان کو پیش نظر رکھنا ہوگا نہ یہ کہ اردو، یا فارسی، یا انگریزی یا کسی اور زبان کے معیار کو - توحید پر انعام اور شرک پر عذاب مل کر رہے گا یہ قانونِ الٰہی اور فیصلۂ ربانی ہے، جس پر عمل لازمی ہے، بعض لوگوں نے عجیب "خوش فہمی" سے کام لے کر اس آیت کو اسلام کی رواداری اور مرنجان مرنج پالیسی کے ثبوت میں پیش کیا ہے کہ اسلام نے ہر مذہب والے کو اپنی اپنی جگہ قائم اور باقی رہنے کی اجازت دیدی ہے، حالانکہ واقعہ اس کے برعکس ہے آیت تو اکبر (فرماں روائے ہند) کے نکالے ہوئے مخلوطی دین اور اسی قبیل کی ساری کوششوں کی لاحاصل اور ناکامی کا اعلان کر رہی ہے - دین اردو میں بے شک مذہب ہی کا مرادف (دوسرا نام) ہے۔ لیکن عربی میں اس کے یہ معنیٰ صرف ثانوی اور مجازی ہیں، اصلی اور اولی معنیٰ جزا یا بدلہ ہی کے ہیں، لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ؕ جائز ہے کہ یہاں بھی دِینُكُمْ سے مراد شرک اور دِینِیْ سے مراد توحید لی جائے۔ آیت کی ترکیب حصر کے معنیٰ دے رہی ہے۔ یعنی تمہاری جزا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں کو ملیگی نہ کہ کسی اور کو۔ اور میری جزا مجھی کو ملیگی نہ کہ کسی اور کو۔"

تُو کر رہا ہے جو بھی وہ اچھا ہے یا بُرا
عاجزؔ تو اپنے فعل کی خود پائے گا جزا

مَیں اُن معبودانِ باطل کی عبادت نہیں کرتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو اگر تم
اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ	میرے دین کی طرف سے شک
مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ	میں ہو سو مَیں ان (معبودوں)
اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ	کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ	کرتے ہو اللہ کے سوا، بلکہ
اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ	مَیں تو اللہ کی عبادت کرتا ہوں
يَتَوَفّٰىكُمْ وَاُمِرْتُ	جو تمہاری جان قبض کرتا ہے
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اور مجھے حکم ملا ہے۔ کہ مَیں بھی
(یونس ۱۰۴)	ایمان لانے والوں میں ہوں"

دینِ جاہلیت اور دینِ اسلام میں فرق

یہاں داعیِ اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے اصلی و اساسی فرق دینِ اسلام و دینِ جاہلیت کے درمیان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر دیا ہے۔ ارشاد یہ کرایا جا رہا ہے کہ اگر اب بھی ابہام و اشتباہ باقی ہے۔ تو سن لو کہ بنیادی فرق میری دعوت اور تمہارے دینِ جاہلیت کے درمیان یہ ہے۔ کہ تم سب شرک میں مبتلا ہو اور کسی نہ کسی صورت میں غیر اللہ کو معبود بنائے بیٹھے ہو، اور میری دعوت خالص توحید کی ہے۔

مَیں اُس خدا کی عبادت کی طرف بلا رہا ہوں جو مطلق الاختیار ہے، تمہاری موت و زندگی دونوں پر حاکم ہے، دونوں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں، بہت سی مشرک جاہلی قوموں نے خالق کسی اور کو سمجھا ہے اور موت و ہلاکت کا دیوتا کسی اور کو عجب نہیں کہ مشرکینِ عرب بھی کچھ اسی قسم کے عقائد میں مبتلا ہوں، اور یہ نہ ہو تب بھی یَتَوَفّٰکُمْ یہ پہلو نمایاں طور پر سامنے لا رہا ہے کہ موت تمام تر اُسی خدائے برحق کے ہاتھ میں ہے سابقہ اُسی سے پڑنے والا ہے ڈرنا اُسی سے چاہیئے،

دیکھ کر شاخ پہ شادابیٔ گُل کا انجام — دل لرز اُٹھے نہ کس طرح تماشائی کا
موت کا ذکر بھی ہو فکر بھی ہو محشر کی — ہے تقاضا یہی عاجز تری دانائی کا

(صبحِ صادق)

آخری فیصلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آخری فیصلہ کُن اعلان کرایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا رہا ہے، تاکہ کفار کے ذہن کے کسی گوشے میں اگر طمع خام اس قسم کا ہو کہ دباؤ ڈال کر آپ کو کچھ نرم کیا جا سکتا ہے تو وہ اس کو اپنے ذہن سے نکال دیں۔ اور جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں کر گزریں، اس قسم کا اعلان آخری مرحلے میں تمام انبیاء سے ماثور ہے، اور یہ دراصل قوم سے رسول کا اعلانِ براءت ہوتا ہے جس کے بعد ہجرت کا مرحلہ آ جاتا ہے"

اَلَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ کی صفت کا حوالہ یہاں بطورِ تنبیہ و تذکیر ہے، یعنی وہی خدا جو تمہیں وفات دیتا ہے اور جس کے آگے جواب دہی کے لئے لازماً تمہیں حاضر ہونا ہے"

وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۰ یعنی مجھے جو حکم ملا ہے وہ یہی ہے، کہ میں مومن و موحد بنوں اس سے قطع نظر کہ تم کیا روش اختیار کرتے ہو"

ہونٹوں پہ مرے ذکر ترا صبح و مسا ہے
اک یاد تری میرے ہر اک غم کی دوا ہے
جس میں تری الفت ہے وہ دل مجھکو دیا ہے
یہ تیری عنایت ہے محبت ہے عطا ہے

اللہ کی عبادت ہی ہے رحمت کا خزینہ
اللہ کی عبادت ہی دل و جاں کی غذا ہے
(صبحِ صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تمام درختوں کے قلم بن جائیں اور تمام سمندروں

کے پانی کی روشنائی بن جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی صفات و ثنا لکھی نہیں جا سکتی اللہ تعالیٰ کے کلمات نہ بیان ہو سکتے ہیں نہ اُن کا شمار ممکن ہے نہ اُن کا احاطہ ہو سکتا ہے، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ،

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ	اور جتنے درخت زمین بھر میں
مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ	ہیں اگر یہ سب قلم بن جائیں اور
وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ	اس سمندر کے علاوہ سات سمندر
بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا	اور ہو جائیں تو بھی اللہ کے
نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ	کلمات (کلامیان) ختم نہ ہو بیشک
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○	اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے

(لقمان ۲۷)

چنانچہ ایک ایک درخت سے ہزار ہا ہزار قلم تیار ہونے لگیں وہ قدرت میں بھی کامل ہے اور علم و حکمت میں بھی، اُس کی قدرت اور حکمت کی شانیں لاانتہا ہیں، انسان اپنی سمجھ کے لائق بس یہ فرض کر لے کہ رُوئے زمین کے جنگلوں میں، باغوں میں کھیتوں میں، مکانوں میں راہوں اور سڑکوں پر جو بے شمار درخت ہیں یہ سب بھی اگر قلموں میں تبدیل ہو جائیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کے سمندری پانی کا ذخیرہ کئی گنا بڑھ کر روشنائی کے سمندر تیار ہو جائیں تو وہ سارے قلموں کے جنگل اور یہ ساری روشنائی کے سمندر مل کر بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت و حکمت کو احاطہ میں لانے میں کافی نہیں ہو سکتے،

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ قدرت اور علم یہ وہ دو صفتیں ہیں جو تمام صفات وافعال سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے عموم کے بعد انہیں خصوصاً بھی بیان فرما دیا گیا، البحر سے مراد جنس بحر ہے کوئی متعین سمندر نہیں، سبعۃ ابحر سبعۃ سے بھی مراد سات کا مخصوص و متعین عدد نہیں بلکہ محاورہ عربی کے مطابق محض کثرت ہے " لیس لانحصارها فی سبعۃ وانما الاشارۃ الی لعدد والکثرۃ ولو بالف بحر (کبیر) المراد بالسبعۃ الکثرۃ (روح)

سید البشر خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

خدایا میں تیری نعمتوں کا اتنا شمار بھی نہیں کر سکتا جتنی ثنا تو نے اپنی آپ بیان فرمائی ہے"

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ لکھوانا شروع کرے کہ میرا یہ امر اور یہ امر تو تمام قلمیں ٹوٹ جائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گھس گھس کر) اور تمام سمندروں کے پانی ختم ہو جائیں "

قلم بھی ٹوٹ جائیں، سب سمندر خشک ہو جائیں
ثنا تیری الٰہی کوئی پھر بھی لکھ نہیں سکتا

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی مکۃ المکرمہ
۱۰ / اگست ۱۹۹۴ء

کتاب ختم ہوئی وللہ الحمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ باری تعالےٰ اور کائنات کے عجائبات پر مسلم اور غیر مسلم، علماء و فضلاء اور سائنسدانوں کے بیانات

(ماخوذ از مختلف کتب)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ باری تعالےٰ اور توحید

قرآنِ مجید کا طرزِ استدلال

قرآن مجید میں وجودِ باری تعالےٰ اور توحید پہ الگ الگ دلائل ملتے ہیں ۔

وجودِ باری تعالےٰ پر دلائل

انسان اپنی فطرت اور مزاج کے اعتبار سے ہی ایک دل پھینک پجاری واقع ہوا ہے۔ اپنی ابتدائی تاریخ سے وہ معبودِ حقیقی کی تلاش میں مگن نظر آتا ہے۔ معبودِ حقیقی سے آشنا ہو گیا تو فبہا ورنہ کوئی نہ کوئی معبود تراش لیتا ہے۔ کبھی دریا کو خدا بنا لیا، کبھی سورج کو، کہیں پتھر کو اور کہیں سانپ کو۔ اور کچھ نہیں تو جاہ، مال یا اپنے نفس کا پجاری بن جاتا ہے، قدیم سے قدیم تاریخ دیکھیں تو انسان کسی نہ کسی معبود کے سامنے سجدہ ریز نظر آتا ہے ہزارہا سال قدیم کھنڈرات میں جاؤ تو سب سے پہلے جو چیز ان کھنڈروں میں نظر آتی ہے وہ کسی نہ کسی معبد کی چار دیواری ہوتی ہے۔ قرآن کا طرزِ استدلال یہ ہے کہ وہ انسان کو اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت کے اصل تقاضے کی طرف بلاتا ہے۔ اور ایمان باللہ کو اور اسلام کو عین فطرت قرار دیتا ہے، ارشاد ہے:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الروم ۳۰)

ترجمہ: اپنا رُخ سب طرف سے پھیر کر دین کی طرف کرو یہ خدا کی وہ فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کی بنائی ہوئی فطرت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ سیدھا اور ٹھیک دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"

خدا پہ ایمان فطری امر ہے

وجودِ باری تعالےٰ پہ ایمان کو عین فطرت قرار دیتے ہوئے قرآن انسانوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے"

أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (ابراہیم ۱۰)

ترجمہ: کیا آسمان اور زمین پیدا کرنے والے خدا پر ہی شک ہے" اور فرمایا

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۔ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ (الطور ۳۵-۳۶)

ترجمہ: کیا وہ آپ ہی آپ پیدا ہو گئے ہیں یا وہ ہی اپنے آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خالق ہیں ؟ کیا اُن ہی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے ؟ نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو یقین حاصل نہیں ہے "

یہاں پر قرآن مجید ایک عقلی دلیل پیش کرتا ہے وہ یہ کہ عدم سے وجود میں کوئی چیز از خود نہیں آسکتی، یعنی کوئی چیز کسی کے بن بنائے آپ سے آپ نہیں بن سکتی اور نہ ہی کوئی مفعول اپنا فاعل آپ ہو سکتا ہے "

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ قرآن مجید خشک منطق اور گھسے پٹے قدیم فلسفیانہ طرزِ استدلال کا سہارا نہیں لیتا ہے۔ بلکہ قرآن مجید انسان کی فطرتِ سلیمہ کو مخاطب کرتا ہے اور انتہائی حسین ادبی انداز میں اللہ تعالےٰ کے وجود سے متعلق آیاتِ بینات اور کھلی کھلی نشانیاں پیش کرتا ہے، ایسی نشانیاں جن پر غور کرنے سے فطرتِ سلیمہ صرف ایک ہی نتیجے پر پہنچ سکتی ہے اور وہ ہے وجود باری تعالےٰ کا اثبات ایسی نشانیاں جو خود انسان کے اندر اور اس کے اردگرد پائی جاتی ہیں انہیں وہ آیاتِ نفس و آفاق قرار دیتا ہے، ارشادِ باری تعالےٰ ہے :

سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ - اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ - اَلَآ اِنَّهُمْ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطٌ (حٰمٓ سجدہ ۵۳-۵۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ! ہم عنقریب ان کو (اطراف) عالم میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے کیا یہ تم کو کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار ہر چیز سے باخبر ہے۔ دیکھو یہ اپنے پروردگار کے رُوبرو حاضر ہونے سے شک میں ہیں۔ سُن رکھو کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے"

اور فرمایا:

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ـ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۔

(الذاریات ۲۰ - ۲۱)

ترجمہ! اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری جانوں کے اندر بھی! کیا تم دیکھتے نہیں ہو"

سینکڑوں آیات کے اندر وجودِ باری تعالیٰ کے متعلق دل ہلا دینے والا کلام ہے۔ اور اگر انسان آنکھیں کھول کر پڑھے تو اس کا رُواں رُواں وجودِ باری تعالےٰ کی گواہی دے۔ ایسے دلائل و براہین۔ ایسی نشانیاں، اور ایسی آیات و بینات کہ فطرتِ سلیمہ رکھنے والا کوئی شخص چشمِ پُرنم کئے بغیر اُن سے نہیں گزر سکتا۔ ہر مرحلے اور ہر موقع پر دل سے یہی صدا نکلتی ہے"

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (المومنون ۱۴)

ترجمہ! سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صنّاعوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر ہے"

تین قسم کے دلائل ، ان آیات میں زیادہ تر تین قسم کے دلائل ہیں"

۱- کائنات کے عجائبات اور نیرنگیاں، اور ان سب کا ایک قانون کے ماتحت ہونا"

۲- کائنات کے تمام امور میں اسباب وعلل کا تسلسل، تغیر و انقلاب کا نظام اور سب کا ایک مرتب سلسلہ"

۳- سلسلہ عالم اسباب کے ہر واقعہ اور ہر مرحلہ میں بے انتہا مصلحتوں، حکمتوں اور فائدوں کا موجود رہنا"

ان مقدمات کو ذہن میں رکھ کر اگر ذیل کی آیات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو دل از خود گواہی دیتا ہے کہ یہ کائنات اور اس کا منظم سلسلۂ اسباب وعلل از خود وجود میں نہیں آ گئے بلکہ کسی حکیم و دانا اور قادرِ مطلق صانع اور خالق نے اپنے ارادہ اور قدرت سے ان کو بنایا ہے"

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ	ان کیلئے آسمانوں اور زمین کی
الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ	ساخت میں، رات اور دن کے
الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ	بہم ایک دوسرے کے بعد آنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ۔

(البقرہ ۱۶۴)

ہیں، ان کشتیوں میں جو انسان کے نفع کی چیزیں لئے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں، بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جاندار مخلوق پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابعِ فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں بے شمار نشانیاں ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اسکے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اگائی، پھر اس سے ہرے ہرے کھیت اور درخت پیدا کئے، پھر ان سے تہ بہ تہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔

(الانعام ۹۹)

شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیئے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں اور انگور، زیتون اور انار کے باغ لگائے جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور پھر ہر ایک کی خصوصیات جُدا جُدا بھی ہیں، یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان میں پھل آنے اور پھر انکے پکنے کی کیفیت ذرا غور کی نظر سے دیکھو، ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً

اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم بشر ہو کر (زمین میں) پھیلتے چلے جا رہے ہو، اور اسکی نشانیوں میں یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	اور تمہارے درمیان محبت اور
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ	رحمت پیدا کردی یقیناً اس میں
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ	بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس
وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ	کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور
وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ	زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ	اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ	یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ	ہیں دانشمند لوگوں کیلئے۔ اور اسکی
وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ	نشانیوں میں سے تمہارا رات اور
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	دن کو سونا اور تمہارا اسکے فضل
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وَمِنْ	کو تلاش کرنا ہے یقیناً اس میں
اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ	بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ	کیلئے جو (غور سے) سُنتے ہیں۔ اور
مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ	اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ	وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ وَمِنْ	ساتھ بھی اور آسمان سے پانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰیٰتِہٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ	برساتا ہے پھر اسکے ذریعہ زمین
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ	کو اسکی موت کے بعد زندگی بخشتا
	ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں
	ہیں ان لوگوں کیلئے جو عقل سے
(روم ۲۰ - ۲۵)	کام لیتے ہیں۔ اور اسکی نشانیوں
	میں سے یہ ہے کہ آسمان اور
	زمین اسکے حکم سے قائم ہیں"
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ	اس نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى	ستونوں کے جو تم کو نظر آئیں اس
فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ	نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ	وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے
فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ	اس نے ہر طرح کے جانور زمین
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ	میں پھیلا دیئے اور آسمان سے
مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا	پانی برسایا اور زمین میں قسم قسم
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝	کی عمدہ چیزیں اگا دیں"
(لقمان ۱۰)	
اَلَّذِىْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ	جو چیز بھی اس نے بنائی خوب
خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ	ہی بنائی اس نے انسان کی تخلیق
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ	کی ابتدا گارے سے کی پھر اسکی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ
سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا
مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
(السجدہ ۷-۹)

نسل ایک ایسے ست سے چلائی
جو حقیر پانی کی طرح کا ہے پھر اس
کو نک سک سے درست کیا اور
اسکے اندر اپنی رُوح پھونک
دی اور تم کو کان دیئے، آنکھیں
دیں اور دل دیئے اور تم لوگ
کم ہی شکر گزار ہوتے ہو"

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا
فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ
فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝
(النحل ۶۶)

اور تمہارے لئے مویشیوں میں
بھی ایک سبق موجود ہے اُنکے
پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان
ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی
خالص دُودھ جو پینے والوں کے
لئے نہایت خوشگوار ہے"

تَبٰرَكَ الَّذِىْ جَعَلَ
فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ
فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا
مُّنِيْرًا (فرقان ۶۱)

بڑا متبرک ہے وہ جس نے
آسمان میں برج بنائے اور اس
میں ایک چراغ اور ایک چمکتا
ہوا چاند روشن کیا"

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِىْ
یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ	جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ اُستوار کیا۔
(النمل ۸۸)	
مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ - (الملک ۳-۴)	تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے، پھر پلٹ کر دیکھو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔

اسی پہ ہے سب کی انتہاء

وجودِ باری تعالےٰ پر ایک خاص دلیل جسے اہلِ فلسفہ اور متکلّمین پیش کرتے چلے آئے ہیں، قرآن مجید میں ایک مختلف انداز سے بیان ہوئی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی سبب موجود ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات میں ہر چیز کے لئے اسباب و علل کا سلسلہ آگے کو بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ یا تو کہیں جا کر ختم ہوگا یا بغیر کسی انتہا کے مسلسل چلتا جائے گا۔ اگر علل و اسباب کے اس سلسلے کی انتہا نہیں ہے اور یہ یونہی چلا جائے گا تو لازم آتا ہے کہ اسباب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس سلسلے کا کوئی بھی آخری سرا نہ ہو۔ مطلب یہ کہ کہیں بھی نقطۂ آغاز نظر نہیں آسکتا اس لئے کہ جب آخری سرا ہی کسی چیز کا معلوم نہیں تو نقطۂ آغاز کہاں سے آئے گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں ہو سکتی "

تسلسل عقلاً بھی محال ہے بلکہ انسان اس کے تخیّل سے بھی عاجز ہے۔ اس بنا پر لامحالہ سلسلۂ علل و اسباب کا کہیں نہ کہیں خاتمہ ہونا ضروری ہے، یہی ہر چیز کا نقطۂ آغاز ہو گا، یعنی وہ علت العلل یا علتِ کل جس پر تمام علتیں ختم ہو جاتی ہیں یہی خلق و پیدائش اور کائنات کے وجود کی اصل علت ٹھہرے گی قرآنِ مجید میں یہی منطقی دلیل ایک دو آیتوں میں اس انداز میں مذکور ہے "

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ۔ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ (ہود ۱۲۳)

اور خدا ہی کے پاس ہے آسمانوں اور زمینوں کی چھپی بات اور اس کی طرف ہر بات لوٹائی جاتی ہے، اسی کی عبادت کر اور اسی پر بھروسہ کر "

اور ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی (النجم ۴۲)

" اور یہی کہ تیرے رب کی طرف ہے سب کی انتہا "

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم کتاب الایمان میں متعدد روایتوں سے مندرجہ ذیل حدیث مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا ! (لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ انسانوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور خدا کو کس نے پیدا کیا آسمانوں کو خدا نے بنایا، زمینوں کو اس نے بنایا، دنیا کی ہر چیز کو خدا نے پیدا کیا تو پھر خدا کو کس نے پیدا کیا، فرمایا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے جب کسی کو پیش آئے تو کہہ دے کہ آمنتُ باللہ " میں اللہ پر ایمان لایا)

غور کرنے پر صاف پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے غور کرنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرما رہے ہیں کہ آخر تمام علتوں کی کوئی نہ کوئی انتہا ضرور ہو گی، اور ایک علت کے بعد دوسری اور اس کے بعد تیسری اور پھر چوتھی، یوں بڑھتے بڑھتے کہیں نہ کہیں کسی نقطے پر پہنچنا پڑے گا جہاں پر ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ یہی سب سے پہلی علت ہے اور یہی ہر چیز کا سببِ اوّل ہے اور یہی کہنا پڑے گا، آمنتُ باللہ، میں اللہ پر ایمان لایا، یعنی اللہ تعالےٰ ہی وہ علتِ اولیٰ ہے جس کے بعد کوئی علت نہیں یہی تمام اسباب کا سبب اور تمام علتوں کی علتِ اصلیہ ہے۔"

وجودِ باری تعالےٰ اور توحید

ص ۱۳۹ - ۱۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہری وجودِ باری تعالےٰ کا انکار کیوں کرتے ہیں

مذکورہ بالا چند مثالوں سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ ان ملحدین کے پاس خدا کے انکار پر کوئی علمی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے یہاں صرف جھوٹے پروپیگنڈوں اور افترا پردازیوں کی بھرمار ہے۔ ورنہ خدا پرستوں نے کب یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ جل شانہ، چاند یا مریخ پر ہیں یا وہاں پر جنت اور دوزخ موجود ہیں۔ اس قسم کی باتیں قائلینؒ پر محض افترا ہیں۔ اور سادہ لوح لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ کہ جھوٹ موٹ ایسی باتیں بناتے ہیں جن سے اُن کے دِل خدا اور ان کی شریعت سے پھر جائیں۔ آپ جہاں بھی خدا کے انکار کے بارے میں ان کے دلائل سنیں گے تو ان کے پاس صرف یہی ایک کھوکھلی بات ہے کہ خدا تعالےٰ دائرۂ محسوسات میں نہیں ملتا ہے، اس بنا پر ہستیِ باری تعالےٰ سے منکر ہو کر عالمِ کائنات کو ایک بے جان مادہ کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں، خدا تعالےٰ جب دائرہ محسوساتِ ظاہری سے خارج ہی ہے تو اس ظاہری دائرے میں اُن کو پانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے جیسے کسی چیز

لہ اللہ کے قائل یعنی ماننے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خوشبو یا بدبو آنکھ اور کان سے معلوم نہیں ہوسکتی، تو یہ نظریہ قائم کرلیا جائے کہ واقعہ میں خوشبو اور بدبو کا وجود ہی نہیں! بلکہ کہنا یہ چاہیئے کہ یہ دائرہ مسموعات[1] اور مبصرات[2] سے خارج ہے۔ یہ دائرہ مشمومات[3] کی چیز ہے۔ یا پھر کوئی شخص جنگل میں عمر گزار کر بس اور ٹرک یا کوئی ملاح، بحری پائلٹ سمندر پر تمام عمر رہ کر ہاتھی وغیرہ کے وجود کا انکار کرنے لگے۔ کیا ان لوگوں کے انکار کو صحیح سمجھا جائے گا؟ ہرگز نہیں، بالکل ان کو جاہل اور بے وقوف قرار دیا جائے گا، یہی حال منکرین خدا کا بھی ہے، کیونکہ کسی چیز کو نہ جاننا اس کا علم نہ ہونا اس چیز کے عدم وجود کی دلیل نہیں"

انفسی دلائل

کاش کہ یہ لوگ عقل سے کام لے کر فقط اپنی ذات کے بارے میں غور و فکر کرتے تو کبھی بھی راہِ حق سے نہ بھٹکتے اور اپنی ذات ہی میں وجودِ باری تعالٰے پر کامل شافی دلائل پاتے"

امام مالکؒ کی دلیل

ہارون الرشید نے امام مالکؒ

---

[1] سننے کی [2] دیکھنے کی [3] سونگھنے کی ہے نہ ہونا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وجودِ باری تعالےٰ پر دہریوں کے مقابلہ کے لئے دلیل معلوم کرنا چاہی تو آپ نے انسانوں کی مختلف شکلوں، آوازوں۔ نغمات اور لغات[1] سے استدلال کیا، جس کا حاصل یہ ہے کہ ابتدا سے آدم علیہ السلام کی اولاد کی شکلیں اور آوازیں ایک دوسرے سے مختلف چلی آرہی ہیں"

کبھی دو آدمیوں کی آواز اور شکل ایک جیسی نہیں ملے گی، بلکہ ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوگا، حالانکہ تمام بنی آدم ایک ہی قسم کے نطفہ سے رحم میں پرورش پاکر، ایک ہی غذا کھا کر پیدا ہوئے ہیں، اسی طرح جس ہوا کے تموّج[2] سے آواز پیدا ہوتی ہے وہ ہوا بھی ایک ہی ہے اور گلوں کی خلقت (آلاتِ صوت وغیرہ (LARYNX) بھی ایک جیسی ہے۔ پھر بھی اربوں مختلف آوازیں، آوازوں کا یہ باریک فرق عجیب کرشمۂ قدرت ہے۔

پھر ذرا لغات کے اختلاف میں غور فرمایئے، عربی، فارسی، افغانی، انگریزی وغیرہ کتنی مختلف زبانیں دنیا میں بولی جاتی ہیں، جن کو ہر شخص اپنے والدین اور ماحول کے لوگوں سے سیکھتا ہے، اور ان لوگوں نے اپنے آباؤ اجداد سے سیکھیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ اُوپر جاکر پہلے انسان تک جا پہنچتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا

---

[1] زبانوں [2] لہریں پیدا ہونا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ اس پہلے انسان نے اتنی زبانیں کہاں سے سیکھی تھیں ؟ اسی طرح اختلافِ لب و لہجہ اور انسانوں کے مختلف رنگ اور مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ اس میں کیا کیا حکمتیں مستور ہیں ؟ بہت سی حکمتیں تو معمولی غور و فکر سے سمجھ میں آسکتی ہیں اور بعض تک ابھی تک عقلِ انسانی کی رسائی نہیں ہوئی۔ رنگت، لب و لہجہ اور صورت کا یہ باریک فرق جس کی بدولت ایک انسان دوسرے سے ممتاز ہے حالانکہ سب کے وہی دو ہاتھ پیر، دو آنکھیں اور دو کان ایک ناک ہوتی ہے، یہ نہیں کہ ایک باپ کے چار بیٹے ہوں، تو کسی کو تین آنکھیں اور چار کان شناخت کے لئے ملے ہوں (یہ فرق کس طرح اور کہاں سے آیا ؟ اس کے جواب میں یوں کہنا کہ یہ سب اندھے، بہرے مادہ کے کرشمے ہیں ایسا مضحکہ خیز مغالطہ ہے جس پر صرف جاہل یا دیوانہ یقین کر سکتا ہے۔

آخر کیا استحالہ یا ناممکن ہے اگر ہم کہیں کہ آخر کوئی ایسی ہستی ضرور موجود ہے جس نے اپنی حکمتِ بالغہ سے یہ سب کچھ کر دیا ہے۔ اور اسی نے پہلے انسان کو الہام کے ذریعے بولی سکھائی اور پھر اسی سے دوسرے لوگوں نے سیکھی۔

اسی بات کو قرآن واضح کرتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا اور طرح طرح کی بولیاں تمہاری اور رنگ۔ اس میں بہت نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کو۔

" الروم آیت ۲۲ " (ترجمہ حضرت شیخ الہند)

دلیل ۲

حرارتِ بدن کی یکسانیت اور صورتوں کا اختلاف کیوں ہے

یہ عام مشاہدہ ہے کہ صحت مند آدمی کا درجہ حرارت ۹۸ ½ درجہ فارن ہیٹ ہے۔ سردی پڑے یا گرمی بدن کا درجۂ حرارت جوں کا توں رہتا ہے، نہ اضافہ ہوتا ہے نہ کمی۔ افریقہ کے منطقۂ حارۂ[1] کے باشندے اور بحرالکاہل کے جزائر میں رہنے والی قومیں اس شدت کی گرمی میں زندگی گزارتے ہیں جس کا حال سُن کر آدمی گھبرا جاتا ہے۔ اس کے باوجود وہاں کے لوگ دھوپ میں چلتے پھرتے اور کام کاج کرتے ہیں، لیکن اُن کے بدن کی گرمی یا درجۂ حرارت وہی ۹۸ ½ درجہ فارن ہیٹ ہوتا ہے جیسا کہ منطقۂ معتدلہ میں رہنے والے انسانوں کا ہوتا ہے، اور جہاں چھ ماہ کا ایک دن اور چھ ماہ کی ایک رات ہو، جہاں

---

[1] گرم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج صرف افق پر دیکھا جا سکتا ہو، وہاں سردی کی شدت کا کیا عالم ہوگا؟ درختوں کا نام و نشان نہیں، چاروں طرف برف ہی برف ہے اور ہر شے منجمد، لیکن جو انسان اِسی ماحول میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ برف کے میدانوں اور پہاڑوں پر چلتا پھرتا ہے اور انہی برف کے تودوں کے اندر مکان بنا کر رہتا ہے، اُس کے بدن کا درجۂ حرارت بھی وہی ۹۸½ درجہ فارن ہیٹ ہوگا، آب و ہوا میں اتنا اختلاف، ماحول میں اتنا فرق، غذا یکساں نہیں، بود و باش الگ الگ، رہن سہن الگ غرض بہت سی باتوں میں منطقہ حارہ کے رہنے والے منطقۂ باردہ کے رہنے والوں سے الگ ہیں۔ مگر اتنے وسیع اختلاف کے ہوتے ہوئے بھی دونوں کے بدن کا درجۂ حرارت یکساں ہے کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ ایک ایسی ہستی ضرور موجود ہے جس نے زمین پر رہنے والے انسانوں کے فائدے اور ضرورت کے پیشِ نظر جہاں شکل و آواز وغیرہ میں فرق رکھا کہ زید، بکر سے ممتاز ہو سکے اور دنیاوی کاروبار وغیرہ چلانے میں آسانی ہو، وہاں درجۂ حرارت ہمیشہ اور ہر جگہ یکساں ۹۸½ درجہ فارن ہیٹ رکھا کہ درجۂ حرارت کی وجہ سے بیماریوں کی تشخیص ہو سکے۔

"دہریت سے اسلام تک ۲۴ - ۲۷"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید

دائمی انقلاب

جب یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ خداوندِ قدوس کی ذات کا موجود ہونا ایسی بدیہی حقیقت ہے جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے واحد حقیقی ہونے کے بے شمار دلائل اور علامات موجود ہیں، جن کی بنا پر کسی کو یہ گنجائش باقی نہیں رہتی کہ ممکنات کی پیدائش اور بقاء میں کسی دوسری ہستی کے تصرّف کو تسلیم کرے۔ انسان جب بھی اپنی ذات اور آسمان و زمین کی تخلیق اور رات دن کے آنے جانے پر غور کرے گا تو وہ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ کائنات کی کسی چیز میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسری ہستی کا کوئی دخل نہیں ہے"

بارِ ثبوت مشرک پر ہے

شرک اور توحید پر بحث کرنے سے پیشتر یہ طے کر لینا چاہیئے کہ ان دونوں دعووں میں کسی دعوے کی حیثیت اثبات کی ہے اور کسی کی حیثیت انکار کی ہے۔ ظاہر ہے کہ مشرک ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے خدا کا اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ پس مدعی تو مشرک ہی ہے رہا موحد تو اس کا مقام صرف انکار کا مقام ہے یعنی مشرک کے اضافہ کردہ خدا کا۔ وہ صرف انکار کرنا چاہتا ہے۔ بحث و تحقیق کا عام قاعدہ ہے کہ صرف مدعی ہی پر بارِ ثبوت ہوتا ہے۔ منکر کے لئے صرف انکار کافی ہے، لہٰذا تعدادِ الٰہ پر مشرک سے برہان و دلیل کا مطالبہ کیا جائے گا، نہ کہ موحد سے، قرآن مجید میں ارشاد ہے"

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ (المؤمنون، ۱۱۷)

(ترجمہ) اور خدا کے سوا جو دوسرے معبودوں کو پکارتا ہے اس کے پاس اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں"

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے"

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ (الکہف ۱۵)

(ترجمہ) یعنی ہماری قوم کے لوگوں نے اللہ کے سوا جو معبود بنا لئے ہیں۔ کیوں نہیں وہ کھلی دلیل اس پر لاتے"

توحید کے متعلق قرآن مجید اس ٹھوس مطالبہ کو مختلف انداز میں بار بار پیش کر رہا ہے لیکن مشرکین کے پاس اپنے اس دعوے پر کوئی شہادت اور دلیل نہیں جو کہ اس مطالبہ کا جواب بن سکے۔ اور نہ ہی آئندہ اس کا جواب پیش کر سکیں گے۔ اب حق تو یہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم صرف مشرکین سے دلیل کا مطالبہ کرتے۔ اور از خود کسی مزید دلیل کو پیش کرنے کی کوشش نہ کرتے۔ لیکن پھر بھی تبرعًا بے شمار میں سے چند دلائل بطورِ نمونہ پیش کئے جاتے ہیں،

محتاج خدا نہیں ہوسکتا

ظاہر ہے کہ شراکت ایک عیب اور نقص ہے۔ جب کہ فردیت اور توحد صفتِ کمال ہے۔ اب ہم شاہانِ دنیا جن کو مجازی اقتدار حاصل ہے، کو دیکھتے ہیں کہ وہ مختصر سے ملک میں کسی دوسرے بادشاہ کے وجود کو برداشت نہیں کرتے۔ اور اپنے ملک میں دوسرے کی شراکت کو بُرا مناتے ہیں۔ اور جوں جوں ملک ترقی کرتا جاتا ہے۔ اتنا ہی شراکت سے نفرت بڑھتی جاتی ہے۔ پھر مقتدرِ اعلیٰ حقیقی اتنے بڑے عالم میں دوسرے کی شرکت کیسے گوارا فرمائیں گے۔ نیز اگر ایک خدا سے نظام چل سکتا ہے تو دوسرے خدا کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ اور جس کی کوئی حاجت نہ ہو تو وہ بے کار محض ہوتا ہے۔ پھر بے کار کیسے خدا ہوسکتا ہے، اور اگر ایک خدا تدبیرِ عالم کے لئے کافی نہیں، بلکہ دوسرے خدا کی ضرورت ہے تو پھر ایک، دوسرے کے محتاج ہوا، اور احتیاج الوہیت کے منافی ہے، یعنی محتاج کس طرح اِلٰہ ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کمزور نہیں ہو سکتا

خدا وہی ہو سکتا ہے جو اپنی ذات و صفات میں ہر حیثیت سے کامل اور مکمل ہو۔ اور ہر قسم کے عیوب اور نقائص سے بھی پاک ہو یعنی نہ وہ حادث اور نہ مرکب ہو جیسے اس کتاب کے پہلے حصہ میں مفصل گزر چکا ہے، نہ والد اور مولود ہو اور نہ وہ کسی حیثیت سے عاجز اور نہ جاہل ہو، اور نہ بے کار اور مغلوب ہو کہ کوئی دوسرا اُس کے کام میں دخل اندازی کر سکے۔ اب (نعوذ باللہ) اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دونوں لامحالہ اسی شان کے ہوں گے جس کو ہم نے ابھی بیان کیا ہے، چنانچہ اگر دونوں میں سے ایک خدا کسی چیز کی ایجاد کا ارادہ کرے۔ تو دوسرا اُس کی مخالفت کی قدرت رکھتا ہے یا کہ نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو اُس خدا کا کمزور ہونا لازم آیا، اور اگر جواب اثبات میں ہو۔ تو دونوں کی مراد پوری ہونے میں اجتماع نقیضین لازم آیا، جو محال ہے، لہٰذا ضرور بضرور ایک کی مراد پوری ہوگی، جس کے نتیجے میں دوسرا مغلوب ہو کر عاجز رہا۔ اور عاجز خدا نہیں ہو سکتا، اگر کوئی یہ کہے کہ دونوں کا ہر ایک چیز میں اتفاق و اتحاد رہے گا، تو ہم کہتے ہیں کہ اتفاق اور اتحاد کی بنا، ہمیشہ ضرر سے بچاؤ یا کوئی اور ضرورت ہوتی ہے جو کہ مستلزم ہے احتیاج کو اور خدا محتاج نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا محدود نہیں ہوسکتا

اگر کوئی کہے کہ دونوں کا قبضۂ قدرت علیحدہ علیحدہ خطوں یا افعال میں ملنا جائے۔ تو سوال یہ ہے کہ ایک خدا دوسرے کی حدود میں کوئی تصرف کرسکتا ہے یا کہ نہیں۔ اگر نہیں کرسکتا ہے تو کمزور ہوا، اگر کرسکتا ہے تو دوسرا خدا اس مدافعت پر قدرت رکھتا ہے یا نہیں اگر مدافعت پر قدرت نہیں رکھتا تو عاجز ہوا، اگر مدافعت کر سکتا ہے تو پہلا خدا عاجز ہوا چنانچہ دو خدا فرض کرنے میں لامحالہ ایک کا یا دونوں کا عاجز اور محتاج ہونا لازم آیا، اور یہ بدیہی بات ہے کہ عجز اور احتیاج کے ساتھ خدائی نہیں ہوسکتی ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں خدا کی حکومت محدود ہوجاتی ہے کیونکہ پھر تو ضرور بضرور ہر ایک کے لئے معین حدود ہوں گی، اور محدود ہونا بذاتِ خود الوہیت کو باطل کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا ضرور بضرور غیر محدود ہوگا۔

تمام عقلاء وحدانیت کے قائل ہیں

یہی وجہ ہے کہ تمام عقلاء وحدانیت کے قائل ہیں، چنانچہ کتاب کے پہلے حصہ میں متعدد فلاسفروں اور سائنسدانوں کے اقوال اور آراء کو ذکر کیا گیا ہے جو خدا کی وحدانیت کے قائل ہیں، فاضل ڈاکٹر ڈی اولیری اپنی کتاب "فلسفۂ اسلام" میں لکھتے ہیں کہ " فلسفے کے تمام مذاہب سے رفتہ رفتہ اس قطعی دعوے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار ہوتا ہے کہ خدا ایک ہے اور وہ ابدی اور غیر متغیر ہے اور وہی کائنات کا اصل منبع اور اس کی علتِ اوّل ہے[1]۔

آگے چل کر ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: فلاطینوس کی تعلیم میں خدا مطلق ہے۔ یعنی حلقۂ وجود اور حقیقت کے ماوراء وہی پہلی طاقت ہے وجود اور کون کے متعلق ہم جو کچھ جانتے ہیں۔ اس کی ذات پر اطلاق نہیں ہوتا اس لئے وہ ناقابل علم ہے کیونکہ وہ اسی سطح پر ہے جو ہماری فکر سے قطعاً ماورا ہے وہ غیر محدود ہے اور اس بنا پر ایک، کیونکہ غیر محدود ہونے کی وجہ سے اسکے علاوہ اور کسی وجود کا اس سطح پر امکان نہیں رہتا[2]۔

جولین ہکسلے کا اعتراف

اسی طرح طویل غور و بحث کے بعد جولین ہکسلے کو بھی بالآخر کہنا پڑا۔ کہ اگر کسی طرح کا خدا یا مافوق الفطرت ہستی کو تسلیم کی جائے تو پھر خدائے واحد کی ہستی کے علاوہ کسی کا ہونا ممکن ہی نہیں[3]

خدا ناقص العلم نہیں ہو سکتا

انسان کا وجدان متعدد

---

[1] فلسفہ اسلام ص ۲۳ مؤلف ڈی اولیری [2] فلسفہ اسلام ص ۲۷ مؤلف ڈی اولیری [3] قرآن نمبر ڈائجسٹ جلد ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے وجود کو کیسے تسلیم کرے گا جب کہ وہ اس بات کو خوب سمجھتا ہے کہ اگر دو یا زیادہ خدا کو مانا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا ان میں ایک خدا دوسرے خدا سے اپنے اسرار اور ارادے پس پردہ رکھنے کی قدرت رکھے گا یا کہ نہیں؟ اگر یہ قدرت رکھے گا تو دوسرا خدا عجز اور جہل کی بنا پر خدا نہ ہوا اور اگر یہ قدرت نہیں رکھتا کہ دوسرے سے کوئی راز یا ارادہ چھپائے تو اس عدم قدرت کی وجہ سے خود عاجز ہوا، اور عجز خدائی کے منافی ہے۔ الغرض متعدد خدا فرض کرنے میں لامحالہ ایک یا سب کے سب کا جاہل یا عاجز و محتاج یا مغلوب و محدود وغیرہ ہونا لازم آتا ہے اور یہ سب کی سب چیزیں خدائی کے خلاف ہیں۔ لہٰذا خدا کے واحد حقیقی ہونے کے علاوہ تمام تر آراء اور عقائد عقلاً، نقلاً دونوں طرح سے مردود اور باطل ہیں،

مشرک قومیں بھی علمی طور پر توحید کی قائل ہیں،

یہی وجہ ہے کہ دنیا میں اللہ عزوجل کی ہستی کا یقین رکھنے والی جس قدر اقوام ہیں، وہ علمی طور پر مسئلہ توحید کی ضرور قائل ہیں اور ایک بُت پرست بھی اس امر کی کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ کثرت میں اس وحدت کو ثابت کر دے، چنانچہ عیسائی تین خدا ماننے کے باوجود کہتے ہیں۔ کہ تینوں ایک ہیں، اور اس بات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر توڑ کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح مسئلہ توحید کو سلامت رکھیں اگرچہ وہ اس مسئلہ میں پوری طرح ناکام اور غلطی پر ہیں، تاہم اس سے اتنی بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ حقیقی تعدد کو وہ قومیں بھی گوارہ نہیں کرتیں جو کامل توحید سے محروم ہو کر مشرک ہو گئی ہیں"

خدا نہ والد ہو سکتا ہے نہ مولود | جس طرح متعدد خدا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح خدا والد اور مولود بھی نہیں ہو سکتا، (العیاذ باللہ) اگر خدا کے لئے بیٹا فرض کیا جائے تو سوال یہ ہے کہ مولود ممکن[1] ہے یا واجب؟ اگر ممکن ہے تو والد اور مولود میں مماثلت نہ رہی کیونکہ مولود کسی علت کا نتیجہ اور نوپید ہے۔ اور والد واجب الوجود ہے۔ حالانکہ والد اور مولود میں باہمی مماثلت اور ہمسری ضروری ہے۔ اگر یہ کہے کہ مولود بھی واجب الوجود قدیم اور ازلی ہے۔ تو مولود ہونا اور وجوب دونوں متضاد ہیں کیونکہ واجب الوجود کے معنی یہ ہیں کہ اس کا عدم ہر زمانے میں محال ہو، اور والد کا وجود تو ضرور بضرور والد کے بعد پایا جائے گا، نیز مولود غیر کا محتاج ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں

---

[1] ممکن کسے کہتے ہیں؟ اس کی تشریح کے لئے کتاب کے پہلے حصے کے دوسرے باب کی طرف رجوع کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ وجوب کے منافی ہیں لہٰذا مولود کو واجب الوجود تسلیم کر لینے کے بعد خدا پر والد کا حکم اور اس پر ولد کا حکم کیونکر کیا جا سکتا ہے اس صورت میں تو یہ ایک مجرد حکم ہی رہے گا، جس پر کوئی دلیل نہیں بلکہ لا محالہ مستقل متعدد خدا کا قائل ہونا ہے جس کا بطلان واضح ہو چکا ہے"

حادث خدا نہیں ہو سکتا

دوسری وجہ یہ ہے کہ مولود والد کا جزو ہوتا ہے اور جزو ممکن ہوتا ہے۔ اور ہر ممکن حادث ہوتا ہے۔ تو جب جزو کے لئے امکان ثابت ہو گیا تو کل بھی ممکن ہو گیا حالانکہ امکان اور حدوث وجوب کے منافی ہیں، لہٰذا خدا کے لئے بیٹا ہونا محال ہے، نیز اولاد کا ہونا اس واسطے ہوتا ہے کہ وہ حالتِ ضعف وغیرہ میں کام آئے اور اُسکے کاروبار میں معاون بنے۔ اللہ تعالٰی میں ضعف اور احتیاج محال ہے تو اس کے لئے ولد ہونا بھی محال ہے"

خدا مرکب نہیں ہو سکتا

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہر مولود اپنے والد کا جز ہوتا ہے اور وہ چیز جس کا جز ہو مرکب ہوتی ہے۔ اور مرکب چیز ممکن اور حادث ہوتی ہے ممکن اور حادث خدا نہیں ہو سکتا۔ اب جب کہ یہ ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے والد ہونا ناممکن ہے تو مولودیت کا ناممکن ہونا خود بخود واضح ہو گیا۔ لہٰذا یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ اللہ تعالےٰ نہ والد ہو سکتا ہے اور نہ مولود، اللہ تعالےٰ والد اور ولد ہونے اور تمام شرکاء سے مستغنی ہیں"

حضرت عیسیٰؑ اور مریم دونوں اسباب کے محتاج تھے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم دونوں انسان ہیں۔ اور انسان ہونے کی حیثیت سے وہ تقریباً دنیا کی تمام چیزوں کے محتاج ہیں، مشاہدہ اور تواتر سے ثابت ہے کہ وہ دونوں کھانے پینے سے مستغنی نہیں تھے، اور جو شخص کھانے پینے کا محتاج ہو وہ تقریباً دنیا کی ہر چیز کا بلاواسطہ یا بالواسطہ محتاج ہو گا۔ جو ذات اپنی بقاء میں تمام انسانوں کی طرح عالم اسباب سے مستغنی نہ ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے۔

توحید ایک فطری امر ہے

توحید ایک فطری اور بدیہی امر ہے۔ بے شمار بتوں اور دیوتاؤں کو ماننے اور ان کو سجدہ کرنے والے بھی جس وقت اپنے آپ کو بالکل بے سہارا پاتے ہیں، تو ان پر اپنی فطری حالت لوٹ کر آتی ہے — اور اپنے دل کی گہرائیوں میں سے صرف ایک ہی خدا کو پکارتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ان کو نہ کسی دیوتا یا بُت کا خیال آتا ہے اور نہ کسی روح وغیرہ کے فکر میں ہوتے ہیں۔

توحید میں دنیا و آخرت کے فوائد

تمام مشرکین اگرچہ اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تخلیق عالم اور اس کی ذات میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالےٰ کی مخصوص صفات، مافوق الاسباب افعال اور عبادات میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں، جس کی بنا پر خالص اور مطلوب توحید سے محروم ہو کر ضلالت کے راستوں پر پڑ کر دنیا اور آخرت کی بربادی مول لیتے ہیں، عقیدۂ توحید یعنی صرف ایک خدا کی بندگی و عبادت انسان کو صحیح معنی میں انسان بنانیکا واحد ذریعہ ہے جو انسان کی تمام مشکلات کا حل اور ہر تکلیف اور مصیبت میں اس کے لئے پناہ گاہ ہے۔ کیونکہ جو شخص یہ یقین کرے گا، کہ عالم کا خالق و مالک اور تمام نظام عالم میں متصرف اور تمام چیزوں پر قادر صرف ایک ذات ہے بغیر اس کی مشیت اور ارادے کے نہ کوئی ذرّہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ کوئی کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے، تو اس کی پوری توجہ ہر مصیبت اور راحت میں صرف ایک ذات کی طرف ہو جائے گی ظاہر ہے کہ جب یہ عقیدہ کسی کے قلب و دماغ پر چھا جائے اور اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال بن جائے تو دنیا ہی اس کے لیے جنّت بن جائیگی ساری دنیا سے بے نیاز خوف وخطر سے بالاتر زندگی گزارے گا"

" دہریت سے اسلام تک ۱۳۱ — ۱۳۸ "

وجودِ باری تعالیٰ کے شواہد

جہاں تک وجود باری کے شواہد کا تعلق ہے، اس کا سب سے پہلا ثبوت نظام کائنات ہی میں ملتا ہے۔ ایک ایسی کائنات جس میں مختلف فطری قوتیں پوری باضابطگی سے مصروف عمل ہیں اور ہر چیز میں ایسا نظم وضبط اور باقاعدگی ہے کہ اس کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ نظم وضبط کسی ناظم کے بغیر بھی ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ باضابطگی اس درجہ ہے کہ سیاروں کی نقل وحرکت اور یہی نہیں بلکہ اب تو انسان کے خلا میں پھینکے ہوئے مصنوعی سیاروں تک کے بارے میں پیشگی یہ بتانا ممکن ہوگیا ہے کہ وہ کس وقت کہاں ہونگے یہی باضابطگی کیمیائی ردِّ عمل میں جوہری اور برقی اثرات کے تعامل میں پائی جاتی ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ طبعی تغیرات کے فارمولے اور ضابطے حساب کی رو سے متعین کرنے ممکن ہوگئے ہیں۔ انسانی فہم ومشاہدہ کی رو سے اس نوعیت کا نظم وضابطہ ایک ناظم وکار فرما ذہن کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتا کیونکہ جہاں بھی کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کے پس پردہ کوئی منصوبہ اور اس منصوبے کو ٹھیک عملی جامہ پہنانے والی کوئی طاقت موجود نہ ہو ہمارا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ وہاں نظم وضبط کے بجائے انتشار و افراتفری رونما ہوگی،،

دوسری نوع کے شواہد زندگی کے مظاہر اور نامیاتی ڈھانچے میں پائے جاتے ہیں، ایک ماہر طبیعیات کی حیثیت سے مجھے سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ انسانی وحیوانی ڈھانچے کی دقیق ساخت اور پیچ در پیچ ترتیب ہے۔ انسان یا حیوانی جسم کے کسی عضو کی تخلیق یا ساخت بھی دنیا کے ذہین ترین انسان کے بس کی بات نہیں وہ تو زیادہ سے زیادہ یہ کرسکتا ہے کہ ان ہی میں سے بعض اعضا کی حرکات اور ان کے افعال کی محدود پیمانے پر مصنوعی طریقوں سے نقالی کرے مصنوعی دل، پھیپھڑے، گردے اور مشینی دماغ اسی قسم کی مساعی کی معراج ہیں،

دماغ ہی کو لے لیجئے اس کی صلاحیتوں کا بیان ممکن نہیں، لیکن طبعی حقیقت کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ پتا نہیں چل سکا کہ اس میں کچھ برق صفت اثرات پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اور انہی کے زیرِ اثر کچھ کیمیائی تغیرات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت دماغ کی اس مشینری کے ان گنت کام ہیں جن کا بیان کرنا ہی ممکن نہیں۔ یہ دماغ ہی ہے جو اعضاء کو حرکت میں لاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صرف حرکت ہی میں نہیں لاتا بلکہ ان پر پورا پورا ضبط بھی رکھتا ہے حتیٰ کہ دل کی حرکت اور سانس کی آمد و رفت بھی اسی کے تابع ہے۔ قوتِ حافظہ اسی کا کرشمہ ہے اور اسی کے نہاں خانے میں ہزاروں شکلیں اور خاکے محفوظ رہتے ہیں اور ذرا سے اشارے پر وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں پھر کیا کسی کے لئے ممکن ہے کہ وہ دماغ کی اس صلاحیت کی کوئی طبعی توجیہ پیش کر سکے کہ وہ مشکل سے مشکل مسائل کی عقدہ کشائی کس طرح کر لیتا ہے یا اس میں استدلال و استدراک، خواہش و تمنا اور سکون و اطمینان کی گوناگوں خصوصیات کس طرح پیدا ہو جاتی ہیں "

اسی طرح جمالیاتی ذوق اور حسن کا ادراک یا جذبات یا غیر مرئی حقائق مثلاً محبت، خودداری اور شخصیت کا ارتقاء یہ سب اسی تخمِ مایہ کے ایک ذرا سے مادے کے کرشمے ہیں لیکن ان میں سے کون سی چیز ایسی ہے جس کی کوئی طبعی توجیہ پیش کرنا تو خیر الگ بات رہی کوئی عقلی توجیہ ہی پیش کی جا سکے "

پھر جسم کی پیچیدہ مشینری کو لیجئے اور اس مختلف النوع کیمیائی تعامل پر ضبط و نظم کا نظام دیکھئے جس کے عمل کو جسم کے باہر اگر کہیں دہرانے کی کوشش کی جائے تو کبھی کامیابی حاصل نہ ہو۔ وہ نظام جو تلخیات ہاضمہ کے مضر اثرات اور تکان کو زائل کرتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی انسان کی نشوونما کے لئے سازگار حالات پیدا کرتا ہے، جسم
بیماریوں کے جراثیم کے حملہ آور ہونے کی صورت میں خون کے
اندر دفاعی ذرّات وجود میں آتے اور نظامِ جسمانی کو بیماری سے
بچاتے ہیں۔ پھر ہر بیماری کے لئے ان دفاعی ذرّات کو الگ
اور متعین نوعیت ہوتی ہے بالکل اسی طرح جیسے ہر ایک کیلئے
لعزمایہ کی کیمیائی ترکیب مختلف ہوتی ہے۔ گویا دوسرے لفظوں
میں ہر شخص کا جداگانہ کیمیائی مزاج ہے، سوال کیا جاسکتا ہے کہ
آخر وہ کون ہے جو اتنے گوناگوں اور مختلف النوع کیمیائی امتزاج
پیدا کرنے پر قادر ہے؟ سیدھی سی بات کہ بنی نوع انسان بہرحال
اس چیز پر قادر نہیں "

پھر دل کو لے لیجئے انسانی جسم کا یہ انتھک پُرزہ تاحینِ حیات جسم
کے مسلسل و پیہم مطالبات کو پورا کرتا رہتا ہے اس کی حرکت ہی میں
کیسا پُراسرار آہنگ پایا جاتا ہے کہ حادثات کی صورت میں
بسا اوقات سارے اعصابی رشتے منقطع ہو جانے کے باوجود یہ
حرکت کرتا رہتا ہے۔ یہ بار بار رونما ہونے والا لاطبعی کرشمہ آخر
کس طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے"

پھر جسمانی نظام کے ان گوناگوں کرشموں اور مظاہر کی بات
نہیں، زندگی بذاتِ خود ایک راز اور ایک گتھی ہے جس کی
عقدہ کشائی ساری کوششوں کے باوجود آج تک کسی سائنس دان

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ممکن نہیں ہو سکی، سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ آ
ذی حیات تغذیہ کی مختلف خصوصیات کا احاطہ کر لیا گیا
اور اس میں جو پیچ در پیچ کیمیائی عمل اور ردِ عمل ہوتے رہتے
اُن کی کیفیت سمجھی جا چکی ہے۔ لیکن ان کی کوئی جامع تعریف متع
کرنا ابھی مشکل ہی ہے۔ زندگی کیا ہے؟ اس کا ایک جواب
دیا جاتا ہے کہ یہ ان طبعی قوتوں کے ماسوا جو لوازماتِ زندگ
میں شمار ہوتی ہیں ایک طاقت کا نام ہے لیکن اوّل تو ا
بہت سے سائنس دان لغو قرار دیتے ہیں اور دوسری بات
یہ ہے کہ زندگی کی اصل حقیقت کی پردہ کشائی بھی اس سے نہی
ہوتی نہ یہ زندگی کے نشو و ارتقا رہی کے اسباب و علل اور ا
کے پس پردہ کارفرما اغراض و مقاصد کی کوئی جچی تلی توجیہ و تو
کرنے پر قادر ہے۔ وہ قوتِ ناظمہ کونسی ہے جو بے شمار چھو
چھوٹے اور ناقابلِ امتیاز خلیوں کو حالتِ جنین میں پروان چڑ
کر مختلف صنفی ساختوں کے سانچے میں ڈھال دیتی ہے۔

یہاں ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ ہم عہدِ قدیم کے
لوگوں کی طرح ہر اس چیز کے بارے میں جس کی کوئی توجیہ ہمار
سمجھ میں نہ آتی ہو، یہ کہہ کر نہیں چھوٹ سکتے کہ یہ خدا کی قدر
کے کرشمے ہیں جیسے پہلے زمانے کے لوگ جب طوفان یا باد
کی گرج اور بجلی کی چمک دیکھتے اور اس کی حقیقت اُن کی سمجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہ آتی تو وہ یہ کہہ دیا کرتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خفگی کے مظاہر ہیں۔ زندگی اور اس کی نشوونما میں بہرحال کوئی علت اور کوئی غائت نمایاں ہوتی ہے اور یہی غائت و مقصد ہمیں بتاتے ہیں کہ اس کائنات میں کوئی منصوبہ اور کوئی نظم ضرور موجود ہے علم کائنات کو لیجیے کائنات کی ابتداء کا مطالعہ کرنے کے سلسلے میں اس امر کی مزید شہادت مہیا ہو جاتی ہے کہ اس کے پیچھے ایک غیر مادی تخلیقی قوت کام کر رہی ہے

آغازِ کائنات

آغازِ کائنات کے بارے میں ایک یہ تصور پیش کیا گیا ہے کہ مادہ مختلف قسم کی انتہائی گرم، دہکتی ہوئی گیسوں کے باہمی تعامل کا نتیجہ ہے جو پھیلتے پھیلتے اتنی پھیلیں کہ آخر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئیں اور یہی چھوٹے چھوٹے منتشر ٹکڑے خلا میں پہنچ کر اجسامِ فلکی کی صورت اختیار کر گئے۔ اس تصور کے مطابق زندگی بھی اسی طرح وجود میں آئی، لیکن پاسچر کے دور کے بعد سے اب یہ ایک سائنسی طور پر مسلمہ امر سمجھا جاتا ہے کہ زندگی جامد و بے جان مادے سے وجود میں نہیں آئی اور اس طرح آغازِ کائنات کی ان توجیہات کی خود بخود نفی ہو جاتی ہے بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائنس کے تجربات میں اس حد تک کامیابی ہو چکی ہے کہ جدید ترین سامان سے لیس لیبارٹریوں میں جو مختلف قسم کی ماحولی کیفیات پیدا کر سکتی ہیں، زندگی تو نہیں لیکن نغز مایہ کے کچھ اجزائے ترکیبی پیدا کر لئے گئے ہیں اور یہ بات کہ تخلیق کائنات کے لئے تمام ضروری لوازم مقررہ تناسب سے محض حسنِ اتفاق سے فراہم ہو گئے حساب کے نقطۂ نظر سے ایک ناممکن الوقوع چیز بن گئی ہے اگر کچھ مادے حُسنِ اتفاق سے وجود میں آبھی گئے ہوں، تب بھی یہ سوال بدستور باقی رہتا ہے کہ آخر وہ لوازم، وہ برقی رو، وہ حدت اور وہ طبعی عوامل کہاں سے وجود میں آ گئے جو ان گیسوں سے پیدا ہونے والے مادّے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو خلا میں معلق رکھے رہے یا انہیں حرکت میں لاتے رہے اور جو اب بھی اس عالمِ طبعی کو قابو میں کئے ہوئے ہیں"

یہ تصورِ تخلیق اور بھی کئی سوال پیدا کر دیتا ہے۔ اگر زندگی کا آغاز ذرا سے نغز مایے سے ہوا تو یقیناً کسی حکیم وعلیم طاقت نے اس نغز ملیئے کو اس طرح استعمال کیا کہ اس کے ذریعہ زمین پر پائے جانے والے یہ رنگارنگ جاندار وجود میں آسکے"

جب اُن سائنسی میکانیات کا جائزہ لیا جاتا ہے جن کے بارے میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ انہی مراحل سے گزر کر نغز مایہ کی کمیت نامیاتی ارتقاء کے ذریعے انسان جیسی پُر پیچ مشینری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صورت اختیار کر سکتی ہے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان کو وجود بخشنے کے لئے محض یہ سائنسی میکانیات کافی نہیں "

اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ علم تناسل کے ذریعہ یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ جنین میں کچھ تغیرات واقع ہوتے ہیں لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ جنین کے ان تغیرات کی وجہ ہی سے جسم کی یہ پُرپیچ مشینری وجود میں آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بقائے اصلح کا توازن بھی اس طرف تو اشارہ کرتا ہے کہ تخلیق میں اختلاف گوگوناگونی ہوتی ہے لیکن نباتات اور حیوانات کی ان بے شمار اقسام اور ان کے نشو وارتقاء کی وضاحت سے وہ قاصر ہے اور آگے بڑھیئے تو ضابطۂ ناکارگی یا کائنات میں موجود توانائی کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ سلسلۂ کائنات کی ابتدا سے لے کر اب تک توانائی میں مسلسل انحطاط رونما ہو رہا ہے۔ یہ مشاہدہ اس تصور کے بالکل برعکس ہے کہ کمیتِ نفزمایہ نے ارتقائی مراحل طے کر کے خود بخود انسان جیسی پیچیدہ ہستی کی شکل اختیار کر لی "

ان مشاہدات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آج کی ذہنی سطح کا انسان طریقۂ تخلیق کے بارے میں کبھی کوئی حتمی معلومات مہیا نہیں کر سکتا۔ دوسری طرف سائنسی معلومات و تجربات تخلیقِ کائنات کے خالص مادی تصور کے متعدد پہلوؤں کو ناممکن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلل قرار دیتے ہیں اور ان کی روشنی میں اس مادّی تصور کو قبول کرنے کے بجائے اس بات پر زیادہ آسانی سے دل ٹھکتا ہے کہ تخلیق کائنات کسی علّت العلل اور کسی خارجی طاقت کے زیرِ اثر اور اُسی کے منصوبے کی مرہونِ منت ہے، البرٹ آئن سٹائن اسی حکیم و علیم طاقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ایک لامحدود اور اعلیٰ ترین قوّت و علّت ہے جس کے مظاہر اس ناقابلِ فہم کائنات میں ہر جگہ نظر آتے ہیں "

اور یہی طاقت ہے جس کو میں خدا کہتا ہوں، وہی بات جو میں نے مضمون کا آغاز کرتے ہوئے بھی کہی تھی۔ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ اس نظامِ کائنات کو وجود بخشنے اور حرکت میں لانے والی چیز نہ تو لافانی توانائی یا مادہ ہے اور نہ اس کا سبب اساسی عناصر کا کوئی اتفاقی اجتماع ہے اور نہ یہ کوئی "عظیم نامعلوم محرک" ہے بلکہ یہ درحقیقت خدائے عظیم و برتر کا کرشمۂ قدرت ہے اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ میرے اس موقف سے زیادہ قرینِ عقل اس باب میں کوئی موقف نہیں ہو سکتا۔

ہم جیسے فانی انسانوں کی جن کی عقل و فہم کی رسائی اتنی محدود ہو جس کی طرف میں نے اس مختصر مضمون میں اجمالی اشارے کئے ہیں، بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اپنی اس محدود عقل و فہم پر اتنا انحصار نہ کریں کہ جو چیز ہمارے فہم و ادراک میں آئے، اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم معقول قرار دیں اور جہاں ہمارے فہم و ادراک کی رسائی نہ ہوتی ہو اسے ناقابلِ یقین اور غیر معقول قرار دے کر اس سے انکار کر بیٹھیں۔ میرا تو یہی عقیدہ اور یہی ایمان ہے اور یہ کوئی اندھا عقیدہ نہیں، بلکہ میں نے دلیل سے اس کو اپنایا ہے"

(خدا موجود ہے ۱۱۴ - ۱۲۲)

سائنس کے اکتشافات وجودِ باری تعالیٰ پر دلائل کرتے ہیں، (جارج ارل ڈیوس پی ایچ ڈی ماہر طبیعیات

جوں جوں علم ترقی کر رہا ہے اور اوہام کی حقیقت کھلتی جا رہی ہے، مذہب اور اخلاق کی تعلیمات کے تنقیدی جائزے کی اہمیت و ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے، اس جائزے کے محرکات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ہمیں اس حسن ظن سے کام لینا چاہیئے کہ اس جائزے کے پیچھے تحقیق حق کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے البتہ ہمیں اس بات کی ضرور احتیاط کرنی چاہیئے کہ ہم الحاد اور اس تصور کو باہم گڈمڈ نہ کر دیں کہ خدا اور دوسرے غیر مادّی وجود ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں نہ ہم کچھ جانتے ہیں اور نہ جان سکتے ہیں اور ہر ایسے شخص پر ہمیں الحاد کا فتویٰ صادر نہیں کرنا چاہیئے جو ایک برتر و عظیم ہستی پر عقیدے کی روایاتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادوں پر اعتراض کرے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ وہ شخص خدا کی ہستی کا منکر نہ ہو بلکہ ان روایات سے جن پر عقیدۂ باری کی بنیاد رکھی جاتی ہو، اتفاق نہ کرے اور ان سے زیادہ مضبوط بنیاد کا متلاشی ہو"

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سائنس کے پرستاروں میں الحاد کی وبا عام ہے۔ لیکن یہ بات ثابت کرنی ممکن نہیں ہے کہ خدا سے جس قدر انکار و گریز سائنس دان حلقوں میں پایا جاتا ہے وہ دوسرے حلقوں میں نہیں پایا جاتا۔ یہ اس مشاہدے اور تجربے کے بالکل برعکس ہے جو اس بارے میں خود سائنس دانوں نے اپنی برادری کا کیا ہے"

خدا کی ذات پر ایمان کے بارے میں جہاں تک میرے اپنے عقیدہ کا تعلق ہے، نادانی ہوگی اگر میں یہ دعویٰ کردوں کہ اس کا تعلق بچپن کی تعلیمات سے بالکل نہیں ہے جو خدا اور مذہب کے بارے میں میرے قلب و ذہن پر نقش کی گئی ہیں۔

ہم ان بچپن کی مذہبی تعلیمات سے تاعمر متاثر رہتے ہیں۔ البتہ یہ بات میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میرا وجودِ باری کے بارے میں موجود عقیدہ۔ اگرچہ بچپن کے عقیدہ سے کچھ مختلف و متصادم نہیں ہے، لیکن اس کی بنیاد زیادہ مضبوط تجربات و مشاہدات پر ہے اور وہ مذہبی روایات و تصورات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی حد تک مختلف ہے ¹"

ایک عالمِ طبیعیات کی حیثیت سے مجھے کائنات کے اس ناقابلِ یقین حد تک پیچیدہ نظام کے مطالعے کا موقع ملا ہے اور میں نے ایک ذرّے سے لے کر بڑے سے بڑے ستارے میں حیرت انگیز ضابطہ بندی اور نظم پایا ہے۔ اس کائنات میں روشنی کی ہر شعاع، ہر طبیعیاتی اور کیمیائی ردِّ عمل اور ہر ذی حیات شئے کی ہر خصوصیت اسی نظم اور اسی ضابطے کے تابع فرمان نظر آتی ہے۔ یہ اس کائنات کی وہ تصویر ہے جو سائنس کے اکتشافات نے ہمارے سامنے پیش کی ہے، اور آپ سائنس کا جتنا گہرا مطالعہ کریں اتنا ہی زیادہ کائنات کے اس پُر پیچ اور دلکش نظام سے آپ مسحور ہوتے چلے جائیں گے "

---

¹ یہ درحقیقت اس بات کا ایک واضح اور بیّن ثبوت ہے کہ عیسائیت میں خدا کا تصور جس طریقہ سے پیش کیا جاتا ہے اور اس میں باپ، بیٹا اور روح القدس کی تثلیث میں جس طرح الوہیت کو تقسیم کیا جاتا ہے، وہ عقلِ سلیم سے کتنا بعید اور فطرت اور نظامِ فطرت کے مشاہدات سے کتنا متناقض ہے۔ اسلام خدا کا جو تصور پیش کرتا اور توحید کے جو دلائل بیان کرتا ہے وہ اگر فاضل مضمون نگار کے سامنے ہوتے تو وہ پکار اٹھتے کہ یہی وہ تصورِ خدا ہے جس کا میں قائل ہوں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان حیرت انگیز سائنسی اکتشافات نے کچھ ناگریز سوالات پیدا کر دیئے ہیں، جو اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے چنداں نئے نہیں، لیکن نظام کائنات کے بارے میں جس سے انسان کو بہر حال خارج نہیں سمجھا جا سکتا زیادہ تفصیلی معلومات حاصل ہو جانے کے باعث ان کی نوعیت البتہ پہلے کی نسبت کافی بدل گئی ہے، ان سوالات میں جو سوال سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور جس کے جواب پر ہماری اخلاقی اقدار اور ہمارے مقصد و نصب العین کا سارا انحصار ہے، وہ وہی پرانا سوال ہے کہ "کیا کوئی ایسی برتر و اعلیٰ ذات ہے جو اس ساری کائنات کی خالق ہو اور جسے ہم خدا کہہ سکیں؟" اور پھر اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا سوال جو اس بحث کے ساتھ ہی سامنے آجاتا ہے، یہ ہے کہ اگر خدا نے ہمیں بنایا تو آخر خدا کو کس نے بنایا (نعوذ باللہ) بالخصوص نوعمر بچوں کے سامنے اگر اس طرح کی گفتگو کیجئے تو وہ چھوٹتے ہی بڑے منطقیانہ انداز میں یہ مشکل ترین سوال ضرور کریں گے۔

یقیناً اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس بارے میں کہ خدا ہے یا نہیں ہے، کوئی حتمی ثبوت سائنس پیش کرنے سے قاصر ہے، بلکہ ہمیں ماننا چاہیئے کہ اس بارے میں کوئی خالص سائنسی ثبوت کبھی پیش نہیں کیا جا سکتا، ہم ایک ایسے عالم طبعی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانس لے رہے ہیں جو سائنس کی جدید ترین تحقیقات و اکتشافات کے مطابق اپنے ڈھانچے اور اپنے نظام کے اعتبار سے لگے بندھے قوانین کے تحت پوری ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کائنات سے باہر کسی چیز کے بارے میں بھی اس سے کوئی معلومات مل سکتی ہیں۔ اس کی مثال ایک کمرے کی سی ہے جس میں کوئی کھڑکیاں یا دروازے نہ ہوں یا اگر ہوں تو ان میں ایسے شیشے لگے ہوئے ہوں کہ کمرے کے اندر سے تو دیکھنا ممکن ہو لیکن باہر سے کچھ نہ دیکھا جا سکتا ہو"

جب ہم خدا کے وجود یا عدم وجود کو ثابت نہیں کر سکتے تو ہمارے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی اس کائنات کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں ان سے عقلی استنباط کریں۔ ایک ایسا استنباط جس پر اُن معلومات کی بنیاد پر کوئی منطقی اعتراض ممکن نہ ہو سکے جو اس کائنات کے بارے میں ہمیں حاصل ہو چکی ہیں، صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ کوئی مادی شے خود اپنی تخلیق پر قادر نہیں ہے"

اگر کائنات از خود پیدا ہو سکتی ہے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ وہ تخلیق کی قوتوں کی بھی مالک ہے جو ہم خدا کی صفت قرار دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں گویا ہم اس کائنات ہی کو خدا قرار دے دیں گے اس طرح اگرچہ ہم خدا کے وجود کو تو تسلیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں گے، لیکن وہ نرالا خدا ہوگا جو بیک وقت مافوق الفطرت بھی ہوگا اور مادّی بھی۔ میں اس طرح کے کسی مہمل تصوّر کو اپنانے کے بجائے ایک ایسے خدا پر عقیدہ کو ترجیح دیتا ہوں جس نے ایک عالمِ مادّی کی تخلیق کی ہے اور اس عالم کا وہ خود کوئی جزو نہیں، بلکہ اس کا فرمانروا اور ناظم و مدبّر ہے۔"

ہمارے گردو پیش اس عالمِ ہست و بود میں جو ارتقائی عمل جاری ہے اور جس کو سائنس نے نہایت تسلی بخش طریقہ سے مظاہرہ کرکے دکھادیا ہے، ہمارے لئے ایک قابلِ اعتماد شہادت کی حیثیت رکھتا ہے۔ نہایت حقیر سے ذرّات نے جن کی حقیقت و ماہیت کو بظاہر ہمارے لئے دیکھنا اور سمجھنا بھی مشکل ہے، ارب ہا ارب ایسے ستارے اور ان سے بھی کہیں زیادہ تعداد میں ایسے سیاروں کو وجود بخشا ہے جن کی ہیئت متعین اور اس ہیئت کا بیان ممکن ہے، جو اٹل قوانین کے تحت قائم و متحرک ہیں اور جن کی ترکیب و ترتیب کمال حکمت سے جو مادّی فہم و ادراک سے ماوراء ہے، انتہائی چھوٹے چھوٹے ذرّات کی گئی ہے اور ان ذرّات کے اندر خود بھی وہی نظام چھوٹے پیمانہ پر قائم و جاری ہے۔

میرے بیان کردہ کلیّہ کے لحاظ سے اتنی شہادت کافی سے زیادہ ہے، لیکن ہم اس میں قدرت کے اس عجوبے کا اضافہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرینگے کہ ان ذرّات میں نہ صرف چھوٹے پیمانے پر وہ پورا نظام قائم ہے، نہ صرف بڑے بڑے سیاروں اور ستاروں کی نشوو ارتقا میں جاری وساری نظر آتا ہے بلکہ جس نے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ذی روح ہستیوں کو وجود بخشا ہے اور جن میں ایسی مخلوق بھی شامل ہے جو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہے اور جو خود نہ صرف حسین و پرپیچ اشیاء کی تخلیق کر سکتی ہے بلکہ خداداد فراست و ذہانت کے نہایت عظیم الشان کارناموں کے ذریعے زندگی کے مستور حقائق کی بھی پردہ کشائی کر جاتی ہے۔"

(خدا موجود ہے ۱۲۳-۱۲۹)

وجودِ باری تعالےٰ پر علم طب کی شہادت

پال ارنسٹ اڈلف

اس مباحثے کے سب سے اہم سوال کا جواب عرض کرتے ہوئے یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں خداوند تعالیٰ کے وجود پر دل وجان سے ایمان رکھتا ہوں۔ میرا یہ اعتقاد محض روحانی احساسات کا نتیجہ نہیں، بلکہ طبابت کے فن سے بھی اس کی پوری طرح تائید ہوتی ہے اور میرے ان فنی تجربات نے میرے ایمان کو تقویت پہنچائی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج سے کافی عرصہ پہلے جب مَیں میڈیکل سکول میں زیرِ تعلیم تھا، مَیں نے ان محسوس تبدیلیوں کو معلوم کیا جو کسی زخم کی وجہ سے انسانی جسم میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مَیں نے جب خوردبین کی مدد سے خلیوں کا مطالعہ کیا تو مجھ پر وہ سارا طریقہ منکشف ہو گیا جس کے تحت انسان جسمانی ساخت پر مختلف اثرات مرتب ہو کر زخموں کے اندمال میں اُس کی مدد کرتے ہیں۔ تعلیم کے اختتام پر جب مجھے عملی زندگی میں قدم رکھنے کا موقع ملا اور مَیں نے طب و جراحت کو پیشے کے طور پر شروع کیا مجھے اپنے فن پر بہت زیادہ اعتماد تھا اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ مَیں زخموں کے اندمال کے سارے طور طریقوں سے بخوبی واقف ہوں اور اگر صحیح اور موزوں قسم کی دوا اور مرہم مہیا کیا جائے تو زخم ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ لیکن جلد ہی میری اس خود اعتمادی کو صدمہ پہنچا اور مجھے اس حقیقت کا علم ہُوا کہ میں نے طب کے اندر ایک زبردست اور طاقت ور عنصر کو نظر انداز کر دیا جسے مشیتِ الٰہی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔"

شفا خانے میں جن مریضوں کی نگرانی میرے سپرد کی گئی اُن میں ایک ستّر سال کی بڑھیا بھی تھی جس کا کُولہا زخمی تھا۔ جب اُس کا علاج شروع کیا گیا تو اس کے خلیے بڑی تیزی کے ساتھ ٹھیک ہونے لگے مَیں نے اس سرعت کے ساتھ روبہ صحت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر اسے مبارکباد پیش کی ہم سب لوگ اس کی اس حالت سے اتنے مطمئن تھے کہ سرجنِ اعلےٰ نے مجھے حکم دیا کہ اس خاتون کو چوبیس گھنٹوں میں رخصت کر دیا جائے کیونکہ اب وہ بغیر کسی سہارے کے آسانی کے ساتھ چل پھر سکتی ہے"

اتوار کا دن تھا، اس کی بیٹی معمول کے مطابق اُسے دیکھنے کے لئے آئی۔ میں نے اُسے کہا کہ چونکہ اب اس کی ماں صحت یاب ہے اس لئے وہ اسے کل ہسپتال سے گھر لے جائے۔ اس لڑکی نے میری اس بات کو خاموشی کے ساتھ سُنا اور سیدھی اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔ اس نے اسے بتایا کہ ابا کے ساتھ اُس نے تمہارے ہسپتال سے گھر منتقل ہونے کے بارے میں مشورہ کیا ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چونکہ اندریں حالات تمہاری تیمارداری اور دیکھ بھال صحیح طور پر نہیں کی جا سکتی اس لئے فی الحال مناسب یہی ہے کہ تمہیں دار الضعفاء میں بھیج دیا جائے چند گھنٹوں کے بعد جب میں اُس بڑھیا کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ اُس پر بڑی تیزی کے ساتھ اضمحلال طاری ہو رہا ہے۔ وہ چوبیس گھنٹوں ہی میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئی اس کی موت کی وجہ زخم نہ تھا، بلکہ عارضۂ دل تھا۔ ہم نے لاکھ جتن کئے بہتر سے بہتر دوا جس قدر جو ہیتا ہو سکتی تھی، اُسے دی گئی مگر وہ جانبر نہ ہوئی اور اپنے رفیقِ اعلےٰ سے جا ملی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے گُوہے کا زخم تو بالکل مندمل ہو چکا تھا مگر دل بیٹھ گیا تھا۔ وہ سارے حیاتین جو زندگی کے لئے ضروری ہیں، وہ ہم نے استعمال کئے مگر لاحاصل۔ اُس کی بقا کے لئے سب سے ضروری چیز حیاتین اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نہ تھیں، بلکہ زندہ رہنے کی اُمنگ اور تمنا تھی اور جب یہ ختم ہو گئی تو پھر صحت یابی محض خواب تھا جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکتا تھا "

اس واقعے کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا، مجھے پورا یقین اور وثوق تھا کہ اگر یہ عورت مایوسی کا شکار نہ ہوتی تو کبھی یہ حادثہ پیش نہ آتا اُمید، جس سے زندگی قائم ہے وہ صرف ایمان باللہ سے پیدا ہوتی ہے، مَیں جب بھی اس حادثہ کو ماضی کی چلمن سے جھانک کر دیکھتا ہوں تو میرے دل کی پوری دُنیا زیروزبر ہو جاتی ہے۔ ایک طبیب کی حیثیت سے میں خدا کو خالقِ کائنات تو ضرور مانتا تھا مگر اس کے ساتھ ساتھ مَیں یہ بھی سمجھتا تھا کہ انسانی جسم میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں، اُنکی نوعیت سراسر مادّی ہے اور مادّی اثرات ہی ان تبدیلیوں کے محرک ہیں ان تغیرات میں خداوند تعالےٰ کا کوئی خاص عمل دخل نہیں،

مگر کیا خالقِ کائنات کو روزمرہ کے معاملات سے یکسر خارج کر دینا صحیح اور دُرست ہے؟ کیا یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ جو مالک اپنے بندوں کو پیدا کرتا ہے، وہ پیدا کر چکنے کے بعد اُن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یکسر بے تعلق ہو جاتا ہے؟ جس بڑھیا کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے وہ جسمانی طور پر تو بالکل صحت یاب ہو چکی تھی مگر اُس کی رُوح موت کے سامنے سپر ڈال چکی اور اس وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کس قدر صحیح فرمایا "

" انسان کے لئے وہ نفع کس کام کا اگر وہ ساری دنیا حاصل کر کے اپنی رُوح کھو دے "

اس واقعے کے بعد مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ مجھے کسی شخص کا علاج کرنے کے لئے جسم و رُوح دونوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اب اگر ایک طرف مجھے ادویات اور جراحت کے سامان سے استفادہ کرنا چاہیئے تو دوسری طرف مجھے اُس کارساز اور شافیٔ مطلق پر بھی اعتماد کرنا چاہیئے جس کی رضا کے بغیر کوئی کام بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسباب اور مسبب الاسباب پر ایمان دونوں ہی شفایابی کے لئے ضروری ہیں، کافی غور و فکر کے بعد میرا دل اس بات پر مطمئن ہو چکا ہے کہ دورِ حاضر کے طبی اکتشافات اور ایمان باللہ دونوں علمِ طب کے لئے لازمی چیزیں ہیں اور ان دونوں کے امتزاج سے ایک مضبوط اور پائیدار طبی فلسفہ معرضِ وجود میں آسکتا ہے "

نفسیات علمِ طب میں جس سُرعت کے ساتھ اہمیت حاصل کر رہی ہے اُس سے میرے اس احساس کو مزید تقویت حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے حال ہی میں جو مختلف تجربات کئے گئے ہیں اُن سے پتا چلتا ہے کہ امریکی آبادیوں کے اندر اسی فی صد مریض ایسے ہیں جن کی علالت کا سبب زیادہ تر ذہنی اور نفسیاتی ہے اور ان مریضوں میں سے نصف لوگ وہ ہیں جن میں بیماری کی بظاہر کوئی علامت نظر نہیں آتی اس ضمن میں اس امر کی وضاحت کر دینا بھی ہم نہایت ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ نفسیاتی یا اعصابی عوارض محض تصورات یا اوہام نہیں، بلکہ یہ بیماریاں دنیا میں موجود ہیں، ان کے اسباب بھی تخیلاتی نہیں، بلکہ اس دنیا میں محسوس کئے جا سکتے ہیں اور اگر طبیب تھوڑی سی عقلمندی سے کام لے تو وہ اُنہیں فوراً بھانپ سکتا ہے "

اب سوال یہ ہے کہ آخر ان اعصابی بیماریوں کے اسباب کیا ہیں ماہرین نفسیات نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کی ہیں، اُن سے پتا چلتا ہے کہ بے شمار وجوہ میں سے چند اہم وجوہ قوت ارادی کا فقدان نفرت خوف، یاس و قنوطیت، شک، حسد اور خود غرضی ہیں۔ اسے انسان کی بدقسمتی کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ نفسیات کے بہت سے ماہرین نے ان نفسیاتی عوارض کا کھوج لگانے میں تو کمال درجے کی ذہانت کا ثبوت دیا ہے، مگر ان بیماریوں کا صحیح علاج تجویز کرنے میں سخت ناکام ہوئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان سے نجات حاصل کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے جو تدابیر اختیار کی ہیں اُن میں ایمان باللہ نظر انداز کر دیا ہے"

خداوند تعالےٰ چونکہ انسان کے اُن ذہنی عوارض سے پوری طرح واقف ہے، اس لئے اُس نے خود ہی کتابِ مقدس میں انکا علاج بھی تجویز فرما دیا، نفسیات کے معالجین ہمیں اُن تالوں کے سارے اسرار سمجھانے پر اپنی توجہ مرکوز کرتے چلے آرہے ہیں جو ہم پر صحت کے دروازے بند کر دیتے ہیں، خداوند تعالےٰ نے ان تالوں کے کھولنے کی ایسی شاہ کلید بھی ہمیں عطا کی ہے جس کے ذریعے ہم بڑی آسانی کے ساتھ صحت کے طلسمی باب کھول سکتے ہیں"

یہ کلید ہمیں خدا کے ہاں سے ہی حاصل ہو سکتی تھی، انسانی رُوح تک محض اٹکل پچو سے رسائی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ مشہور شاعر کوپر نے بالکل صحیح کہا ہے۔

" اندھا الحاد لازمی طور پر غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔
وہ خدا کی تخلیق کا صحیح طور پر ادراک نہیں کر سکتا،
خدا اپنے ارادوں کا خود ہی صحیح ترجمان ہے،
اور اُسے ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان کی وضاحت کرے"

آئیے اب دیکھیں کہ خداوند تعالےٰ اس کائنات کے منصوبے کی کس طرح وضاحت کرتا ہے اسے مختصر الفاظ میں یوں کہا جا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے ہم سب گناہ گار ہیں اور یسوع مسیح کی وساطت سے خدا کی رحمت کے طلب گار ہیں[1]۔ جن گناہ گاروں کو خالقِ کائنات نے معاف فرما دیا ہے، خوف اور غم اُنہیں کبھی نہیں چھُو سکتے اور وہ ایک ایسی دُنیا میں رہتے ہیں جہاں مایوسی کا کبھی گزر نہیں ہوتا جب اُس کی محبت دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے تو خود غرضی، حسد اور اسی قبیل کی دیگر بُرائیاں خود بخود اُن سے دور ہو جاتی ہیں۔ رجائیت قنوطیت کی جگہ لے لیتی ہے۔ اُمید زندگی کی پھر رہنما قوت بن جاتی ہے"

ایک طبیب کی حیثیت سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جب تک میں ادویات کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو روحانی طور پر مسلح نہیں کرتا، اُس وقت تک میں کامیابی کے ساتھ بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر شافیٔ مطلق کو علاج میں نظر انداز کر دیا جائے، دواؤں کے بل بُوتے پر کسی شخص کو صحت یاب نہیں

---

[1] اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان خطا و نسیان کا پُتلا ہے لیکن پیدائشی گناہ کا تصور عیسائی پادریوں کے ذہن کی اُپج ہے۔ اور یہ خیال بھی غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سُولی پر چڑھ کر پوری نوعِ بشری کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا، اسی طرح بہت سے نفسیاتی عوارض کی اصل وجہ خوف و ہراس ہے۔ اور ان کا علاج صرف ایک ہی ہے کہ انسان کا خدا پر ایمان پختہ اور گہرا ہو اور کسی کو یہ نعمت حاصل ہو جائے تو اس کی صحت بہت جلد بحال ہو جاتی ہے "

ان صفحات میں اتنی گنجائش نہیں کہ ہم اُن سارے واقعات کی تفصیل بیان کریں جن میں محض خدا پر اعتقاد نے افراد کو فوراً صحت مند بنا دیا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں میں نے اپنی ایک تالیف صحت بحال ہو جائے گی (HEALTH SHALL SPRING) میں درج کی ہیں اس میں میں نے بتایا ہے کہ کس طرح ایمان باللہ نے نفسیاتی عوارض کو دُور کیا "

جب تک انسان اپنے عزائم اور ارادوں کو تعلیمات الٰہی سے ہم آہنگ نہیں کرتا اُس وقت تک اُس کا ذہنی اختلال دُور نہیں ہو سکتا "

میرا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ ایک زندہ جاوید خدا کائنات پر فرمانروائی کر رہا ہے۔ تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ شکستہ ہڈیاں اور شکستہ دل اُسی کی رحمت سے جڑتے ہیں "

(خدا موجود ہے ۳۵۲ - ۳۶۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت بلا محرک پیدا نہیں ہو سکتی

یہ امر مسلّم و مبرہن ہے کہ حرکت بلا محرک پیدا نہیں ہو سکتی تو مادہ میں وہ حرکتِ اوّلین کیونکر پیدا ہوئی؟ وہ حرکت کس نے پیدا کی؟ اس حرکتِ اوّلین کا باعث و سبب کیا تھا؟ سائنس اور فلسفہ آج تک اس سوال کا کوئی تسلی بخش جواب پیش نہ کر سکا۔ اور نہ ہی آئندہ اس سے یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس گتھی کو سلجھا سکے گا۔ دہریت میں یہ بڑا نقص ہے کہ وہ ان یا ان جیسے دیگر سوالات کا کوئی تسلّی بخش جواب نہیں دے سکتی۔ قرآن نے تو پہلے ہی صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (الجاثیۃ ۲۴) کہ وہ دولتِ علم و یقین سے تہی دامن ہے۔ ہر دعویٰ کے لئے ثبوت ضروری ہوتا ہے۔ کوئی دعویٰ بلا دلیل قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر ان میں ہمت و جرأت ہے تو وہ اپنے دعادی کو دلائل و براہین سے ثابت کریں کہ مادہ ازل سے موجود ہے۔ بے جان مادہ میں زندگی پیدا کرنے کی طاقت موجود ہے۔ اس میں خود بخود حرکت پیدا ہوئی۔ ایک ہی مادہ سے مختلف الانواع چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں بے عقل و حس مادہ باعقل و باحس اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے؟ کیا دہریوں کو ان امور کا علم ہے؟ قرآن بتلاتا ہے کہ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو علم نہیں ہے۔ سائنسدانوں کو اعتراف ہے کہ ان کو کوئی علم نہیں۔ بعدازاں دہریت کے پاس رہ ہی کیا جاتا ہے؟ ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ تمام روئے زمین کے ملاحدہ و دہریہ قیامت تک ان سوالات کے تحقیقی جوابات نہیں دے سکتے! ہَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ۔ ان حقائق کے پیش نظر یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ کائنات ایک ایسے حی و قیوم، خالق حکیم اور قادر علیم کی قدرت کاملہ کا نتیجہ ہے جو علیٰ کل شئی قدیر کا مصداق ہے اور عقل و شعور اور حیات و وجود اس کا عین ذات ہے۔ اور تمام کائنات کی بادشاہت اس کے قبضۂ قدرت میں ہے تبارك الذی بیده ملکوت کل شئی۔ اسی لئے اسلام بلا کسی تذبذب کے پورے وثوق و اطمینان کے ساتھ کہتا ہے۔ کہ موت و حیات کو خداوند عالم نے پیدا کیا ہے۔ اور موت و حیات کے آلات و اسباب کا بھی وہی خالق ہے۔ سب اسباب و واقعات اسی کے زیر حکم ہیں " اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ۔ (الملک ۲۹)

اس تمام شبہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ مادہ قدیم و ازلی ہے۔ مگر ادلہ قطعیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خود مادہ بھی دیگر مادیات کی طرح حادث ہے قدیم نہیں، یہاں اس کے حدوث کے چند دلائل ذکر کرتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدوث مادہ کی پہلی دلیل

پرستارانِ مادہ قائل ہیں کہ عالم کے تمام تغیرات و تبدلات حادث ہیں اور ماہرین طبقات الارض کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ نباتات و حیوانات کی تمام انواع پہلے موجود نہ تھیں۔ مدتِ مدید کے بعد کتمِ عدم سے عرصۂ وجود میں جلوہ گر ہوئیں۔ پس اگر ان تمام تغیرات و تبدلات کی علت مادہ اور اس کی حرکت ہے۔ اور یہ تغیرات اس کے معلول تو جب یہ علتِ قدیم ہے تو معلول کیوں حادث ہے ؟ علت و معلول میں یہ تفریق و جدائی عقلاً محال و ناممکن ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ علت تو قدیم ہو مگر اس کے معلولات حادث ہوں ؟ جب علت موجود تھی تو اس کے معلولات کیوں لاکھوں برس بعد وجود میں آئے۔ یہاں اگر یہ عذر پیش کیا جائے کہ یہ اس قدر طویل زمانۂ استعداد کی انتظار میں گزرا کہ معلومات میں استعداد پیدا ہو جائے تو پھر وجود میں آئیں۔ تو اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب اس کی استعداد کی علت بھی وہی مادۂ قدیمہ ہے تو وہ استعداد اس سے قبل کیوں پیدا نہ ہو گئی ؟ یہاں اگر یہ کہا جائے کہ مادہ قدیمہ نے اپنے ارادہ و اختیار سے ان چیزوں کی تخلیق کے لئے جو وقت چاہا مقرر کر دیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مادہ میں تو علم و ارادہ اور عقل و شعور ہے ہی نہیں۔ تو وہ ان کی تخلیق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا وقت کیونکر معین کر سکتا ہے؟ خلاصۂ کلام یہ کہ اگر علت قدیم ہے تو پھر یا تو تغیرات و تنوعات کو بھی قدیم تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ ان کا حادث ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور ہم اس موضوع پر پہلے کافی تبصرہ کر چکے ہیں اور یا پھر مادہ کو بھی ان تبدلات کی طرح حادث مانا جائے۔ اور یہی درست ہے کہ ایک وقت تھا کہ نہ مادہ تھا نہ مادیات نہ ان کے تغیرات اور تنوعات! قادر قیوم خدائے مختار نے ان کو پردۂ عدم سے نکال کر خلعت وجود سے سرفراز فرمایا هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۔ (سورۃ الدھر پ ۲۹)

دوسری دلیل

اس عالم میں جس قدر تغیر و تبدل اور تحول و تنوع مادہ میں پایا جاتا ہے۔ اتنا کسی اور شی میں نہیں ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مادہ میں ارادہ و اختیار اور علم و ادراک نہیں ہے۔ لہٰذا یہ تو ممکن نہیں ہے کہ اس کے ان تغیرات و تبدلات کی علت اس کے ارادہ کو قرار دیا جائے کہ وہ اپنے ارادہ و اختیار سے یہ مختلف شکلیں و صورتیں بدلتا رہتا ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ایک قدیم و قدیر اور علیم و بصیر ایسی ذات والا صفات موجود ہے جو اپنے ارادہ و اختیار سے اس مادہ میں مناسب تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے۔ یہ امر سابقاً مبرہن کیا جا چکا ہے کہ جس چیز میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغیر و تبدل ہو وہ حادث ہوتی ہے۔

تیسری دلیل

یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کا وجود اصلی اور ذاتی ہو اس میں تغیر و تبدل ناممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی چیز میں تبدل اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب کسی اور شئی کو اس کے وجود میں دخل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ قدیم اور واجب الوجود میں کسی کا دخل ممکن نہیں ہے۔ مگر یہ امر بالمشاہدہ ثابت ہے کہ مادہ میں بے شمار تغیرات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ مادہ قدیم نہیں ہے، یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (سورۃ الانفطار پ ۳۰)

اے انسان تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا جس نے تجھے پیدا کیا تو تجھے درست بنایا۔ اور مناسب اعضاء دیئے۔ اور جس صورت میں اس نے چاہا تیرے جوڑ بند بنائے۔ (ترجمہ فرمان)

چوتھی دلیل

اس عالم رنگ و بو میں حضرت انسان علم و ادراک۔ فہم و فراست، صنعت و حرفت۔ فضل و کمال ارادہ و اختیار اور طاقت و قدرت میں تمام کائنات پر فوقیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے۔ مگر اس کے باوجود ایک مچھر بھی نہیں پیدا کر سکتا تو عقلِ انسانی یہ کس طرح باور کر سکتی ہے کہ ایک بے عقل و شعور اور بے حس و حرکت اور بے جان مادہ نے حضرت انسان کو اور دیگر صنائع و بدائع کو پیدا کیا ہے؟ لہٰذا عقل مادہ کو حادث اور مخلوق ماننے پر مجبور کرتی ہے وہ خود مخلوق ہے خالق نہیں ہے۔ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ (سورۃ طور ۴) کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کئے) بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ (مخلوقات کے) پیدا کرنے والے ہیں (ترجمہ فرمان)

پانچویں دلیل

یہ مسلّم ہے کہ جس طرح ممکن اپنے وجود میں واجب الوجود سے کمتر ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی صفات میں واجب کی صفات سے کمتر ہو لیکن اگر مادہ کو قدیم اور اصل تسلیم کر لیا جائے تو معاملہ اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے کیونکہ بنابریں مادہ و حرکت میں جس سے بقول دہریہ یہ کائنات پیدا ہوئی ہے۔ علم و ادراک اور ارادہ و اختیار کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔ مگر کائنات میں یہ سب صفتیں بدرجۂ اتم و اکمل موجود ہیں۔ تو کیا اثر اپنے موثر سے اور مصنوع اپنے صانع سے بڑھ سکتا ہے اور کیا فاقدِ شئی معطی شئی ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے خلاف عقل نظریہ کو عقلِ سلیم و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع مستقیم تسلیم کر سکتی ہے؟ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ۔

(علم الکلام کاندھلوی) ع

ذات نایافتہ از ہستی بخش نتواند کہ شود ہستی بخش

ان دلائل ساطعہ و براہینِ قاطعہ سے واضح و آشکار ہو گیا کہ مادہ کو قدیم اور مبدأ کائنات قرار دینا بالکل ایک ایسا لغو اور بے ہودہ نظریہ ہے کہ جسے عقلِ سلیم ہرگز صحیح تسلیم نہیں کر سکتی۔

استعجاب

تعجب ہے کہ دہریوں نے اس موقعہ پر اپنے ایک مشہور قاعدہ کو بھی خیر باد کہہ دیا ہے۔ وہ یہ کہ وہ بلا مشاہدہ کسی چیز کو نہیں مانتے۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیا انہوں نے مادہ اور اس کی حرکتِ قدیم کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس مقام پر اگر وہ یہ جواب دیں کہ ہم نے اگرچہ مادہ اور اس کی حرکتِ قدیمہ کا مشاہدہ تو نہیں کیا، مگر اس کے آثار یعنی تغیرات و تبدلات سے یہ کشف کیا ہے کہ ان کا کوئی موثر ضرور ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ ہمارا بھی بعینہٖ یہی استدلال ہے کہ جب ہم اس عالم میں ایسے عجیب و غریب آثار دیکھتے ہیں کہ جن کے فہم و ادراک سے عقول و افہام حیران اور سرنگر بیان ہیں تو ہم یہ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان آثار کی موثر کوئی ایسی ہستی ہے جو علم و فضل ارادہ و اختیار۔ قدرت و حکمت اور حیات وغیرہ صفاتِ کمالیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بدرجۂ اتم و اکمل متصف ہے، ذٰلک اللّٰہ ربّ العٰلمین۔

اور اگر یہ کہا جائے (جیسا کہ موجودہ زمانہ کے بعض زنادقہ و دہریہ کہتے ہیں) کہ یہ سب صفات مادہ میں موجود ہیں تو ہماری اور اُن کی تمام بحث و نزاع ہی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پھر حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں رہ جاتا۔ فقط نام کا فرق ہے جسے ہم خداوند عالم کہتے ہیں۔ اسے وہ مادہ کہہ رہے ہیں ؎

وکل الی ذاک الجمال یشیر — ولقد اجاد من اقادع
ہندو نے بتوں میں جلوہ پایا تیرا — آتش پہ مغوں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تجھ کو تعبیر — انکار کسی سے نہ بن آیا تیرا
یا صنم یا صنم از خلق جہاں می شنوم — ایں صنم کیست کہ عالم ہمہ دیوانہ اوست
حالی

شبۂ ثالثہ اور اس کا جواب

اس کائنات کا کوئی مبدأ نہیں ہے۔ نہ خدا نہ مادہ۔ بلکہ یہ عالم اتفاقاً ظہور پذیر ہو گیا ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ جب دہریوں کا مذکورہ بالا دلائل وغیرہ سے ناطقہ بند کیا جاتا ہے کہ ایک بے عقل و بے حس اور بے ارادہ و اختیار اور بے طاقت و بے حیات مادہ کیونکر یہ عجائب و غرائب سے بھرا ہوا عالم پیدا کر سکتا ہے؟ تو ان لوگوں پر قافیۂ حیات تنگ ہو جاتا ہے اور بموجب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اور زمین اپنی وسعت کے باوجود اس طرح تنگ ہوجاتی ہے کہ ان کے لئے نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن والا معاملہ درپیش آجاتا ہے تو اس وقت یہ لوگ بمصداق الغریق یتشبث بکل حشیش (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا) ذہنی کشمکش و تذبذب کے عالم میں وہ وہ عجیب مذبوحی حرکات کرتے ہیں اور ایسے ایسے مہمل و مزخرف جوابات دیتے ہیں کہ جو ان کے مزعومہ مادہ کی طرح عقل و شعور سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ انہی جوابات میں سے ایک جواب یہی ہے جو اس شبہ ثالثہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ کائنات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ محض صدقہ و اتفاقاً ظہور پذیر ہوگئی ہے۔ ان کے اس جواب باصواب پر یہ مشہور عربی مثل منطبق ہوتی ہے کہ فر من المطر وقام تحت المیزاب۔ یعنی بارش سے بھاگا اور پرنالہ کے نیچے کھڑا ہوگیا۔ ان بے چاروں نے جس امر سے گھبرا کر اس جواب کا سہارا لیا تھا، اتنی خرابیاں اس نظریہ میں نہ تھیں، جس قدر اس جواب میں ہیں۔

ہم ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ واضح و آشکار کرتے ہیں کہ یہ جواب بچند وجہ ناقابل سماعت اور یہ شبہ بچند وجہ درجۂ اعتبار سے ساقط ہے۔

وجہ اوّل۔ یہ نظریہ بالکل بدیہی البطلان ہے۔ کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا تو مطلب یہ ہے کہ فعل بغیر فاعل کے اور اثر بغیر مؤثر کے واقع ہو جو کہ صاف ترجیح بلا مرجح ہے۔ اور یہ ایسے ہی محال و ناممکن ہے جیسے ایک کا دو کے برابر ہونا یا جیسے دو اور دو کا مل کر تین ہونا۔ کوئی بھی شخص جسے مبدأ فیض سے معمولی عقل و شعور ملا ہے وہ کبھی ایسے خلافِ عقل و فطرت نظریہ کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ (ق ۳۷)

وجہ دوم۔ اگر صدفہ و اتفاق کے مشہور معنی لئے جائیں، یعنی کسی فعل و اثر کا اس کے فاعل و مؤثر سے بلا قصد و ارادہ ظاہر ہونا اور یہ معنی ان لوگوں نے کئے ہیں جو بے عقل اور بے حس و حیات مادہ کو مبدأ کائنات تصور کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر مذکورہ بالا اعتراضات کئے جاتے ہیں تو وہ ان سے بچنے کے لئے یہ راستہ اختیار کرتے ہیں کہ یہ کائنات مادہ سے بلا ارادہ و اختیار محض اتفاقاً پیدا ہو گئی ہے۔

تو یہ شق بھی مثل سابق باطل ہے کیونکہ بفرضِ محال اگر چند لمحات کے لئے ایسے صدفہ و اتفاق کو ممکن بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تاہم یہاں یہ اتفاق باور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے یہ مسلم ہے کہ جو کام اتفاق سے انجام پذیر ہو وہ پراگندہ اور غیر منظم ہوتا ہے۔ اس میں نظم و نسق ہوتا ہے اور نہ ترکیب و ترتیب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر کائنات میں وہ نظم وضبط اور عمدہ ترتیب پائی جاتی ہے کہ عقلاء روزگار اور بڑے بڑے سائنسدان اسے دیکھ کر..... انگشت بدندان نظر آتے ہیں۔ اور آج اس علمی دور میں بڑے بڑے سائنسدان اور فیلسوف عالم اسی کامل نظام کو مشاہدہ کر کے صانع حکیم کے وجود کا اقرار و اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔"

(تفسیر نمونہ ص ۸۰ - ۸۴)

وجودِ باری تعالیٰ کے متعلق ایک سوال اور اُس کا جواب

بعض بے بصیرت لوگوں کے اذہان ناقصہ میں عموماً یہ سوال چکر لگاتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح وجود میں آیا؟ جب کہ ہر موجود کے لیے عقلاً کسی موجد کا ہونا ضروری ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جس طرح عقل کا یہ فیصلہ ہے کہ کسی موجود کے لئے ایک موجد کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح یہی عقل یہ بھی کہتی ہے کہ اس تمام کائنات کا کوئی ایسا موجد ہونا چاہیئے جو کسی موجد کے بغیر آپ سے آپ موجد ہو ورنہ ہر موجود کیلئے آپ کو موجد درکار ہوگا اور یہ سلسلہ کہیں بھی جا کر نہ رکے گا خدا تو کہتے ہی اس کو ہیں جو سب کا خالق ہو اور خود کسی کا مخلوق نہ ہو۔ اگر وہ بھی کسی کا مخلوق ہو تو پھر وہ خدا نہیں رہے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ خداوہ ہوگا جس نے اس کو پیدا کیا۔

ایمان باللہ کے اخلاقی فوائد

مذکورہ بالا تمام حقائق سے ایک ناظر خبیر کو یقین ہو جاتا ہے کہ صانعِ عالم موجود ہے اور اس کی ہستی کا اقرار واجب و لازم ہے اگر اسے مسئلہ ہستی میں صانع کو دیکھا جائے تو اسکے کئی اخلاقی فوائد ہیں ہم یہاں بعض فوائد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

پہلا فائدہ

یہ ہے کہ یہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے جب یہ یقین مبدّل بہ شک ہو جائے تو انسان جوشِ عمل سے عاری ہو جاتا ہے۔ پھر حسنِ عمل کی ہزار سعی کے باوجود انصاف کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتا اور وہ شیطان کا آلہ کار بن کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ جب کسی محاسب اعلیٰ کا یقین ہی نہ ہو تو سعی و عمل کا جائزہ لینے کی کیا ضرورت۔ جب کوتوال ہی موجود نہیں تو چور کو چوری سے کیا امر مانع ہو سکتا ہے؟ منکرین کے گروہ میں جو کچھ حسنِ عمل پایا جاتا ہے وہ ان کے باطنی تہذیب کا نتیجہ ہے۔ یعنی منکر لوگ اگرچہ بظاہر منکرِ خدا ہیں اور آخرت کے خطروں سے بے پرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر دل کے گوشہ میں یہ اندیشہ ضرور رکھتے ہیں کہ مبادا اس وسیع و عریض کائنات کا کوئی خالق د

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک ہو۔ جو مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر کے ہم سے باز پرس کرے دوسری طرف بعض مدعیانِ ایمان شب و روز گناہ کی آلودگیوں میں ملوث نظر آتے ہیں اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ اُن کا یہ اقرار لفظی اور رسمی ہے وہ عین حالت رکوع و سجود میں بھی شک کرتے رہتے ہیں کہ شاید خدا موجود نہ ہو۔ اور ہمارے یہ رکوع و سجود تضیع اوقات ہوں، اسی لئے قرآن کریم مناظرِ قدرت کی طرف بار بار توجہ دلاتا ہے۔ وہ قدرت کی صنعت بھری رنگ آمیزیوں اور گلکاریوں کو انسان کے سامنے پیش کر کے پوچھتا ہے کہ یہ جو کچھ موجود ہے کیا یونہی پیدا ہو گیا؟ مظاہرِ عالم اور مناظرِ قدرت میں تحقیقی نظر ڈالنے سے بالآخر ضرور انسان شک کی دیوار سے پار ہو کر خالق بر و بحر کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ (النساء ۱۷۰)

ایمان باللہ کا دوسرا اخلاقی فائدہ

یہ ہے کہ اس سے انسانی نگاہ میں اتنی وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ جتنی خدا کی سلطنت وسیع و عریض ہے۔ انسان اس نعمتِ ایمان سے محروم ہو تو پھر اس کی نگاہ اسی تنگ دائرہ تک محدود رہتی ہے جہاں تک اس کی اپنی قدرت، علم اور اس کے مطلوبات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدود ہوتے ہیں، وہ اُسی دائرہ میں اپنے حاجت روا تلاش کرتا ہے۔ طاقتوروں سے ڈرتا ہے۔ اور کمزوروں کو دباتا ہے لیکن خدا پر ایمان لانے کے بعد اس کی نگاہ تمام کائنات تک پھیل جاتی ہے۔ ہمہ ملک ملک ما است کہ ملک خدائے ماست۔ اب ہر چیز سے اس کا ایک ہی رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ اب اس کی دوستی، دشمنی، محبت یا نفرت اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خدا کے لئے ہوتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ میں جس خدا کا بندہ ہوں اُس کی خدائی۔ میرے خاندان یا میرے ملک یا صرف امراء یا غرباء تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ رب العالمین اور خالق السموات والارضین ہے۔

وَلَهٗ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا۔

لہٰذا اللہ پر ایمان رکھنے والا کبھی تنگ نظر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ وسیع النظر اور عالی دماغ ہوتا ہے۔

ایمان باللہ کا تیسرا فائدہ

ایمان باللہ سے عزّتِ نفس اور خودداری کی لازوال دولت ہاتھ آتی ہے اور انسان ذلّت و پستی کے گڑھا سے دائمی نجات حاصل کر لیتا ہے جب تک خدا پر ایمان نہیں ہوتا تو انسان ہر طاقتور، ہر بظاہر نافع یا ضار اور ہر شاندار چیز کے سامنے جھکتا ہے۔ اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خائف رہتا ہے۔ اس سے امیدیں رکھتا ہے۔ مگر جب وہ خدا پر ایمان لاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ جن کے سامنے یہ ہاتھ پھیلا رہا تھا۔ جن کو نافع یا مضر سمجھ رہا تھا۔ وہ تو خود خدائے قادر و قیوم کے محتاج ہیں، لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔ اسی کی طرف سے نصرت عطا ہوتی ہے وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (آل عمران) رزق بھی وہی دیتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (الذاریات) وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ وَاللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ (آل عمران) ضرر و نفع کا وہی مالک ہے۔ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهٖ (یونس) غرضیکہ تمام قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ وہی ہے۔ إِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرہ) لہٰذا اس ایمان کے بعد انسان دنیا کی تمام قوتوں سے بے نیاز اور بے خوف ہو جاتا ہے اور خدا کے سوا اب اس کی گردن کسی اور کے سامنے نہیں جھکتی ؎

ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

ایمان باللہ کا چوتھا فائدہ

اس ایمان کی وجہ سے انسان غرور و تکبر ایسی صفات رذیلہ سے منزہ و مبرا ہو جاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خودداری اور عزتِ نفس کے ساتھ ساتھ اس کے اندر تواضع و انکساری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کہ اخلاقِ جمیلہ میں سے ایک بہت بڑا خلق ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ خدائے قادر کے سامنے بالکل بے بس ہے، ھو القاھر فوق عبادہ (الانعام) بلکہ وہ جانتا ہے کہ صرف وہی نہیں بلکہ تمام عالم خدا کا محتاج اور خدا سب سے بے نیاز ہے، وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (سورۃ محمد) وہ تمام نعمتوں کا سرچشمہ خدا ہی کو سمجھتا ہے۔ وَمَا بِکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ (النحل) لہٰذا اس عقیدہ کے باعث وہ سراپا انکسار بن جاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ قدرت ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ خدائے رحمان کے خالص بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور جب جاہل لوگ ان سے جہالت آمیز باتیں کرتے ہیں تو وہ سلام کرکے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

ایمان باللہ کا پانچواں فائدہ

ایمان اللہ سے انسان کے اندر امید و رجا کی ایک اطمینان بخش کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور مایوسی اور شکستہ دلی اس کے نزدیک نہیں پھٹکتی اس کے پاس ایمان کا لازوال خزانہ موجود ہے۔ اگرچہ تمام ظاہری اسباب و وسائل اس کا ساتھ چھوڑ جائیں لیکن خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھروسہ و اعتماد کا دامن کبھی اس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف) وہ سمجھتا ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ وَلَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (یوسف) وہ یقین رکھتا ہے کہ خدا ظلم و ستم نہیں کرتا، وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (آل عمران) اس کا ایمان ہے کہ خدا اپنے بندوں کی داد و فریاد سنتا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ) لہٰذا وہ سکون و اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اس رجاء اطمینانِ قلب سے انسان کے اندر صبر و استقامت اور توکل علی اللہ ایسے صفاتِ جلیلہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے سخت سے سخت مشکلات و مصائب بھی اس کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتے۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اُسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ نصرت کرے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر غالب نہیں آسکتی۔ اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (آل عمران) یہی وجہ ہے مشکلات و مصائب کے ہجوم کے وقت حزن و ملال اس کے نزدیک بھی نہیں بھٹکتا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَحْزَنُوْا (حم السجدہ) وہ یقین رکھتا ہے جو بلا و مصیبت آتی ہے وہ تقدیر الٰہی کے تحت آتی ہے اور وہی اُسے دور کرتا ہے، قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ،

ایمان باللہ کا چھٹا فائدہ

ایمان باللہ سے بزدلی اور کمزوری دُور ہوتی ہے۔ اور شجاعت و شہامت ایسی صفاتِ جلیلہ پیدا ہوتی ہیں، ظاہر ہے کہ بزدلی دو چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک اپنی جان اور اپنے اہل و عیال اور مال کے ساتھ محبت دوسرے یہ خوف کہ یہ نقصان پہنچانے اور ہلاک کرنے کی طاقت انہی اشیاء میں ہے جو بطور آلہ استعمال ہوتی ہیں۔ ایمان باللہ دونوں خوفوں کی جڑ کاٹ کرکے رکھ دیتا ہے، مومن باللہ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ مال و اولاد محض چند روزہ دنیا کی زینت ہیں۔ یہ خود فانی اور اس کی محبت بھی فانی ہے۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا (الکہف) اس لئے وہ اپنی محبت کا مرکز لازوال شیٔ کو قرار دیتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ) نیز وہ یقین رکھتا ہے۔ دنیا کی یہ حیات بہرحال مستعار ہے جسے دوام اور پائیداری حاصل نہیں، قُلْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ (الجمعہ) موت سے مفر نہیں، اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ (النساء) اس لئے وہ فطری طور پر خواہش کرتا ہے کہ کیوں نہ جان قربان کر کے وہ دائمی و ابدی زندگی حاصل کی جائے جسے فنا و زوال نہیں ہے۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (آل عمران) رہا دوسرا خوف تو مومن یقین کامل رکھتا ہے۔ ان چیزوں میں ہلاک کرنے یا نقصان پہنچانے کی حقیقی طاقت نہیں ہے۔ اگر خدا کا اذن نہ ہو تو یہ تمام طاقتیں کسی کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔ وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ (البقرہ) وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران) اس لئے وہ ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔ ہاں اگر ڈرتا ہے تو محض خدا سے۔ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران) وہ جانتا ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ اس یقین و ادعان کا نتیجہ ہے۔ وہ اپنی جان اور اپنا مال سب خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ (التوبہ) اس کی موت و حیات بس خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہو جاتی ہے۔ ان حیاتی ومماتی للہ رب العالمین۔

ایمان باللہ کا ساتواں فائدہ

اس ایمان سے حرص وہوس اور حسد ایسے صفات رذیلہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ قناعت و استغناء ایسے صفات جمیلہ پیدا ہو جاتے ہیں

کر پائی ہیں نے استغناء میں معراج مسلمانی

جب اسے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ رزق قدرت کاملہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے جس قدر چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر (رعد) تو وہ اس کے حصول کے لئے ذلیل اور ناجائز ذرائع استعمال نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ باعزت طریقہ سے اپنا رزق تلاش کرتا ہے۔ اور جو کچھ کم یا زیادہ مل جاتا ہے اس پر قناعت کر لیتا ہے۔ قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء (آل عمران) عزت وذلت خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

(احسن الفوائد ص ۱۰۴ - ۱۰۷)

نظامِ کائنات

یکسانیت وعمومیت

ہم جانتے ہیں کہ فطرت کے کچھ قوانین ہیں جو ہر جگہ اور ہر وقت یکساں ہیں۔ زمانہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ کی تبدیلی سے ان میں تغیر واقع نہیں ہوتا زمین کی کششِ ثقل یہاں پر بھی ہے اور یہاں سے دس ہزار میل دُور بھی۔ آج بھی ہے اور آج سے سو سال پہلے بھی تھی اور آئندہ بھی یہ کششِ ثقل اسی طرح سے ہو گی۔ پھر فطرت کے قوانین جس طرح زمان و مکان کی تبدیلی سے نہیں بدلتے، اسی طرح افراد کی تبدیلی سے بھی نہیں بدلتے۔ ایک سائنسدان جب اپنی تجربہ گاہ میں داخل ہوتا ہے تو اس یقین سے داخل ہوتا ہے کہ قوانینِ فطرت جو کل تھے آج بھی وہی ہوں گے۔ پانی کا جو درجہ انجماد کل تھا وہی آج ہو گا۔ چنانچہ سائنس دان ماضی کے تجربات کی روشنی میں دریافت شدہ طبعی قوانین کو اٹل اور حتمی قرار دینے کے بعد آگے ترقی کرتا ہے اور پرانی بنیادوں کو ترقی دے کر اس پر مزید علم کی دیواریں استوار کرتا ہے۔ اسی گذشتہ علم کو صحیح اور مستقل ماننے کے بعد ہی وہ آئندہ کے لئے بھی صحیح پیشین گوئیاں کرتا ہے اور آئندہ کے تجربات کے سہارے آگے بڑھ جاتا ہے یہ سب کیا ہے؟ منطقِ استقرائیہ میں اسے قانونِ یکسانیت اور قانونِ عمومیت کہتے ہیں۔ یہی بنیاد ہے تجربہ و مشاہدہ کی سائنس کی ساری عمارت، حتیٰ کہ انسان کا سارا مشاہداتی علم اس پر مبنی ہے۔ یہ یکسانیت و عمومیت کیا ہے؟ یہ نظم و ضبط کی معراج ہے۔ اس قدر باریک نظم و ربط کہ کہیں بھی ایک سیکنڈ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت کی کمی بیشی نہیں ہوتی ، ایک انچ کے لاکھویں حصہ کے برابر فرق نہیں پڑتا ۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا سائنسدان اسی قانونِ فطرت کی انتہائی صحت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آنکھیں بند کرکے چاند پر پہنچ جاتا ہے ، کائنات کا اس قدر باریک ، پیچیدہ اور صحیح انتظام جس میں علت و معلول کی کڑیاں واضح طور پر نظر آجاتی ہیں "

ہر عمل کا کوئی نہ کوئی سبب نظر آتا ہے اور ہر سبب کوئی نہ کوئی نتیجہ فراہم کرتا ہے "

علّت و معلول

ایک تجربہ گاہ میں سائنسی تجربات یا براہ راست فطرت کا مشاہدہ کرتے ہوئے ، ہم تمام واقعات و حالات کو علت و معلول کی کڑیوں میں پروتے چلے جاتے ہیں لیکن ایسی منزل بھی ایک آجاتی ہے جہاں ہم " علت " کی اگلی کڑی نہیں دریافت کرسکتے ۔ یہاں پر آکر ہماری دیکھنے کی محدود قوت جواب دے جاتی ہے ۔ سننے ، چکھنے ، سونگھنے اور چھونے کے حواس بے بسی کا اظہار کرنے لگتے ہیں ۔ ہم صاف صاف اعتراف کرتے ہیں کہ ابھی راستہ بہت باقی ہے ، منزل بہت آگے ہے لیکن ہماری قوت اس قدر محدود ہے کہ ہم مزید آگے نہیں بڑھ سکتے ۔ اس منزل پر ہر وہ آنکھ جسے عقلِ سلیم کی رہنمائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوگی فقط یہی بات کہے گی کہ " آگے دھند ہے راستہ صاف نظر نہیں آتا "، لیکن اگر عقلِ سلیم کی توفیق نصیب نہ ہو تو یہی آنکھ ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہہ سکتی ہے کہ " راستہ بس وہیں تک تھا جہاں تک میں دیکھ سکتی تھی، جس جگہ سے میری نظر نے کام کرنا بند کر دیا ہے بس وہیں سے راستہ بھی ختم ہو گیا ہے، اب آگے مزید کوئی راستہ نہیں، کوئی منزل نہیں، علت و معلول کی وہ کڑیاں جو اب تک انتہائی باریکی اور صحت کے ساتھ ملتی چلی آئی ہیں بس اب ختم ہو گئیں۔ اس مقام سے آگے نہ کسی سبب کا کوئی نتیجہ ہے اور نہ کسی نتیجے کا کوئی سبب بس دھند ہی دھند ہے۔ " بیچاری عقل چیخ چیخ کر یہ سوال کرتی ہے کہ جناب آپ اس مقام تک تو علت و معلول کا رشتہ انتہائی صحت کے ساتھ اٹل قوانین کی حیثیت میں بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ایک معلول ایسا بھی آن پہنچا ہے جس کی علت آپ کو نظر نہیں آ رہی۔ کیا آپ کی گذشتہ ساری تحقیق یہ بات گوارا کرنے کو تیار تھی کہ بغیر علت کے معلول کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے؟ اب اس آخری معلول کی علت کے وجود کا انکار صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ علت آپ کو نظر نہیں آ رہی کیا ایک واضح اور روشن معلول کی علت کے وجود کا انکار صرف اس لئے کر دیا جائے کہ وہ آپ کی نظر میں نہیں آ رہا۔ آپ کی نظر میں تو بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی باتیں نہیں آتیں، کیا ان سب کے وجود کا انکار کر دیا جائے؟ یہی وہ بنیادی غلطی ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ علت و معلول کا تعلق صرف طبیعی قوانین تک اور طبیعی اور مادی دنیا تک محدود سمجھتے ہیں۔ یعنی جہاں تک انسان کے حواسِ خمسہ کام کر سکیں وہاں تک تو علت و معلول کا سلسلہ موجود ہے اور جہاں انسان کے حواس دُھندلانے لگیں وہاں سے علت و معلول کا رشتہ بھی ختم! حیرت کی بات ہے کہ سرحدِ ادراک سے اس پار تو قوانینِ فطرت بھی اٹل ہیں،

قوانینِ یکسانیت و عمومیت بھی برسرِ کار ہیں، رشتہ علت و معلول کے بغیر ایک سیکنڈ کے لئے بھی گزارا نہیں اور جونہی سرحدِ ادراک سے اُس پار جائیے سارے رشتے ناطے ٹوٹ گئے نہ کوئی قانون باقی رہا، نہ یکسانیت، نہ عمومیت نہ تعلیل۔ وہ آخری معلول جو سرحدِ ادراک سے اس پار ہمیں نظر آیا ہے اور جس کی دوسری ٹانگ سرحدِ ادراک کی دوسری جانب ہے ان نیم حکیم سائنسدانوں کے لئے درخورِ اعتنا نہیں۔ اس آخری معلول کی علت چونکہ انہیں معلول نہیں ہو سکتی۔ اس لئے موجود ہی نہیں۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ (القرآن)

"بس صرف اس لئے جھٹلا دیا کہ بات انکی سمجھ (علم) میں نہیں آئی؟"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی انسان کی عقل بالکل ماری نہیں گئی تو وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہے کہ اس آخری معلول کی علت اگر حسّی دنیا میں موجود نہیں تو غیر حسّی دنیا میں ضرور موجود ہے۔ اگر سرحد ادراک سے اُس پار مابعد الطبیعی دنیا میں اس کی علت ضرور موجود ہوگی اور مابعد الطبیعی دُنیا میں بھی علت و معلول کا رشتہ اس طرح سے موجود ہے جس طرح سے طبیعی دنیا میں ہے"

اس کی تائید ایک اور دلیل سے بھی ہوتی ہے کہ اگر ہم علت اور معلول کی لمبی زنجیر کو تسلیم کر لیتے ہیں تو یہ بات از خود طے ہو جاتی ہے کہ کوئی معلول از خود اپنی علت نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اتنی لمبی زنجیر کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ہر معلول کے اُوپر ایک علت ہے۔ اگر اونچی سطح پر ہم فطرت کو ایک معلول تصور کریں تو اسکی علت ہمیں فطرت سے باہر ڈھونڈنی پڑے گی۔ اس علت کو ہم مافوق الفطرت کہنے پر مجبور ہوں گے۔ جس طرح سے ایک معلول اپنی علت خود نہیں ہو سکتا اسی طرح سے یہ کائنات خود اپنی خالق و ناظم نہیں بن سکتی۔ اس کائنات کی منصوبہ بندی اور انتظام کے لئے ایک ایسا منصوبہ ساز درکار ہے جو مافوق الفطرت ہو"

قانونِ یکسانیت و عمومیت اور علت و معلول کے اس واضح رشتے کے سمجھ میں آجانے کے بعد ایک صحیح ذہن خود بخود اس نتیجہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس کائنات کا وجود، اس کی تخلیق، اس کا انتظام اور اس کی ارتقائی منازل محض اتفاقات و حادثات پر مبنی نہیں بلکہ ایک انتہائی جامع اور حکیمانہ منصوبہ کو چلانے کے لئے فطرت کی اندھی بہری قوت کافی نہیں بلکہ اس کے لئے ایک حکیم و قدیر خالق کا وجود ایک مُدبّر و منتظم کارفرما ہستی کا وجود ماننے بغیر چارہ نہیں"

آیئے اس بارے میں ایک مشہور ماہر نباتات مسٹر سیسل بائس کے تاثرات دیکھیں۔ وہ اپنے ایک مضمون "پھولوں اور پھلوں کے بارے میں" میں لکھتے ہیں۔

" پانی کے ایک قطرے سے لے کر جو خوردبین سے مشکل ہی سے دیکھا جا سکتا ہے، فضائے بسیط میں پھیلے ہوئے ان دور دراز ستاروں تک نگاہ دوڑاؤ جو دُوربین کے بغیر نظر نہیں آتے تمہیں ان میں فقید المثال نظم و ضبط نظر آئے گا۔ ان کے وظائف میں اس قدر یکسانیت پائی جاتی ہے کہ ہم اس کی بنیاد پر قوانین مرتب کر سکتے ہیں، فطرت کے مظاہر میں یکسانیت اور ہم آہنگی کے یقین ہی نے بے شمار انسانوں کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ اس یکسانیت کی تحقیق میں عمریں صرف کریں۔ اگر انہیں اس پر اعتماد نہ ہوتا تو وہ عمر ایسی متاعِ عزیز کو اس تحقیق میں گنوانے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ اگر اس کائنات کی تہ میں محض اتفاق کارفرما ہوتا تو پھر ہر نئے تجربے سے نت نئے نتائج برآمد ہوتے

www.KitaboSunnat.com

ان حالات میں کوئی ترقی ممکن نہ ہوتی۔ کائنات کا حُسنِ انتظام اس بات کا شاہد ہے کہ اس کا کوئی ناظم ضرور ہے، کیونکہ ناظم کے بغیر کسی کام میں یکسانیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہر نیا قانون جو دریافت ہوتا ہے، زبانِ حال سے پکار پکار کر کہتا ہے کہ میرا واضع خدا ہے۔ اس نے مجھے ضرور وضع کیا ہے۔

سائنس خدا کے وجود پر گواہ ہے۔ ایسا خدا جو روزمرّہ زندگی میں بھی موجود ہے۔ پھر ستاروں کی تصویریں لے سکتے ہیں اور آسمانوں پر ان کے راستے متعین کر سکتے ہیں، مگر خدائے واحد کے وجود کی ایسی کوئی مادّی شہادت فراہم نہیں کی جا سکتی۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ضروری ہے۔ اگر ایک شخص ستاروں کا مشاہدہ نہیں کرتا تو وہ ہٹ دھرمی سے کہہ سکتا ہے کہ ستارا ایسی کوئی چیز کائنات میں نہیں۔ لیکن کیا اس کا یہ کہنا درست ہے؟ یہی حال خالقِ کائنات کا ہے، جب تک ہم اس کی طرف متوجہ نہ ہوں، اُس کی تخلیق پر غور نہ کریں اُس وقت تک وہ ہمارے ذہن میں نہیں آتا اور ہم ضدی بچوں کی طرح ایک بدیہی حقیقت کو جھٹلانے کا ارتکاب کرتے ہیں، لیکن اگر ہم ایک مرتبہ بھی اُس کے نُور کی پرچھائیں دیکھ لیں تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس کی تکذیب کے لئے تیار نہیں کر سکتی۔ اس عمل کا ایک داخلی تجربہ ہونا چاہیئے۔ یہ بات اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ مسلّم ہے کہ اگر ہم خود اس کی ذات پر غور و فکر نہ کریں تو محض دلائل کے زور سے اسے دل و دماغ میں کیسے طرح اُتارا جاسکتا ہے وہ انہی کو دکھائی دے گا جو اسے ڈھونڈھ رہے ہیں۔"

(۳: ص ۲۹۶)

انسان کے تخلیقی مراحل، اس کی ربوبیت کے لئے طویل و عریض خوانِ نعمت اور پھر آخر کار اس کی جولانیٔ طبع کے لیے کائنات کے اس قدر واضح طور پر تدبیر کردہ نظام کو دیکھنے کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس حکیم ومدبر ہستیٔ باری تعالےٰ کے وجود کا منکر رہتا ہے تو اس کی مثال اس ڈھیٹ چور کی سی ہے جو کسی باغ سے پھل چُرا کرلے جارہا تھا مگر عین موقع پر باغ کا مالک پہنچ گیا۔ باغ کے مالک نے چور سے پوچھا کہ یہاں کیوں آئے؟ چور نے جواب دیا کہ اتفاق سے ہی آگیا، آنے کا ارادہ تو نہ تھا، غالباً راستہ بھول گیا، مالک نے پوچھا یہ پھل کیوں توڑے؟ چور نے جواب دیا، انہیں کسی نے نہیں توڑا، یہ خود ہی ٹوٹ کر گر گئے، غالباً تیز ہوا آئی ہوگی۔ باغ کے مالک نے مزید پوچھا کہ اچھا پھر یہ بتاؤ کہ پھل تم نے بوری میں کیوں بھرے؟ چور نے جواب دیا، بوری میں بھی پھل کسی شخص نے نہیں بھرے، دراصل ہوا کے زور سے بوری کا منہ کھل گیا وادھر پھلوں کے گرنے کا زاویہ کچھ اس انداز کا تھا کہ وہ تنظیم و ترتیب کے ساتھ بوری میں فِٹ ہوگئے، یہ سب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ اتفاقات ہی اتفاقات ہیں، کسی نے بھی جان بوجھ کر تمہارا نقصان نہیں کیا۔ باغ کے مالک نے پوچھا کہ اب یہ بتاؤ کہ بوری کا منہ کس نے باندھا اور تمہارے کندھے پر یہ بوری کیسے آگئی؟ چور صاحب نے جواب دیا کہ دراصل اس وقت سے میں اسی سوال کا جواب سوچ رہا ہوں اور لاادریت کا شکار ہوں، آؤ مل کر اس مسئلہ پر غور و خوض کرتے ہیں ؎

(وجودِ باری تعالےٰ ۷۵ - ۸۰)

وجودِ باری تعالےٰ اور توحید

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ

نظم و ترتیب

آیئے اب اس کائنات کا کچھ تفصیل سے مطالعہ کریں۔ اس کے نظم و ربط، ترتیب، توازن صحت انتظام اور ہم آہنگی میں ہمیں خدا کا ہاتھ صاف صاف نظر آنے لگے گا منطق کی باریکیوں میں اُلجھے بغیر، کائنات کی سیر کرتے ہوئے ہم بار بار اپنے دل و دماغ سے پوچھیں گے کہ آیا وہ خدا کے وجود کی طرف مائل ہوتے ہیں یا خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں؟

کرۂ ارضی

سب سے پہلے سائنس کی جدید ترین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات کی روشنی میں کرۂ ارضی کی ماہیت پر غور کریں اور دیکھیں کہ اگر یہ زمین ایک خاص نظم کی بجائے محض اتفاقات کی لہروں کے رحم وکرم پر ہوتی تو اس کے نتائج کیا ہوتے "

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر زمین کا حجم موجودہ حجم کی بجائے کم و بیش ہوتا تو اس میں زندگی محال ہوتی۔ اگر اس کا قطر موجودہ قطر کی نسبت $\frac{1}{4}$ ہوتا تو اس کی کششِ ثقل موجودہ کششِ ثقل کا $\frac{1}{16}$ رہ جاتی۔ اس میں ہوا اور پانی کا وجود ممکن نہ رہتا۔ اس میں اگر درجۂ حرارت چڑھتا تو انتہائی حد تک گر جاتا۔ اس کے برعکس اگر کرۂ ارضی کا قطر اصل کی نسبت دوگنا ہوتا تو اس کی کششِ ثقل دوگنی ہو جاتی۔ ہوا کے غلاف کا حجم خطرناک حد تک گھٹ جاتا اور اس کے دباؤ میں فی مربع انچ ۱۵ تا ۳۰ پونڈ کا اضافہ ہو جاتا اور زندگی کا وجود ممکن نہ ہوتا "

سورج کے گرد زمین کی گردش کی رفتار انتہائی درجہ مستقل ہے۔ خود اپنے محور کے گرد زمین کی گردش کی باقاعدگی اور پابندیٔ وقت کی یہ کیفیت ہے کہ اگر صدی میں ایک سیکنڈ کا بھی فرق پڑ جائے تو علمِ ہیئت کے سارے حساب وشمار غلط ہو جائیں۔ یہی حال زمین کے گرد چاند کی گردش کا ہے۔ اسی طرح چاند کا فاصلہ بھی اگر ہماری زمین سے موجودہ فاصلہ کی بجائے پچاس ہزار میل کے قریب ہوتا تو زمین پر قیامت بپا ہو جاتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں دو بار ہمارے سمندروں سے پہاڑوں جیسی لہریں اٹھتیں اور کوئی جاندار زندہ نہ بچتا" اے کریسی مارلین کا قول

زمین اپنے محور پر چوبیس گھنٹوں میں ایک گردش مکمل کر لیتی ہے اور چونکہ اس کا محیط بھی کوئی پچیس ہزار میل کے قریب ہے اس لئے اس کی رفتار کم و بیش ایک ہزار میل فی گھنٹہ سمجھنی چاہیئے۔ لیکن فرض کیجئے اس کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی اور کیوں نہ ہوتی؟ ایسی صورت میں ہمارے شب و روز موجودہ شب و روز سے دس دس گنا طویل ہوتے اور گرمیوں کے موسم میں ایک سو بیس سے لے کر دو سو گھنٹے تک مسلسل چمکنے والا سورج ہماری ہر قسم کی نباتات کو جلا کر رکھ دیتا اور حیوانات میں سے کوئی بے حد سخت جان ہی زندہ رہ سکتا۔ اسی طرح سردیوں کی اتنی طویل راتیں ہر چیز کو منجمد کر دیتیں اور نباتات و حیوانات کی بہت کم قسمیں سلامت رہ سکتیں۔ پھر سورج کی اپنی گرمی اس کی سطح پر بارہ ہزار درجہ فارن ہائیٹ کے قریب ہے اور ہماری زمین اس سے عین اتنے فاصلے پر واقع ہے کہ اس کی "آتش جاودانی" سے صرف ایک نہایت موزوں و مناسب مقدار کی حرارت حاصل کرتے ہیں۔ یہ حرارت حیرت انگیز طور پر یکساں اور مستقل ہے اور گزشتہ کروڑوں سال میں اس کے استقلال ہی کے باعث اس کرے میں زندگی کی وہ صورتیں جن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہم واقف ہیں باقی و برقرار رہی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور ہم تک پہنچنے والی حرارتِ شمسی میں پچاس پچاس درجوں کا فرق بھی پڑنے لگتا تو زمین کی بیشتر نباتات مرجاتیں اور ان کے ساتھ ہی انسان بھی یا تو منجمد ہو جاتا یا جھلس کر رہ جاتا۔ پھر غور کیجئے کہ کرۂ زمین سورج کے گرد اٹھارہ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتا ہے۔ اگر اس کی گردش کی رفتار اٹھارہ کی بجائے چھ میل یا چالیس میل فی سیکنڈ ہوتی تو اسی حساب سے اس کا محیط موجودہ محیط کی نسبت بہت چھوٹا، یا بہت بڑا ہوتا اور اسی حساب سے ہم سورج سے بہت زیادہ قریب یا بہت زیادہ دُور ہوتے اور ہمارے کرّے کی زندگی اپنی موجودہ صورت میں ہرگز قائم نہ ہو سکتی،

(۷ : ص ۳۰)

اس سلسلہ میں ایک اہم اقتباس درج ذیل ہے۔

پودے

اس مضمون نگار کو یقین ہے کہ ایک خدائے جلیل موجود ہے جو متواتر پودوں کی حیرت انگیز زندگی، ان کے اسرار اور ناقابلِ تغیّر قوانین کی صورت میں خود کو متواتر جلوہ گر کرتا رہتا ہے اور اس کے یہ جلوے جن صورتوں میں نظر آتے ہیں وہ یہ ہیں،

(۱) تنظیم:۔ پودوں کی نشوونما اور پھر ان کے پھلنے پھولنے کا عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ایک خلیے کے بڑے ہو جانے اور تقسیم ہونے کا نام ہے۔ انتہائی مرتب، باقاعدہ، حیرت انگیز اور ناقابلِ تغیر طریق سے تکمیل کو پہنچتا ہے۔

(۲) پیچیدگی :۔ ایک سادہ سے پودے کی نشوونما اور اس کی قسم کے پودوں کی پیدائش جو پیچیدہ طریق کار ہے، انسانی دماغ آج تک ایسی پیچیدہ مشین نہیں بنا سکا ہے۔

(۳) حسن :۔ پودوں، تنوں، پتوں اور پھولوں کو جو ملکوتی حسن ملا ہے، وہ نابغہ قسم کے انسان بھی اپنی مصنوعات کو نہیں دے سکے۔

(۴) تولید و توارث :۔ پودے اپنے ہم شکل اور ہم مثل نباتات پیدا کرتے ہیں اور یہ تولید و توارث بے ہنگم طریق پر نہیں ہوتی بلکہ گندم از گندم بروید جو زجو۔ بہر حال ہر دور اور ہر زمانے میں زیتون کے درخت سے زیتون کا درخت اُگے گا"

(۳ : ص ۱۴۵)

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے؟ انہی اجزا کا پریشاں ہونا

زندگی

چھوٹے سے چھوٹے جاندار کے جسم کی ساخت پر غور کیجئے خواہ وہ مکھی کا سر ہو یا مچھر کی ٹانگوں کے جوڑ، زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ظہور ترتیب کے ساتھ جلوہ فرما ہے۔ ادھر بڑے بڑے
ڈیل ڈول کے جانوروں کی جسمانی ساخت ملاحظہ ہو۔ ہاتھی کے
گٹھے ہوئے عضلات آپس میں اس طرح سے مربوط ہیں کہ اعلیٰ
درجے کی مشین کے بیرنگ اور جوڑ ان جسمانی جوڑوں اور بالو
کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے پھر جانداروں کے جسم کی
اندرونی ساخت ملاحظہ ہو۔ اعضائے رئیسہ بغیر جانوروں کی
مرضی کے اور بغیر اس کے کنٹرول کے آپس میں پورے توازن
تعامل (CO-ORDINATION) کے ساتھ کام کر رہے ہیں —
دماغ، دل، پھیپھڑے، جگر، گردے آخر کس کی ہدایات پر
عمل کر رہے ہیں؟ پھر یہ خودکار دل جو پیدائش سے موت
تک بغیر ستائے حرکت کئے چلا جا رہا ہے اور سارے جسم میں
خون کی روانی کو برقرار رکھتا ہے، پھر ہر جاندار کے پورے
جسم میں ایک عصبی نظام پھیلا ہوا ہے جس کے سامنے دورِ حاضر
کے بہترین برقی سلسلے بھی ہیچ ہیں۔ مخلوقات کی کم عمری او
کمزوری کے زمانے میں جس مہر و محبت کے ساتھ حفاظت کی
جاتی ہے وہ بھی ایک انتہائی رحیم و شفیق خالق و پروردگار
کے بغیر ممکن نہیں، انڈے کے جوف اور ماں کے رحم میں
والے بچے کے لئے اتنی غذا فراہم کر دی جاتی ہے جو اسکی پیدائش
تک اسے کافی ہو۔ کسی ماں سے پوچھئے کہ آیا اس کے پید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو بچہ ہے اس کی غذا اور زندگی کی نشوونما کا انتظام اُس نے خود ہی اپنے ارادے سے کیا ہوا ہے یا کسی اور کا ارادہ کارفرما ہے؟ ماں کے پیٹ میں بچہ بھی بے بس اور بچے کو اٹھائے پھرنے والی ماں بھی بے بس لیکن خوبصورت اور تنومند بچہ کس طرح سے پیٹ میں پلتا رہا۔ یہی حال اس بیج کا ہے جسے ہم زمین پہ بکھیر کر آ جاتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف نگاہیں لگائے رکھتے ہیں۔ کون ہے جو اس بیج کے لئے بادل و یکھا شمسی توانائی، زمین کی زرعی قوت اور ہوا و موسم کی سازگاری کے اسباب فراہم کرتا ہے؟ ؎

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ سازگار؟
خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

زندگی خواہ وہ جانداروں میں ہو یا پودوں میں، وہ ابھی تک ایک معما ہے۔ انسان اب ذرۂ آخر ترین یعنی جوہر کے طول و عرض سے آگاہ ہو کر اس کی پنہاں قوتوں کا احاطہ کر رہا ہے لیکن زندگی ابھی تک ایک سایۂ گریزاں ہے، ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقابلِ فہم چیستاں ہے۔ ابھی تک سائنس یہ معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی کہ وہ مرحلہ جب ایک مادہ میں زندگی ظہور پذیر ہوتی ہے کس طرح وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس مسئلہ کی تہ تک پہنچنے سے پہلے سائنس کو خدا کے وجود کا عرفان نصیب ہو جائے گا۔

انسانی دماغ کی ساخت پر غور کیجئے۔ اے کریسی ماریسن کے الفاظ میں "یہ ایک پورا سازینہ ہے جس کے لئے بے شمار بلبلے اپنی اپنی سُریں پیش کرتے اور باہم مل کر ایک ہم آہنگ نغمہ جو انسانی ذہانت کے نام سے معروف ہے۔ معرضِ تخلیق میں لے آتے ہیں اور پھر یہی نغمہ کارخانہ ہستی میں ایک آہنگِ نو پیدا کرتا ہے اور اپنے سحر سے اسے حیرت انگیز طور پر منظّم کرتا چلا جاتا ہے۔ انسان کی تخلیق تک فطرت نے اس زمین کی قدیم چٹانوں سے کوئی ایسا جاندار پیدا نہیں کیا تھا جسے انسان کا سا لچکدار دماغ حاصل تھا۔ چنانچہ یہ بات قابلِ غور و فکر ہے کہ انسان کو اپنی خلقت میں ذہانتِ اعلیٰ کے فانوسِ لاہوتی کا ایک شعلہ مرحمت ہوا کہ عالمین پر حاوی ہے اور یہ اسی شعلۂ ازل کی آدم افروزی ہے کہ انسان اس زمین پر اپنی اہلیتوں میں بے مثال، اپنی سطوت میں بے عدیل اور اپنی منزلِ مقصود اور مقدر کے اعتبار سے لافانی ثابت ہوا"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیمیا اور طبیعیات کے ہر نظریئے اور قاعدے کی رُو سے ارتقاء کے عمل کی انتہا یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول سے کامل مطابقت حاصل کرے لیکن اس سے آگے اس کا قدم نہیں اٹھ سکتا۔ اگر انسان کی تخلیق محض ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کی ہی مرہونِ منت ہے تو ڈارون کا نظریہ یہاں تک تو وضاحت کرتا ہے کہ انسان کا ذہن آہستہ آہستہ ماحول سے مطابقت اختیار کرتا چلا گیا لیکن یہ نظریۂ ارتقاء اس بات کی کیونکر توجیہ کر سکتا ہے کہ انسان کا ذہن مطابقت کی منزل سے بہت آگے گزر کر اس کائنات کی تسخیر پہ اُتر آیا اور وہ ماحول جس کی مطابقت اور پیروی اسے کرنا تھی، اسی ماحول کو اپنے گرد اپنی مرضی سے استعمال کرنے لگا۔ نظریۂ ارتقا اس بات کی کیونکر توجیہ کر سکتا ہے کہ ایک انسان اپنی ذہنی استعداد اور روحانی صلاحیتوں کی بدولت ایام کا مرکب نہیں بلکہ راکب بن جائے"

آنکھ تخلیق کے معاملے میں ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کو رد کرنے کے لئے آنکھ کا وجود بذاتِ خود ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اگر کوئی صاحبِ نظر آنکھیں کھول کر اس آنکھ کا مشاہدہ کرے تو ایک خالق کا وجود مانے بغیر چارہ ہی نہیں۔ اے کریسی ماریسن لکھتا ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت نے ہمارے احساسِ ہشت پہلو کو بلند تر کر کے اس کا رُخ گرمی سے روشنی کی طرف کیا اور ہماری آنکھ کو رنگ کا شعور عطا فرمایا۔ چنانچہ ہم دنیا اور اس کی اشیاء کو ان کے اصل رنگوں اور اصل مقامات کے مطابق دیکھنے کے قابل ہو گئے اور یہی ایک معیاری اور کامل بصری کیفیت ہے۔ پھر ہماری آنکھ کا خود کار عدسہ اپنی دبازت اور کثافت میں مسلسل تبدیلی کرتا رہتا ہے تاکہ اس تک پہنچنے والی تمام شعاعیں خود بخود ماسکے میں مرکوز ہوتی رہیں اور ہر آنے والی چیز اپنے صحیح فوکس میں نظر آئے۔ انسان اس قسم کے عدسے (LENS) آج تک ایجاد نہیں کر سکا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام حیرت ناک مطابقتیں جو چشمِ حیوانی کو اعلیٰ درجے کی بصارت عطا کرتی ہیں اور یعنی عدسوں اور لاکھوں کروڑوں مخروطوں، ہڈیوں اور نسوں کو ایک کامل ترتیب میں منظم کرتی ہیں بیک وقت ہی وجود پذیر ہوتی ہوں گی، کیونکہ ان میں سے کسی ایک کی عدم موجودگی بھی بصارت کو باطل کر سکتی ہے اور اس صورت میں کسی حیوان کا کوئی چیز دیکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ پس سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا ان سب عناصر کا ایک ہی وقت میں یکجا ہو جانا کسی اتفاق پر مبنی تھا یا ان میں سے ہر عنصر تمام دوسرے عناصر کی ضروریات اور لوازم سے پیشتر ہی آگاہ ہو کر اپنے آپ کو اُن کے مطابق کر لینے پر تیار ہو چکا تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان سے متعلق اُس کا مشاہدہ ملاحظہ ہو۔

کان

انسانی کان کا ایک حصہ قریب قریب چار ہزار ایسی باریک ترین لیکن پیچیدہ محرابوں پر مشتمل ہے جو قامت اور صورت کے لحاظ سے ایک کامل تدریجی سلسلہ بناتی ہیں۔ انہیں ہم ایک اعلیٰ درجہ کے آلہ موسیقی کی محرابوں سے تشبیہ دے سکتے ہیں اور یہ ایک دوسری سے اس انداز میں مطابقت رکھتی ہیں کہ ان کی اہلیت آواز کے ہر اُس مدوجزر کو جو بادلوں کی کڑک سے لے کر ہوا سے ہلنے والے درختوں کی سائیں سائیں یا کسی سازینے کے ہر رُکن کی علیحدہ علیحدہ سُروں سے پیدا ہوتا ہے پُوری صحت کے ساتھ وصول کرے اور فوراً دماغ تک پہنچا دے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسانی کان کی تخلیق و ترتیب سے متعلق خلیات محض اس تحریک پر کام کر رہے تھے کہ وہ اپنی اعلیٰ کارگزاری میں محض اس کی بقا کو پیشِ نظر رکھیں تو انہوں نے اپنے کام کو زیادہ وسعت کیوں نہ دی اور اس کے لئے غیر معمولی قوتِ سامعہ کے حصول کا انصرام کیوں نہ کیا؟ کیا اس لئے کہ ان خلیات کی پُشت پر جو طاقت کار فرما تھی اس نے محسوس کر لیا تھا کہ مستقبل کے انسان کو ذہنی لطف اندوزی کی ضروریات بھی پیش آئیں گی۔ یا پھر یہ محض ایک اتفاق تھا کہ انہوں نے جو تعمیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس کی خوبیاں ان کے تصوّر سے بالاتر تھیں "

(وجودِ باری تعالےٰ اور توحید ۹۴ — ۱۰۰)

جمادات :-

قرآن مجید میں ہے۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا۔

(الفرقان ۵۳)

اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے۔ ایک لذیذ شیریں اور دوسرا تلخ و شور اور دونوں کے دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے، ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈ مڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔

" یہ کیفیت ہر اس جگہ رُونما ہوتی ہے جہاں کوئی بڑا دریا سمندر میں آگرتا ہے۔ اس کے علاوہ خود سمندر میں بھی مختلف مقامات پر میٹھے پانی کے چشمے پائے جاتے ہیں جن کا پانی سمندر کے نہایت تلخ پانی کے درمیان بھی اپنی مٹھاس پر قائم رہتا ہے ترکی امیر البحر سیدی علی رئیس (کاتب رُومی) اپنی کتاب مراۃ الممالک میں جو سولہویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے، خلیج فارس کے اندر ایسے ہی ایک مقام کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس نے لکھا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر وہاں آب شور کے نیچے آب شیریں کے چشمے ہیں جن سے میں خود اپنے بیڑے کے لئے پینے کا پانی حاصل کرتا رہا ہوں۔ موجودہ زمانے میں جب امریکن کمپنی نے سعودی عرب میں تیل نکالنے کا کام شروع کیا تو ابتداً وہ بھی خلیج فارس کے انہی چشموں سے پانی حاصل کرتی تھی بعد میں ظہران کے پاس کنوئیں کھود لئے گئے اور ان سے پانی لیا جانے لگا۔

تفہیم القرآن جلد سوم ص ۴۵۸

تلخ وشور پانی کے عین درمیان میٹھے پانی کا وجود سوائے ایک خلاقِ عظیم کے تخلیقی شاہکار کے اور کیا ہو سکتا ہے جسے اپنی مخلوق کی تکلیف و پیاس گوارا نہیں۔ اس نے اپنے عظیم منصوبہ کے تحت اس جگہ بھی میٹھے پانی کا انتظام فرما دیا جہاں عام حالات میں میٹھے پانی کا وجود ممکن نہیں۔

پھر سمندر کے اس تلخ وشور پانی میں سے انتہائی احتیاط کے ساتھ پانی کشید کیا جاتا ہے اور انتہائی صاف، شفاف اور شیریں پانی بادلوں کی پیٹھ پر سوار کر کے بالائی علاقوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اتنے کڑوے پانی میں سے میٹھا پانی نکال لانا اگر تخلیقی فن پارہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کیا اس خلاقِ عظیم کیلئے یہ زیادہ [illegible] اتی سے [illegible] نہ تھا کہ کڑوے کا کڑوا پانی ہی بادلوں میں بھر دیا جا[illegible]۔ [illegible] یہ پانی پینے کے کام آسکتا اور نہ آبپاشی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ جس جس زمین تک یہ پہنچ جاتا اس کی زرعی استعداد بھی تباہ ہو جاتی"؟

اَفَرَاَیۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِیۡ تَشۡرَبُوۡنَ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡہُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ۔ لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰہُ اُجَاجًا فَلَوۡ لَا تَشۡکُرُوۡنَ۔

(الواقعہ: ۶۸-۷۰)

کیا تم نے اس پانی کو (غور سے) دیکھا ہے جسے تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بارش کے ذریعہ اُتارا ہے یا اس کے اُتارنے والے ہم ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے (میٹھے پانی کو) کھاری بنا دیں پس تم شکر کیوں نہیں کرتے"

بارش کے یہ چھینٹے اتفاقاً ہی زمین پر نہیں گر جاتے بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک زبردست قسم کا نظام ہے جس سے انسانی زندگی رواں دواں ہے۔ اگر بارش کے چھینٹے محض اتفاق کا نتیجہ ہوتے تو کبھی تو ایسا ہوتا کہ کسی علاقے میں خوب بارش ہو جاتی اور کبھی ایسا ہوتا کہ کئی کئی سال تک وہاں ایک چھینٹا بھی نہ پڑتا۔ اس کے برعکس صورتِ حال یہ ہے کہ بارش کا زمین کے تمام خطوں کے لئے ایک محض گوشہ (۵۲۸ لا ۵) مقرر ہے جو ہر سال صحیح وقت پر مل جاتا ہے۔ انسانی آبادی شروع سے لے کر اب تک بارش کے اس مخصوص گوشے سے وابستہ چلی آ رہی ہے اور پھر ایسا نہیں ہوتا کہ ایک مرتبہ بارش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی اور سال بھر پانی کو ترستے رہے بلکہ بارش کا پانی پہاڑوں پر کہیں جھیلوں کی شکل میں اور کہیں برف کی شکل میں سٹاک کر دیا جاتا ہے اور یہ سٹاک اربوں من برف کی شکل میں سال بھر تھوڑا تھوڑا نشیبی علاقوں کی طرف سپلائی ہوتا رہتا ہے، بارش کا ایک اور کمال دیکھئے"

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ	اور اس کی نشانیوں میں سے ایک
الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا	نشانی یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی
وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ	دکھاتا ہے جس میں ڈر بھی ہے
مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ	اور لالچ بھی۔ اور آسمان سے
بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ	پانی اتارتا ہے جس سے زمین موت
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ	کے بعد زندہ ہو جاتی ہے۔ اس
يَّعْقِلُوْنَ ○	میں نشانیاں ہیں ان لوگوں
(الروم ۲۴)	کیلئے جو عقل سے کام لیتے ہیں"

یہ بجلی بھی خوب رہی، اس میں خوف بھی ہے اور طمع بھی، خوف تو بجلی کے گر جانے سے تباہی کا، اور طمع اس بات کی کہ پانی سے زمین سیراب ہو گی۔ جدید سائنس نے ایک اور انکشاف بھی بجلی کے بارے میں کیا ہے کہ اس کی کڑک سے بارش کے پانی میں کثیر مقدار میں نائٹروجن ملا دی جاتی ہے وہی نائٹروجن جو کھاد کا جزوِ عظیم ہے۔ نائٹروجن سے ملا ہوا یہ پانی جب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر گرتا ہے تو زمین کی زرعی قوت کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

یہ پہاڑ جو ہمارے لئے برف اور پانی کا ذخیرہ ہیں ایک اور اہم کام انجام دیتے ہیں وہ یہ کہ پہاڑ زمین کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں، وہ زمین جس کے پیٹ میں کھولتے ہوئے آتش فشاں انتہائی گرم سیال مادے اور گیسیں موجود ہیں، کبھی سکون سے اپنی سطح ایک سی برقرار نہیں رکھ سکتی تھی، اگر پہاڑوں کی لمبی لمبی میخیں اس کے پیٹ میں نہ گاڑ دی جاتیں۔ یہ بات قرآن مجید میں یوں بیان کی گئی "

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ	کیا ہم نے زمین کو پنگھوڑا
مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا	اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنادیا
(النبا: ۶-۷)	

نیز فرمایا:

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ	ہم نے زمین پر پہاڑوں کی میخیں
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ	گاڑ دیں تاکہ وہ تمہیں لے کر
(لقمان ۱۰)	ڈھلک نہ جائے "

آگ کے وجود کو بھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ	کیا تم نے آگ کو دیکھا ہے جسے
تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ	تم تاپتے ہو کیا تم نے اسکے درخت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ — کو پیدا کیا ہے یا ہم اسے پیدا کرنے والے ہیں؟

(الواقعہ ۷۱ - ۷۲)

ہوا، پانی اور زمین کی نعمتوں کی طرح آگ بھی انسانی زندگی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ یہ بات سوچنے کی ہے کہ یہ سب چیزیں کس نے پیدا کی ہیں؟ کیا یہ خود بخود وجود میں آگئیں؟ کیا انسان نے ان کو پیدا کیا؟ کیا ان کو پیدا کرنے کے بعد ان کا نظام انسان چلا رہا ہے؟ کیا آگ اور پانی میں کوئی ایسا سمجھوتہ ہے جس کے تحت یہ دونوں اپنے اپنے وجود کو اور ایک بہترین نظام کو برقرار رکھے ہوئے ہیں؟

اگر انسان کی عقل سلامت ہے تو وہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ فطرت کی یہ بے پناہ اور بے حد حساب پھیلی ہوئی اندھی بہری قوتیں خود کو پیدا کرنے اور پھر آپس میں نظم و ربط قائم رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں، ان کی تخلیق و تنظیم کے لئے ایک قدیر و بصیر خالق کا وجود ماننے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں،

نباتات

نباتات کی پیدائش میں بھی اللہ تعالےٰ کے وجود کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ — ان کیلئے ایک نشانی مردہ زمین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُوْنَ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّأَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ لِيَأْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيْهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُوْنَ۔

(یٰسٓ ۳۳-۳۵)

ہے جسے ہم نے زندہ کیا اور اس میں سے ایک دانہ نکالا جسے وہ کھاتے ہیں۔ ہم نے اس میں کھجور اور انگور کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے تاکہ لوگ زمین کے پھل کھائیں اور یہ سب کچھ انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ پس کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے"

ایسے ہی ایک اور جگہ یوں فرمایا"

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

(انعام ۹۵)

بے شک اللہ تعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہ مُردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ میں سے مُردہ نکال لاتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے تو پھر تم لوگ کہاں پلٹ کے جاتے ہو۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ زمین میں سے اناج اور پھلوں کے باغات کا پیدا ہونا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس زمین سے گندم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک دانہ بھی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ کائنات کی بے شمار چیزیں مل کر پُورے تعاون اور نظم و ضبط کے ساتھ اپنی قُوتیں ایک بیج کے دانے پر مرکوز نہ کر دیں، زمین کی زرعی قُوت، پانی، خاص قسم کا درجۂ حرارت، بر وقت بارش سُورج کی گرمی، آکسیجن اور نائٹروجن کا عمل غرض یہ کہ بے شمار عوامل اپنی اپنی جگہ سے ایک بیج کے دانے پر اپنی قوتیں صرف کر رہے ہیں، اگر سُورج کی گرمی کم یا زیادہ ہو جائے، اگر زمین کی زرخیزی کم یا زیادہ ہو جائے، اگر سمندر سے بادل آکر بارش نہ برسائیں اور موسم ٹھیک وقت پر اس بیج کی چاکری نہ کریں تو اناج کا یہ دانہ اور کسی بیج کا کوئی پودا کبھی پیدا نہیں ہو سکتا، معلوم یہ ہوا کہ سمندر، ہوا، بارش، سُورج، زمین مختلف گیسیں اور اسی طرح بے شمار مختلف قوتیں کسی ایسی بڑی قوت کے ماتحت ہیں جو انہیں ایک نظام میں باندھے ہوئے ہے جس نظام کے تحت یہ ٹھیک ٹھیک وقت پر ٹھیک ٹھیک نسبت سے باہمی تعاون کرتے ہوئے اس بیج کی چاکری کرتی ہیں اور وہ بیج پودے کی شکل میں زمین سے بڑھتا ہے، بیچارے کسان کا کام تو صرف اتنا ہی ہے کہ زمین کو نرم کرنے کے بعد اس میں بیج ڈال دے اور پھر اناج کے لئے خدا کی رحمت کا منتظر رہے۔ یہ بات قرآن مجید میں یُوں بیان کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ	کیا تم نے دیکھا ہے جو تم کاشت
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ	کرتے ہو، کیا تم اُگاتے ہو؟ یا
الزّٰرِعُوْنَ۔ لَوْ نَشَآءُ	اسے اُگانے والے ہم ہیں؟ اگر
لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ	ہم چاہیں تو ہم اسے خاک کر
تَفَكَّهُوْنَ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ	ڈالیں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔ اور
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ۔	یُوں کہو کہ ہم پر یہ تاوان پڑ گیا بلکہ
(الواقعہ ۶۳ تا ۶۷)	ہم تو محروم ہیں۔

تو معلوم ہُوا کہ کاشت کرنا تو انسان کے بس میں ہے لیکن کھیتی کا اُگانا اور پودے کو بڑھانا انسان کے بس میں نہیں ہے۔

پھر نباتات میں بھی زندگی کا پُورا نظام موجود ہے۔ قرآن مجید نے آج سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے اِس نظام کی نشان دہی کی بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ ان میں بھی نر و مادّہ موجود ہیں۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ	ہم نے آسمان سے پانی برسایا
مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ	اور اس زمین میں نباتات اُگائے
كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ۔	جس میں کہ ہر قسم کا عمدہ جوڑا
(لقمان ۱۰)	موجود ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار	شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى	انسان اپنی خوراک کی طرف تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَعَامِهٖ ۔ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ	دیکھے (کہ کہاں سے آئی) ہم ہی
صَبًّا ۔ ثُمَّ شَقَقْنَا	نے پانی برسایا (جی بھر کر) پھر
الْاَرْضَ شَقًّا ۔	زمین کو پھاڑ دیا (بیج کے اندر
(عبس ۲۴ تا ۲۶)	سے پودا زمین کو چیرتا ہوا باہر نکلا"

حیوانات

یُوں معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے۔ زمین پر بے شمار قسم کے جانور پیدا کئے گئے اور ان کی ساخت بتاتی ہے کہ یا تو یہ سواری کے لئے بنائے گئے ہیں یا بار برداری کے لئے۔ اور یا پھر خوراک کا کام دے سکتے ہیں" قرآن مجید میں ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ	یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں
لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا	عبرت ہے ان کے پیٹوں میں گوبر
فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ	اور خون کے درمیان سے خالص
فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا	دُودھ ہم تمہیں پلاتے ہیں جو
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۔	پینے والوں کیلئے خوشگوار ہے"

(النحل ۶۶)

سچی بات یہ ہے کہ اگر دُودھ کی پیدائش کے نظام پر ہی غور کیا جائے تو انسان ششدر رہ جاتا ہے۔ پیٹ میں ایک طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپاک اور غلیظ گوبر اور دوسری طرف بدبودار خون۔ لیکن ان دونوں کے درمیان جو چیز پیدا ہو رہی ہے وہ انتہائی صاف، خوشگوار اور خوشبودار ہے اور انسانی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر انسانی عقل ضد کی وجہ سے اندھی نہ ہو گئی ہو تو ایک ایسی ہستی کا وجود جو ماؤں میں ممتا پیدا کر دیتا ہے اور ممتا کے ذریعے دودھ پلا دیتا ہے، سورج کی روشنی سے زیادہ عیاں نظر آتا ہے۔

انسان کی بساط تو فقط اتنی ہے کہ وہ ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتا۔ پیدا تو کیا کرے گا اگر مکھی اس کے کھانے میں سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ بھی واپس نہیں لا سکتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۔ (الحج - ۷۳)	وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ اُن دوسروں کو پکارتے ہیں جو مکھی بھی کبھی پیدا نہیں کر سکتے چاہے سارے اس کام کیلئے اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں۔ اور اگر کوئی مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ واپس نہیں لے سکتے۔

وجودِ باری تعالےٰ اور توحید ص ۴۹ - ۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ زمین کی میخیں ہیں

دورِ جدید میں یہ بات سائنس نے دریافت کی کہ زمین کے بیرونی حصہ (قشرارضی کے اس سخت حصے کے نیچے ایک نرم طبقہ بھی ہے، یہ پہاڑ اس نرم طبقے کے اندر داخل ہو کر زمین کی جڑوں کا کام کرتے ہیں اور زمین کو ہلنے اور کھسکنے سے بچاتے ہیں اور یوں زمین ایک خاص قسم کے توازن پر قائم رہتی ہے، یہ بات قرآن مجید میں ڈیڑھ ہزار سال قبل بیان کر دی گئی"

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ (الانبیاء ۳۱)

ہم نے زمین پہ پہاڑ بنا دیئے تاکہ زمین انھی سمت کہیں ڈھلک نہ جائے"

وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا (النباء ۷)

ہم نے پہاڑوں کو میخیں بنا دیا" (اور انھیں زمین میں گاڑ دیا)

سمندر میں تہ بہ تہ موجوں اور تہ بہ تہ اندھیروں کا قرآنی تصوّر

آج سے ہزار ڈیڑھ ہزار سال قبل انسان کو یہ علم نہ تھا کہ سمندر میں کچھ موجیں سطحی ہوتی ہیں اور کچھ موجیں اس کے نیچے ہوتی ہیں، تہ بہ تہ موجوں کا یہ تصور بہت بعد کی دریافت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سے لوگوں کے علم میں یہ بات بھی نہیں تھی کہ سمندر کی گہرائیوں میں اندھیرے ہیں اور یہ اندھیرے بھی اسی طرح تہ بہ تہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کو جگنو کی طرح روشنی عطا کر کے ان اندھروں میں روشنی کا انتظام کیا ہے۔

اسی طرح سے لوگوں کے تصور میں یہ بات بھی نہیں آسکتی تھی کہ ایک موج اوپر سے آنے والی روشنی کی کرن کو بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کی روشنی کو زائل کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سورج کی روشنی سمندر کی گہرائی تک پہنچتے پہنچتے بالکل ختم ہو جاتی ہے اور یہ بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بادل سورج کی بعض شعاعوں کو زمین تک آنے سے بالکل روک دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب کے سب اسرار اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت میں بیان کر دیئے ہیں اور آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے،

أَوْ كَظُلُمَٰتٍ فِى بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَغْشَىٰهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهُۥ لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورًا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ

(النور ۴۰)

یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا کہ اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اس پر ایک اور موج، اور اس کے اوپر بادل، تاریکی پر تاریکی مسلط ہے۔ آدمی اپنا ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔ جسے اللہ نور نہ بخشے اس کے لئے پھر کوئی نور نہیں"

قرآن مجید میں سورج اور چاند کا تصور

یہ بات جدید سائنسی دور میں معلوم ہو سکی ہے کہ چاند میں جو روشنی ہے وہ اس کی اپنی نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی کا عکس ہے۔ اس کا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے،

"اس طرح کہ چاند کی روشنی سے انکار تو نہیں کیا گیا، اس کو روشن تو کہا گیا ہے لیکن روشنی کا منبع یا چراغ قرار نہیں دیا گیا۔ صرف سورج کے لئے چراغ بلکہ گرم و روشن چراغ (سراجاً وهاجاً) کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، اور مزے کی بات یہ ہے کہ جہاں یہ سراج کا لفظ استعمال ہوا ہے اور صیغۂ واحد میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید کے نزدیک چاند روشن تو ہے لیکن روشنی کا منبع نہیں ہے۔ مندرجۂ ذیل آیتیں قابل غور ہیں،

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔ (الفرقان ۶۱)

خدا بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں آفتاب کا نہایت روشن چراغ اور چمکتا ہوا چاند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بنایا"

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا۔

(النبا ۱۲ - ۱۳)

اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کئے اور ایک نہایت روشن اور گرم چراغ پیدا کر دیا۔

یہاں چاند کو ایسا جرم قرار دیا گیا ہے جس سے روشنی منعکس ہوتی ہے (قمراً منیراً) آیت و الفاظ کے اسلوب سے صاف پتہ چلتا ہے کہ چاند کو روشن تو قرار دیا گیا ہے مگر روشنی کا منبع و مصدر قرار نہیں دیا گیا، اس کے برعکس سورج کو ایک شعلہ فگن سراج سے یا ایک گرم چراغ (وہاج) سے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔

بقول موریس بکائیے، قرآن میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان معلومات کی تردید کرتی ہو جو ہمیں آج ان اجرام سماوی کے بارے میں حاصل ہے (۱۹۲ : ۱۰) یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے صرف سراجًا کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی صیغۂ واحد میں۔ اگر چاند کی بھی یہی پوزیشن ہوتی جو سورج کی ہے اور وہ بھی شعلہ فگن چراغ ہوتا تو سراجًا کی بجائے "سراجین" دو چراغ کے الفاظ استعمال کئے جاتے"

سورج اور چاند کے مداروں کا وجود

آج سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار ڈیڑھ ہزار سال قبل دنیا میں اجرامِ فلکی کے مداروں کا کوئی تصوّر نہیں تھا۔ اس لئے قرآنِ مجید کے مفسّرین کو لفظ فلک کی تشریح کرنے میں بہت دِقّت پیش آئی۔ موریس بکائیے اس موضوع پر لکھتے ہیں"

قرآن کے قدیم مترجمین کو اس لفظ (فلک) نے تشویش میں مبتلا کردیا تھا۔ جو چاند اور سورج کے مدّور راستوں کا تصوّر قائم نہیں کرسکے تھے، اس لئے انہوں نے خلا میں ان کے راستے میں کچھ ایسی شکلیں محفوظ کرلی تھیں۔ یا تو کسی حد تک درست تھیں یا بالکل ہی غلط تھیں۔

حمزہ ابوبکر اپنے ترجمہ قرآن مجید میں اس لفظ کی وہ مختلف النوع تشریحات پیش کرتے ہیں جو دوسروں نے کی ہیں، ایک قسم کا "دُھرا" جو ایک آہنی سلاخ کے مثل ہوتا ہے جس کے گرد کوئی کل گھومتی ہے، ایک سماوی کُرہ، مدار، بروج کی علامتیں۔ رفتار، لہر، … ، لیکن پھر وہ حسبِ ذیل بیان جو دسویں صدی کے مشہور مفسّر طبری نے دیا ہے پیش کرتے ہیں۔

"جب ہمیں کسی بات کا علم نہ ہو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم خاموشی اختیار کریں"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ سورج اور چاند کے مدار کا یہ تصوّر حاصل کرنے میں کس قدر ناکام رہے۔ یہ بات بالکل واضح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر یہ لفظ اس فلکیاتی تصوّر کو واضح کرتا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام تھا تو ان آیات کی توضیح و تشریح کرنا انتہائی مشکل ہوتا، لہٰذا قرآن میں ایک بالکل ہی جدید تصوّر موجود تھا جس کی وضاحت صدیوں بعد تک نہیں کی جا سکی تھی "

(۱۰ : ۱۹۷)

اب آیئے دیکھیں کہ قرآن مجید نے فلک یا مدار کا کیا تصوّر پیش کیا ہے ارشادِ باری تعالےٰ ہے"

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ (الانبیاء ۳۳)

وہ اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ یہ سب اپنے اپنے مداروں پر چل رہے ہیں"

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ۔

(یٰسٓ ۳۹ - ۴۰)

اور چاند، اس کے لیئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہُوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے نہ سُورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدار پر تیر رہا ہے"

موریس بکائیے اس آیت کی شرح میں لکھتے ہیں"

اس جگہ ایک اہم حقیقت کا واضح طور پر اظہار کیا گیا ہے وہ ہے سورج اور چاند کے مداروں کا وجود۔ اس پر مستزاد وہ حوالہ ہے جو ان اجرام کی اپنی حرکت سے خلا میں سفر کرنے کے سلسلے میں دیا گیا ہے"

ان آیات کے مطالعہ سے ایک منفی حقیقت بھی ابھر کر سامنے آتی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سورج ایک مدار پر حرکت کر رہا ہے لیکن اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ زمین کے لحاظ سے یہ مدار کون سا ہو سکتا ہے۔ نزولِ قرآن کے وقت خیال کیا جاتا تھا کہ سورج متحرک ہے اور زمین ساکن یہ زمین کی مرکزیت کا نظام تھا جو بطلیموس کے زمانہ سے مقبول چلا آ رہا تھا۔ جو دوسری صدی عیسوی کا سائنسدان ہے اس کا سلسلہ نکولاس کو برنکس (۱۵۴۳ء) تک چلا جس کا دور سولہویں صدی عیسوی ہے۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ اس نظریہ کے حامی تھے لیکن قرآنِ کریم میں کہیں بھی اس کا اظہار نہیں ہوا۔ نہ یہاں نہ کہیں اور" (۱۰ : ۱۹۶)

وجودِ باری تعالیٰ اور توحید ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ۱۷۳-۱۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نظر نباتات پر ڈالتے جایئے

صاحبِ عقل جہاں بھی نظر دوڑائے گا۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے وجود پر کافی شافی دلیل پائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عالمِ نباتات کا محکم اور منضبط نظام ایسے عجائب وغرائب پر مشتمل ہے جن کے اسرار اور حکمتوں نے دنیا کے عقلاء کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، اور ان سے متعلق علوم اور باتوں کا مکمل احاطہ طاقتِ بشریہ سے باہر ہے، چنانچہ ایک اجمالی نظر ڈالتے ہی نظر آجائے گا کہ نباتات کی بعض قسمیں ایسی ہیں کہ زمین پر بچھی ہوئی ہیں، بعض سطحِ زمین سے بلندی کی طرف چڑھنے والی ہیں، کسی کی بلندی ہاتھ دو ہاتھ تک ہے۔ بعض تنا ور درخت ہیں، اور بعض صرف باریک تنکوں کی طرح ہیں، کسی پر پھول ہیں کسی پر پھل۔ پھر پھولوں اور پھلوں کی قسمیں دیکھیں کہ کس قدر ہیں۔ پھولوں کے رنگ اور خوشبوؤں میں غور کریں، یہ بھی دیکھیں کہ بعض پھول دوسرے پھولوں سے رنگت اور وضع میں بالکل مشابہ ہیں۔ لیکن ہر ایک کی خوشبو جُدا جُدا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ پھولوں کی خوشبوؤں میں بھی انواع واقسام کی کثرت حیرت انگیز ہے، کسی کی خوشبو لطیف ہے اور کسی میں کثافت ہے۔ کسی میں ناگوار بُو یا بالکل بدبُو ہے پھر پتوں کی رنگتیں وضع اور ہیئت۔ ان کی نرمی اور خشونت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں رنگوں کی آمیزش، ان کا طویل اور عریض یا گول ہونا۔ پھر پتوں اور سبزوں میں بعض غذائیں ہیں۔ اگر ایک طرف انسان ان سے لذیذ انواع واقسام کے کھانے تیار کر رہا ہے تو دوسری طرف حیوانات وبہائم دن رات اُن کو چر رہے ہیں اور خداوند عالم کے اس فرمان مبارک "كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ" کی یہ شان ہر ہر گھر، بازار اور سبزہ زار میں نظر آرہی ہے، اس کے علاوہ بعض نباتات دواؤں کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، بعض ایسے ہیں کہ جن سے مختلف قسم کے تیل کشید کئے جا رہے ہیں، دوسری طرف انہی پتوں، پھولوں اور پھلوں سے شہد کی مکھیاں عرق چوس چوس کر ایسا شیریں اور مزیدار شہد اللہ کے حکم سے دنیا کو مہیا کر رہی ہیں کہ جس میں بے شمار بیماریوں کا علاج اور غذاؤں کا بہترین جوہر ہے۔ بعض نباتات سے ایسا دودھ ٹپکتا ہے جیسے جانوروں کے تھنوں سے پھر ان نباتات کے بیجوں کے بے شمار استعمال ہیں۔ ایک اور حیرت انگیز بات یہ کہ بعض زمین پر پھیلی ہوئی کمزور بیلیں ہیں اور ان پر خربوزہ اور تربوز جیسے وزنی اور بڑے پھل لگتے ہیں۔ اور بعض بڑے بڑے درختوں پر بیری اور توت جیسے، چھوٹے پھل آتے ہیں"

ناریل کے درخت میں اللہ کی عجیب کاریگری

مرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناریل کے ایک درخت ہی کو لیجئے کہ اس میں اللہ رب العزت کی بے پایاں قدرتوں کا کرشمہ کس طرح جلوہ گر ہے۔ ناریل کا پھل کھایا بھی جاتا ہے اور دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے تیل بھی نکل رہا ہے اور خول توڑنے پر نہایت صحت بخش پانی بھی! اس کے علاوہ دودھ کی طرح سیال عرق بھی اس میں سے نکلتا ہے۔ اس کی کونپلوں اور کلیوں سے مختلف قسم کے مشروبات تیار ہوتے ہیں اور اس کے پتے ترکاریوں کے طور پر پکائے جاتے ہیں۔ اس سے چٹائیاں، سائبان اور پردے بھی بُنے جاتے ہیں، اس کی چھال اور ریشے سے رسیاں بن رہی ہیں۔ تھیلے تیار ہو رہے ہیں، ٹہنیاں اور لکڑیاں چھتوں میں استعمال کی جارہی ہیں انہی سے سوختہ اور ایندھن کا کام بھی لیا جارہا ہے، کہیں اسکے پتوں سے روشنائی تیار ہو رہی ہے اور کاغذ بھی بن رہے ہیں الغرض یہ صرف ایک درخت ہے۔ جس کے فوائد اور استعمالات انسانی نظام زندگی میں کتنے زیادہ پھیلے ہوئے ہیں۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ یہ سب کسی مدبر، حکیم، دانا خالق کے بغیر کیونکر ممکن ہے یہ محیر العقول نظام کیا۔ کسی بے حس و بے شعور مادہ اور طبیعت کا اقتضاء ہو سکتا ہے، اور کیا یہ سب کرشمہ سازیاں اور حیرت انگیزیاں محض بخت و اتفاق سے منظر عام پر آسکتی ہیں؟ یہ بے شمار مختلف رنگوں اور خاصیتوں والے سبزے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی پانی اور ایک ہی زمین میں اُگتے ہیں۔ منکرینِ خدا بتائیں کہ ایک زمین سے جو اپنی خاصیت اور جوہر کے لحاظ سے واحد ہے اور ایک ہی پانی سے جو اپنے مزاج و خاصیت میں یکساں ہے۔ اس قدر مختلف رنگوں، ذائقوں اور خوشبوؤں والے پھول اور پھل کیسے پیدا ہوئے؟ اسی امر کو حق تعالےٰ شانہٗ واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ۔

(سورۃ رعد آیت ۴)

(کہ) سب نباتات ایک ہی پانی سے سیراب کئے جاتے ہیں اور مزے میں ہم کسی کو کسی پر فضیلت اور برتری بخشتے ہیں"

علامہ آفندی کہتے ہیں کہ ماہرین نباتات، نباتات کی جن قسموں کی تحقیق کر سکے اور اُن کا علم اُن کو ہو سکا وہ اسی ہزار اقسام سے متجاوز ہیں، علمِ طب میں مفردات کے موضوع پر جو ضخیم ترین کتابیں موجود ہیں۔ ان کو عالمِ نباتات کی حیرت انگیز وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور جڑی بوٹیوں کی جو خواص اور تاثیرات ذکر کی گئی ہیں ان پر نظر ڈالنے کے بعد اللہ کی خالقیت اور اس کی قدرت پر ہر ایسا شخص ایمان لانے پر فطرۃً اور عقلاً مجبور ہو جاتا ہے جس کو ادنٰے درجے کا عقل و شعور حاصل ہو۔ اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی شخص خداوندِ کریم کی خالقیت اور قدرت پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان نہیں لاتا تو وہ یا تو آخری درجہ پر پہنچے والا دیوانہ ہے یا انتہائی معاند و متعصب ہے، وہ تو دیدہ دانستہ اس طرح خدا کا انکار کر رہا ہے، جس طرح کوئی احمق عین دوپہر کے وقت جب کہ سورج کا نور اور اس کی شعاعیں عالم کو منوّر کر رہی ہوں سورج کے وجود کا انکار کر رہا ہو، (ماخوذ از منازل الفرقان)

دہریت سے اسلام تک ۳۵ - ۳۷

زندگی کے لئے پانی کی ضرورت ہے

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ، (انبیاء ۳۰) ہم نے پانی کے ذریعہ ہر چیز کو حیات بخشی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پانی کے ہر طرف وافر ذخیرے موجود ہیں لیکن زندہ رہنے کے لئے صرف اتنا ہی ضروری نہیں کہ پانی موجود ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایک خاص انتظام، ایک خاص ترتیب اور ایک خاص مقررہ انتظام کے ساتھ موجود ہو اس دُنیائے عالم میں پانی کے بننے، برسنے اور تقسیم ہونے کا ایک خاص انتظام پایا جاتا ہے یہی ربوبیت ہے۔ اس سے ربوبیت کے تمام اعمال کا تصوّر کرنا چاہیئے۔ اس میں رحمت ہے۔ محبت ہے نگہبانی ہے جس نے پانی جیسا جوہر حیات پیدا کیا اس کی یہ ربوبیت ہے کہ جب برسے تو ایک ایک قطرہ برسے اور بادل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکو ہر گوشہ تک پہنچائے ایک خاص مقدار اور حالت میں تقسیم کرے اور ایک خاص موسم میں برسائے پھر ایک ایک تشنہ ذرّے کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر سیراب کرے۔ آخر یہ کون ہے جو قطراتِ باراں اور بادلوں کے ذریعہ حیات بخش طرح طرح کے پھول و پھل اُگا رہا ہے اور زمین کے تہہ میں پانی کے خزانے جمع کر رہا ہے۔ کہ جب ضرورت ہو کنواں کھودو اور پانی نکالو ۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ (المؤمنون ۱۸-۱۹)	اور ہم نے آسمان سے ایک انداز سے کیساتھ پانی اُتارا پھر اُسے زمین میں ٹھہرائے رکھا اور ہم اس پر بھی قادر ہیں (کہ جسطرح برسایا تھا اسی طرح) واپس لے جائیں پھر دیکھو اس پانی سے ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کر دیئے جن میں بیشمار پھل لگتے ہیں اور ان ہی میں تم اپنی غذا حاصل کرتے ہو ۔

اگر بے اندازے پانی برسا کرے تو طوفانِ نوح آجائے اور اگر نہ برسے تو خشک سالی آجائے۔ چرند پرند مر جائیں مگر پہاڑوں پر ایک اندازے کے مطابق بارش ہو کر برف جم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جم جاتی ہے جو سال بھر تک پگھل کر ایک انداز ے سے بہتی رہتی ہے آفتاب تو کل برفانی چٹانوں پر ایک دم ہی طلوع ہوتا ہے۔ لہٰذا اُسے تو ایک دم ہی سب کو پگھلا دینا چاہیئے یہ سال بھر تک ایک اندازہ نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر بارش اور پانی ہی نہیں بلکہ کائنات کو جو کچھ بخشا گیا ہے وہ ایک خاص اندازے کے ساتھ ہی عطا کیا گیا ہے وہ اندازہ صاحب حکمت علیم وقدیر کا ایک قانون ٹھہرایا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (الحجر ۲۱)

اور کوئی شے نہیں جسکے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسکو ایک خاص مقدار میں نازل کرتے ہیں "

دوسری جگہ فرمایا ہے

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ ۔ (القمر ۴۹)

ہم نے جتنی چیزیں بھی پیدا کی ہیں ایک خاص اندازکیساتھ پیدا کی ہیں "

بظاہر جو چیز خود بخود ہوتی ہے وہ بے ڈھنگی بے ترتیب۔ بے اندازے ہوتی ہے آپ نے خودرَو جنگلات کو ملاحظہ کیا ہو گا۔ خودرَو گھاس کے جھاڑ جھنکاڑ میں چلے ہوں گے دریا کا ساحل خود بخود ٹوٹ جائے اس کا نقصان اس کی بے اندازگی کا خیال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو اور پھر نہروں کے پانی کا ایک اندازہ سے چھوڑنا خیال میں لاؤ۔ سارا نظامِ عالم ایک سلیس نظام کے ماتحت چل رہا ہے آخر کوئی ہے جو اپنے قانون و اندازے کے ساتھ اس کو قائم کئے ہے یا بے ڈھنگا چل رہا ہے۔

یہ کیا بات ہے کہ صرف یہی نہیں کہ دنیا میں پانی موجود ہو بلکہ ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ موجود ہے یہ کیوں ہے کہ پہلے سورج کی شعائیں سمندر سے ڈول بھر بھر کر فضاء سما میں پانی کی چادریں بچھا دیں پھر ہواؤں کے جھونکے انہیں حرکت میں لائیں اور پانی کی بوندیں بنا کر ایک خاص وقت اور خاص محل پر برسائیں۔ پھر ایسا کیوں ہے کہ جب برسے ایک خاص ترتیب اور مقدار ہی سے برسے، اور زمین کی بالائی سطح پر ایک خاص مقدار میں بہے اور اس زمین کے اندر ایک خاص مقدار میں نمی پیدا کرے اور ایک خاص مقدار میں پانی فلٹر ہوتا ہوا کنویں کی تہہ میں آکر دریا بن جائے کہ جہاں سے چاہو کھود لو اور پانی نکال لو۔ جو پانی ہوا کے بغیر دو دن میں سڑ جاتا ہے وہ زمین کی تہ میں سے کیا کچھ صاف شفاف نکلتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۔

(الملک ۳۰)

آپ کہہ دیں اگر تمہارا یہ (کنویں اور برسنے کا پانی) زمین کے اندر اور نیچے دھنسا دیا جائے تو تمہارے لئے یہ شیریں پانی کون لائے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ ترتیب و اندازہ خیال مبارک میں نہیں گزرا کہ پہلے پہاڑوں پر برف کے تودے جمتے رہیں، پھر موسم کی تبدیلی سے وہ پگھلیں پھر اُن کے پگھلنے سے پانی کے چشمے اُبلنے لگیں پھر چشموں سے دریا کی جدولیں بنیں پھر یہ جدولیں پیچ وخم کھاتی ہوئی دور دور جاویں اور سینکڑوں ہزاروں میلوں تک اپنی وادیاں شاداب کریں باقی ماندہ جہاں سے آیا پھر وہیں چلا جائے ایسا کیوں نہ ہوا کہ کسی نہ کسی طرح صاف پانی موجود ہوتا مگر ایسی ترتیب و انتظام کے ساتھ موجود نہ تھا "

قرآن کہتا ہے کہ یہ ترتیب و اندازہ، نظم و نسق اس لئے ہے کہ اس عالم کائنات میں ربوبیتِ الٰہیہ کارفرما ہے اور ربوبیت کا مقتضیٰ یہی ہے کہ پانی اسی ترتیب سے بنے اور اسی ترتیب و مقدار سے تقسیم ہو وہ رحمت تھی جس نے پانی پیدا کیا۔ مگر یہ ربوبیت ہے جو اُسے اس طرح کام میں لائی جس سے پرورش اور رکھوالی کی تمام ضرورتیں پوری ہوگئیں "

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ (الروم ۴۸)

یہ اللہ (ہی کی ذات ہے) جو ہوائیں بھیجتا ہے پھر ہوائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادلوں کو لے جاتی ہیں پس وہ ان کو فضاءِ آسمانی میں پھیلا دیتا ہے جس طرح بھی اسکی مشیت ہوتی ہے وہ ان بادلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو ان بادلوں میں سے مینہ برس رہا ہے پھر جن لوگوں کو بارش کی برکت ملنی ہوتی ہے مل چکتی ہے۔ تو اچانک وہ خوش ہو جاتے ہیں"

اچھا کسان زمین ہموار کر کے ہل پھاڑ کرتا اور اس میں بیج ڈال دیتا ہے اس کا اتنا ہی کام تھا اب یہ کس کا آسرا لگائے بیٹھا ہے پھر اس بے آسرا کے لئے ٹھنڈی ہوا بارش کا پیغام لاتی ہے تو کس قدر خوشی کا مقام ہوتا ہے آخر اس بے آسرے کا آسرا کون ہے جو اس کھیت کو سرسبزی و شادابی بخشے گا؟

وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۔

(النمل ۶۳)

"یا وہ کون ذات ہے جو بارش آنے سے قبل خوشخبری کی ہوا بھیجتا ہے"

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ الزمر ۲۱

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کے چشمے رواں ہو گئے پھر اسی پانی سے رنگ رنگ کی کھیتیاں لہلہا اُٹھیں پھر ان کی نشو و نما میں ترقی ہوئی اور پوری طرح پک کر تیار ہو گئیں اور تم دیکھتے ہو کہ ان پر (کچھ روز بعد) زردی چھا گئی پھر بالآخر خشک ہو کر چورا چورا ہو گئی بے شبہ دانش مندوں کیلئے اس صورتِ حال میں بڑی ہی عبرت ہے "

اگر کسان ہی کھیت اُگاتا ہے اور وہی کُل مختار ہے تو نہ اُگنے پر روتا کیوں ہے؟ یہ شکایت کیسی کہ اس سال باغ میں پھل نہیں آئے کھیت دب ٹ ہو گیا۔ آخر کس نے روک دیا آؤ ہم بتائیں آیا تم اُگاتے ہو یا کوئی ذات جس کا دستِ قدرت ہی اُگاتا ہے "

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۔ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ (الواقعہ ۶۳ — ۷۰)

اللہ پاک کلامِ پاک میں فرماتا ہے "

اچھا تم نے اس بات پر غور کیا کہ تم جو کاشتکاری کرتے ہو اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اُسے چورا چورا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں اور تم صرف یہ کہنے کے لئے رہ جاؤ۔ افسوس ہمیں تو اس کا تاوان ہی دینا پڑے گا بلکہ ہم تو (اپنی تمام محنت ہی سے) محروم ہو گئے اچھا تم نے کبھی یہ بات دیکھی یہ پانی جو تمہارے پینے میں آتا ہے اُسے کون برساتا ہے تم برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا کر دیں (جیسا سمندر ہے) پھر کیا اس نعمت کے لئے ضروری نہیں کہ تم شکر گزار ہو"

آپ فرمائیے ان بادلوں پر کسی انسان کی حکومت ہے کہ جب وہ چاہے اپنے کھیت اور باغ میں برسائے اور دوسرے کے باغ و کھیت میں نہ برسنے دے اگر نہیں تو پھر یہ بادل و باراں کس کے قبضۂ قدرت میں ہیں ان پر کس کی حکومت ہے وہی اللہ تعالےٰ حاکم مطلق ہیں اور ان ہی کی ربوبیت کار فرما ہے"

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ط لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ o (فاطر ۳)

اے افرادِ نسلِ انسانی اللہ تعالےٰ نے جن نعمتوں سے تمہیں فیض یاب کیا ہے ان میں غور کرو کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خالق ہے جو تمہیں زمین و آسمان سے رزق دے رہا ہے نہیں اس کے سوا کوئی ذات ایسی نہیں ہے"

اچھا جب بادلوں میں بجلی چمکتی اور کڑکتی ہے تو آپ کو ڈر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی لگتا ہے کہ یہ کہیں میرے اُوپر یا میرے کھیت میں نہ گر پڑے اور اُمید بھی ڈیرہ لگا لیتی ہے کہ اب بارش ہو گی آپ تو اُمید و بیم کے درمیان ہیں پھر یہ بارش کون برساتا ہے اور اس مردہ زمین کو کون پھر سے حیات بخشتا ہے۔ آپ کو خدائے تعالےٰ نے عقل دی ہے کبھی اس عقل سے اس بارے میں بھی کام لیا؟ کیا اس باری تعالےٰ کے وجود کی یہ نشانی آپ کی عقل کے ترازو میں باوزن نہیں ہے؟"

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ، (الروم ۲۴)

(اور دیکھو) اس کی حکمت و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ بجلی کی چمک اور کڑک نمودار کرتا ہے اور اس سے تم پر خوف اور اُمید دونوں حالتیں طاری ہو جاتی ہیں، اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور پانی کی تاثیر سے زمین مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھتی ہے بلاشبہ اس صورت حال میں ان لوگوں کے لئے جو عقل و دانش رکھتے ہیں (حکمت الٰہی) کی بڑی نشانیاں ہیں، حساب تو لکھا لکھایا موجود ہے، مگر اس وجہ سے کہ حساب لکھنے والے کو دیکھا نہیں ہے حساب لکھنے والے کا انکار کرنا خلافِ عقل و دانش ہے اس طرح ربوبیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نظام موجود ہے محض رب کے نہ دیکھ لینے کی وجہ سے رب کا انکار کرنا بھی خلافِ عقل اور خلافِ فہم سلیم ہے۔"

فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ

آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے
مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا

(کیا خدا ہے ص ۲۰۹ - ۲۱۶)

الٰہی تخلیق کے شعبدے

لندن یونیورسٹی کے ماہر علم التشریح پروفیسر ڈیوڈ مدیسر نے اللہ جانے انسانی بدن میں الٰہی تخلیق کے کیا شعبدے دیکھے کہ مبہوت ہو کر بول اٹھا"

OUR MINDS ARE OVERWHELMED BY IMMENSITY AND MAJESTY OF NATURE

عظیم فطرت کے لامتناہی جلال و جبروت کو دیکھ کر میرا دل ڈوب رہا ہے۔ الیکسیس کیرل اپنی کتاب "انسانی راز" میں لکھتا ہے کہ: کہ وہ لوگ جو زندگی اور کائنات کے راز کو معلوم کرنے کے لئے نکلتے تھے۔ گویا ایک تاریک جنگل میں بھٹک گئے ہیں، یہ جنگل ایک طلسم خانہ معلوم ہوتا ہے، جس کی ہر چیز اپنی جگہ بدلتی رہتی ہے۔ ایسے حقائق کے وزن نے اُن کو کچل کر رکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے جن کو وہ دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کو محض اندازے کے طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ صحیح اعداد و شمار بیان کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ یہ تو کائنات کی دوسری چیزوں کا ذکر ہے لیکن خود انسان اور اس کے متعلقہ علوم ابھی تک خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکے۔ انسان ایک ایسی ناقابلِ تقسیم اکائی ہے۔ جو انتہائی پیچیدگیاں اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ اس کو آسانی اور سادگی سے بیان کر دینا ناممکن ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس سائنس دانوں، فلسفیوں، شاعروں اور صوفیوں کے اقوال و تجربات کے بڑے قیمتی ذخائر موجود ہیں۔ لیکن ہم ابھی تک انسانی زندگی کے صرف چند پہلوؤں کو ناممکن طریقے پر سمجھ سکتے ہیں۔ ہم انسان کو مجموعی طور پر ابھی تک نہیں سمجھ سکے۔ اس کے کچھ اجزاء ہماری سمجھ میں آتے ہیں۔ مثلاً ہم انسان کے ذہن اور اس کے کام کرنے کے طریقے کو اس کی روح کو اور اس کے بروئے کار آنے کے ذرائع کو اور ان دونوں کے آپس کے تعلقات کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے ہیں۔"

ہم نہیں جانتے کہ اخلاق و انصاف اور جرأت کے جذبات کیسے اور کہاں سے پیدا ہوتے ہیں، ہم مصنوعی طریقے سے کسی شخص کے دل میں مسرت اور اطمینان پیدا نہیں کر سکتے، ہم نہیں جانتے کہ زندگی اور موت کیا ہے، ہم کسی چیز کو موت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات نہیں دلا سکتے"

فلکیات کا حیرت انگیز نظام

فلکیات کی وسعت اور حیرت انگیزی کا اندازہ (اتنے بڑے آسمان پر بے شمار اجرام فلکی کو چھوڑ کر) صرف اس باریک سفید دھار یا راستہ سے جو آسمان پر ایک طرف سے دوسری طرف تک بنا ہوا نظر آتا ہے، جسے کہکشاں کہتے ہیں، صرف اسی میں بے شمار تارے موجود ہیں۔ ایک ایک تارا سورج سے لاکھوں گنا بڑا ہوتا ہے جب کہ سورج خود ہماری زمین جیسی تقریباً ۱۳ لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔ ان تاروں میں بعض اپنی جگہ پر قائم نظر آتے ہیں اور بعض اپنے محور کے گرد گھومتے معلوم ہوتے ہیں۔ کہکشاں کے قطر کا اندازہ ایک لاکھ نوری سال لگایا گیا ہے، روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چل کر ایک سال میں جتنا فاصلہ طے کرتی ہے اسے ایک نوری سال کہتے ہیں۔ اس سے آپ اس چھوٹی سی کہکشاں کی بے پناہ وسعت کا تصور کیجئے، اور کائنات میں کروڑوں کی تعداد میں کہکشائیں ہمارے محدود علم کے مطابق موجود ہیں، پھر ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کا باہمی فاصلہ دس لاکھ نوری سال سے لے کر پندرہ کروڑ نوری سال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک لگایا گیا ہے۔ کائنات کی وسعت، عظمت اور شان و شوکت کو دیکھ کر خالقِ کائنات کی قدرت کا اندازہ لگائیے، کیا یہ عظیم الشان نظام بغیر کسی منصوبے اور مقصد کے عمل وجود میں آسکتا ہے؟ یہ تو صرف معلوم شدہ حقائق ہیں جن کو غیر معلوم شدہ حقائق سے ایسی نسبت ہے جیسے کہ قطرے کو سمندر سے

ٹریفک یا ریلوں کے حادثات کو دیکھئے۔ جب کہ گاڑیوں کو چلانے والے بہترین ڈرائیور بھی موجود ہیں اور ٹریفک کنٹرولر وغیرہ بھی۔ اور سب کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کہیں حادثہ نہ ہونے پائے۔ لیکن پھر بھی روزانہ گاڑیوں اور کاروں وغیرہ کے تصادم ہوتے رہتے ہیں دوسری طرف نظر دوڑائیے کروڑوں عظیم الشان کرّے فضا میں بجلی کی طرح سے گھوم رہے ہیں، نہ کوئی سگنل دینے والا نظر آتا ہے اور نہ کوئی ٹریفک والا۔ نہ ان میں کوئی ڈرائیور دکھائی دیتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ نظام بہترین صحت و اعتدال کے ساتھ چل رہا ہے۔

ایک محقق سیلی بالش صاحب لکھتا ہے:

جب ہم آسمان پر نظر دوڑاتے ہیں تو لاتعداد ستاروں کو ایک نظام میں منسلک دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ کسی ایک رات، کسی ایک موسم، کسی ایک سال نہیں بلکہ ان گنت صدیوں سے فضائے بسیط میں معلق یہ گیندیں ایک معین مدار پر گردش کرتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلی جا رہی ہیں۔ وہ اپنے مداروں پر ایسے نظم کے ساتھ آتی جاتی ہیں کہ ان کے گہن کا صدیوں پیشتر اندازہ کیا جا سکتا ہے کیا قدرت کے یہ کہکشانی وجود فضا میں بے مقصد ہی گھومتے پھر رہے ہیں۔ اگر یہ کسی ضابطے کے پابند نہ ہوتے تو انسان سمندروں کو عبور کرنے کے لئے انہیں کیوں رہنما تسلیم کرتا۔ انسان خدا کے وجود کا اقرار کرے یا نہ کرے مگر وہ اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہے کہ یہ کواکب بہر حال ایک لگے بندھے ضابطے کے پابند ہیں اور فضا میں یونہی آوارہ و سرگرداں نہیں۔ اسی وجہ سے ان پر کسی حد تک اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے، (کلور و مونخرا)

پھر جتنے سماوی کرّے ہیں سب کے سب باقاعدہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں کے پابند رہتے ہیں اور ہر ایک جُدا جُدا بے شمار خاصیتوں کا حامل ہوتا ہے۔

ایک نظر چاند پر

ہم یہاں صرف ایک ہی ستارے یعنی چاند کو لیتے ہیں، جو زمین سے قریب ترین ستارہ ہے۔ جس میں خود روشنی نہیں بلکہ سورج سے روشنی مستعار لے کر ہماری راتوں کو خوشنما بناتا ہے۔ یہ چاند زمین کے گرد ۲۷ دن ۷ گھنٹے اور ۱۶ منٹ میں ایک چکر لگاتا ہے چونکہ چاند زمین کے ساتھ گھومتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے قمری مہینہ ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے اور ۴۴ منٹ کا ہوتا ہے۔
اصل نیا چاند عین ہمارے اور سورج کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لئے سورج کی روشنی کی وجہ سے اس کا روشن حصہ دوسری جانب ہوتا ہے اور سیاہ حصہ ہماری طرف ہوتا ہے۔ جب چاند اپنے مدار میں آگے بڑھتا ہے تو اس کا تھوڑا سا نچلہ حصہ سورج کی روشنی کی وجہ سے چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور یہی نیا چاند ہمیں کبھی ۲۹ اور کبھی ۳۰ دن کے بعد نظر آتا ہے، چاند سورج سے مشرق کی جانب ۱۲ درجہ کے حساب سے ہٹتا جاتا ہے۔ یعنی ایک گھنٹے میں تقریباً نصف گھنٹے کا فرق پڑتا ہے،

بارہ دن اٹھارہ گھنٹے گزرنے کے بعد سورج کے بالکل مخالف سمت میں آتا ہے، یعنی ایسے وقت میں کہ اگر سورج غروب ہو رہا ہے تو چاند طلوع ہو رہا ہوگا، اور اگر سورج افق سے بیس درجے بلند ہو تو چاند افق سے بیس درجے پستی میں ہوگا، اسی طرح ہٹتے ہٹتے یہاں تک کہ کچھ وقت اوجھل رہنے کے بعد پھر اس کا کم از کم روشن حصہ دکھائی دیتا ہے اور پھر بتدریج روشن حصہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح یہ چاند ہمیں خبردار کر دیتا ہے کہ آج مہینے کی پہلی تاریخ ہے، آج دوسری، اسی طرح تیسری یا چوتھی تاریخ ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ چاند ہمیں روز و شب کا حساب بتلا رہا ہے یا ہماری عمر کے ماہ و سال سے پردہ ہٹا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اپنی گردش سے سمندر میں مدوجزر برپا کر کے اس کی دائمی خرابیوں کو روک لیتا ہے اور زمین والوں کی زندگی میں بے شمار سہولتیں بھی مہیا کر رہا ہے۔ اگر چاند معین مقدار سے قریب تر ہو جائے تو زمین پر رہنا مشکل ہو جائے۔ ہمارے سمندروں سے پہاڑوں جیسی لہریں اٹھتیں اور ہمارے میدانوں میں پھیل جاتیں اور ہواؤں میں شدید طوفان رہتا۔

ذرا سوچئے تو سہی آخر کون ہے جو ان سیاروں اور ستاروں کو آپس میں ٹکرانے سے باز رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جس نے انکو اپنے اپنے فرائض سونپ کر ان کو جدا جدا خاصیتوں کا حامل بنا دیا ہے؟

کیا انسان کا وجدان یہ باور کر سکتا ہے کہ یہ عظیم کارنامہ خود بخود وجود میں آگیا ہے؟ یہی کائنات صاحب بصیرت کیلئے ایک صاف وشفاف آئینہ ہے جس میں غور وفکر کرنے سے خدائے ذوالجلال کی بے انتہا کبریائی دیکھ سکتا ہے۔

اسی لئے ہارولن کریدراما ہر عضویات خدا کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جہاں تک وجود باری کے شواہد کا تعلق ہے۔ اس کا سب سے پہلا ثبوت نظام کائنات ہی میں ملتا ہے، ایک ایسی کائنات جس میں مختلف فطری قوتیں پوری باضابطگی سے معروفِ عمل ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر چیز میں ایسا نظم و ضبط اور ایسی باقاعدگی ہے کہ اس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نظم و ضبط کسی ناظم کے بغیر بھی ممکن ہو سکتا ہے یہ باضابطگی اس درجہ ہے کہ سیاروں کی نقل و حرکت، اور یہی نہیں بلکہ اب تو انسان کے خلاء میں پھینکے ہوئے مصنوعی سیاروں تک کے بارے میں پیشگی بتانا ممکن ہو گیا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہوں گے۔ یہی باضابطگی رد عمل میں، جوہری اور برقی اثرات سے تعامل میں پائی جاتی ہے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ طبعی تغیرات کے قاعدے اور ضابطے حساب کی رُو سے متعین کرنا ممکن ہے انسانی فہم اور مشاہدہ کی رُو سے اس نوعیت کا نظم و ضبط ایک ناظم و کارفرما ذہن کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا کیونکہ جہاں کہیں کسی کام کے پس پردہ کوئی منصوبہ اور اس منصوبے کو ٹھیک ٹھیک عملی جامہ پہنانے والی کوئی طاقت موجود نہ ہو۔ ہمارا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ وہاں نظم و ضبط کے بجائے انتشار اور افراتفری رونما ہو گی"

(خدا موجود ہے ص ۲۲۔ جان کلور مونسزا)

(دہریت سے اسلام تک ۹۷ - ۱۰۱)

کتاب ختم ہوئی۔ الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وَآلہ واصحابہ واھلِ بیتہم اجمعین ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ (النساء)

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ

موت کے سائے

(موت کیا ہے؟) کتاب و سنت کی روشنی میں

موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر شخص نے بہر صورت چکھنا ہے۔ اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اس کی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے۔ نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکر مندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت انکے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۲۳۹۹۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (المؤمنون)

اور موت کے بعد ان کے آگے (قبروں سے) اٹھائے جانے کے دن تک پردہ ہے

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد عرصہ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسد خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و تکلیف ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً مدللاً اور واضح بحث کی گئی ہے قبر سے متعلق بعض حیرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر ۶۴۹۹۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۙ
(التکاثر ۱-۲)

کثرت حرص نے تم کو (یادِ خدا سے) غافل کر دیا، یہاں تک کہ
تم قبروں سے جا ملے،

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
فیصل آباد فون ۶۳۹۹۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء)

بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے۔

مقام نماز

قرآن وسنت کی روشنی میں

بسلسلہ اہتمام واکرام نماز قرآن مجید میں وارد شدہ ۴۲ آیات کی بزبان مفسرین، دلنشین مکمل تفسیر اور اس ضمن میں بہت سی احادیث مبارکہ کی مفصل تشریح۔

پنجگانہ نماز ادا کرنے پر بے مثال انعام اور ترک نماز پر ہولناک انجام اور ضروری واہم احکام نماز کا بیان۔

عبد الرحمن عاجز

ناشر رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان۔ فون ۶۴۹۹۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (الذاریات ۲۱)
اور خود تمہاری ذات میں بھی (اللہ تعالٰے کی بے شمار نشانیاں ہیں)
تو کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا

انسان۔ نشانِ رحمان

اس کتاب میں انسان کی پیدائش میں عجائبات قدرت الٰہیہ کا تذکرہ ہے۔ جو خالق حقیقی نے اپنے کلام پاک میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں بیان فرما کر انسان کو دعوت فکر دی ہے۔ کہ جس نے تجھے پہلی بار اس قدر حسین و جمیل بنایا ہے۔ کیا تجھ پر موت وارد کر کے دوبارہ تجھے زندہ کر کے تجھ سے تیری زندگی کے ہر قول و فعل کا حساب نہیں طلب کر سکتا؟

کیوں نہیں؟ یہ اللہ تعالٰے کا عدل ہے۔ اُس کا اعلان ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ انسان اپنا نامۂ اعمال خود تیار کر رہا ہے قیامت کے روز اس کا نامۂ اعمال اُس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور حکم ہو گا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۴) (اے) اپنا نامۂ اعمال پڑھ آج تو خود ہی اپنے حق میں حساب کرنے کیلئے کافی ہے) اس کے بعد اعمال کے مطابق جنت یا جہنم ایک مقام اُسے دے دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۶۴۹۹۱۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ؕ

پیغمبر ایمان لاتے اُس پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر نازل ہوا ہے اور مومنین بھی، یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر (البقرہ ۲۸۵)

ارکانِ ایمان

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانا ایمان کے ستون ہیں ستون کے بغیر کوئی عمارت قائم نہیں رہتی لہٰذا خود رسول بھی اُن پر ایمان لاتے اور تمام مومنین بھی، اُس کی وضاحت کون فرما رہا ہے؟ خود اللہ تعالیٰ

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
مکہ مکرمہ

فون ۶۳۹۹۱۶
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ (لقمان ۸، ۹)

(بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے اُن کیلئے راحت کی جنتیں ہیں) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا یہ سچا وعدہ ہے۔

ایمان اور عمل صالح،

اس کتاب میں قرآن و حدیث سے بیان کیا گیا ہے کہ ایمان اور عمل صالح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا اللہ و رسول قرآن اور آخرت پر دعوائے ایمان کیساتھ شرک و بدعت کا ارتکاب اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے راہ فرار اختیار کیا جائے۔ تو اس حال میں نجات ہو جائے گی؟ یا کوئی رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے مساجد، اور ہسپتال تعمیر کرواتا ہے، رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں، مسافروں اور حاجتمندوں کی خبر گیری کرتا ہے۔

لیکن اللہ و رسول، قرآن مجید اور آخرت پر اس کا ایمان نہیں وہ مشرک اور کافر ہے۔ کیا وہ اپنے نیک اعمال کے سبب جہنم سے بچ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائیگا؟

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

مکہ مکرمہ

۲۸، نومبر ۱۹۹۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

(سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

پیدائش ۱۰۶ھ

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

وفات ۱۸۷ھ

آپکا علم، زُہد، تقویٰ، قناعت، صبر، حلم، خوف خدا، اُمید رحمت رات کا قیام، نماز تہجد، آہ وبکا، دُنیا سے بے رغبتی، فکر آخرت اور اُس کیلئے تیاری، لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کی ترغیب دلانا، اور اُسکی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کرنا۔ خلیفۂ وقت ہارون الرشید سے بات چیت اور دورانِ گفتگو انہیں رعیت اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرانا اور ہارون الرشید کا زار وقطار بار بار رونا حتےٰ کہ بے ہوش ہو جانا۔ ابتداء میں آپ ڈاکوؤں کی جماعت کے سردار تھے اچانک ایک واقعہ سے متاثر ہو کر ڈاکہ زنی سے توبہ کرنا، اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنا، اور ۱۸۷ھ میں وہیں وفات پانا۔ آپکے تلامذہ اور اساتذہ، آپکی عبادت وریاضت، آپکے نصیحت آمیز اقوال اور عبرت انگیز احوال اور آپ سے مروی احادیث مطہرہ کا تذکرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ

یہ سورت قرآن مجید کا دیباچہ اور اُس کے وسیع مضامین کا
خلاصہ ہے۔ اسی لیے اس کو فاتحہ یعنی فاتحۃ الکتاب اور اُمّ القرآن کہا گیا
ہے اسکی شوکت و عظمت اور اسکی رفعت و منزلت کے لیے یہی کافی ہے
کہ ربِ کائنات کی اہم عبادت "نماز" کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔
مختلف احادیث کے مطابق اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے کہ تورات، انجیل اور قرآن میں اسکی مثل نہیں سورۃ حجر کے آخر میں
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجر ۸۷)
(اور ہم نے آپ کو سات آیتیں وظیفہ کے طور پر بار بار دہرائی جانے والی عطا
کیں اور قرآنِ عظیم) حضور کا ارشاد ہے اور اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے
وہ بڑا خوش نصیب ہے جو اس سورت کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے
اسکی شوق و محبت سے تلاوت کرتا ہے اور اسکے معانی و مفہوم کو تفکر و تدبر
سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی
حال مقیم مکۃ مکرمہ
۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات عبدالرحمٰن عاجزؔ

مالیر کوٹلوی

نثر میں۔ موت کے سائے۔ عالم برزخ۔ مقام نماز۔ حضرت فضیل بن عیاض ؒ شہر خموشاں (قبرستان) دلہن قبر کی آغوش میں۔ انسان نشان رحمان

نظم میں۔ جام طہور۔ صبح صادق۔ شمع فروزاں۔ انجم تاباں

کلیات عاجزؔ۔ مع سوانح حیات جس میں بارہ سالہ قیام مکہ مکرمہ مدینہ منورہ۔ طائف۔ جدہ وغیرہ کے اہم حالات و واقعات اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا پیدل سفر (جانا اور آنا) اور اس مبارک راستے کا آنکھوں دیکھا حال۔

زیر کتابت۔ تفسیر سورۂ قٓ۔ تفسیر سورۂ عصر۔

زیر تصنیف۔ کمال ایمان کی علامت اللہ تعالےٰ سے کامل محبت ہے۔ عجائبات قدرت، فضائل جہاد اور مجاہدین۔ پچھلی قوموں پر عذاب الٰہی کے اسباب۔ ضمیر کی موت۔ گانا بجانا۔ تمباکو نوشی عمل خیر بھی ہے اور شر بھی، سلف صالحین کے فکر آخرت پر خطبات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افکار شتہ

غذائے روحانیا، درسِ اخلاقیات

اشتہار

برائیوں سے اجتناب نیکیوں کی تلقین۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث
مطہرہ کا ترجمہ و مفہوم وجہ آفرین اشعار کی صورت میں حمد، نعت، توحید، نماز۔ روزہ
حج۔ زکوٰۃ۔ اسلام، قرآن، احادیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے فضائل پر مستقل نظمیں،
مرد عورت بچے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور مقررین کیلئے خصوصی تحفہ

جام طہور

مصنف
عبدالرحمن عاجز
مالیر کوٹلوی

صبح صادق

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے
لبریز سوز و گداز سے بھر پور ہے
جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو
گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔
جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی
کامیاب کوشش ہے۔

صبحِ صادق خوابیدہ دلوں کے لیے
پیغام بیداری ہے۔
صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ
نور ہدایت ہے
صبحِ صادق الحاد و دہریت کے
اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

شمعِ فروزاں:۔ ثلاثیات کی تیسری کتاب اس کتاب کی نظموں کا
خلاصہ اس شعر میں ہے

اُس گھر میں اندھیرے کا تصور ہی غلط ہے
جس گھر میں ہمہ وقت رہے شمعِ فروزاں

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۲۹۹۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ ۱۶۵)
اہلِ ایمان سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

رُوحِ عبادت

عبادت کی بے شمار قسمیں ہیں:

☆ جن میں اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ محبت

☆ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ اطاعت

☆ اللہ تعالیٰ سے انتہائی خشیت (خوف)

عبادت کی روح ہے۔

اس کتاب میں عبادت کی ان تین اقسام کا بیان ہے

عبدالرحمٰن عاجز ملیر کوٹلوی

مکۃ المکرمہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ وہ دلہن جس کے روز و شب پھولوں کا گلدستہ تھے،

○ جیسے شاخ گل پر نرم و نازک کونپل

○ جس کا شباب چودھویں کے چاند کی طرح روشن ۔

۔ اور پھر وہ صرف ایک

سال بعد ہی عالم آخرت کی طرف چل پڑی اور پیغام دے گئی کہ ۔۔۔

○ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی " حقیقت " کیا ہے ؟

اس حقیقت کو جاننے کے لئے

دلہن قبر کی آغوش میں

ملاحظہ کیجئے !

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی کتب کی مختصر فہرست

تفسیر الکبیر
تفسیر ابن کثیر
تفسیر ابن جریر (طبری)
تفسیر سراج المنیر
تفسیر فتح القدیر
تفسیر بحر المحیط
تفسیر روح المعانی
تفسیر روح البیان
تفسیر القرطبی
تفسیر فتح البیان
تفسیر المنار
تفسیر الخازن مع النسفی
تفسیر ابن عباس
تفسیر جلالین
تفسیر جامع البیان
تفسیر المراغی
تفسیر مجمع البیان
تفسیر منہج الصادقین

تفسیر اضواء البیان
تفسیر فی ظلال القرآن
احکام القرآن للجصاص
الاتقان فی علوم القرآن
اعجاز القرآن
صحاح ستہ
کنز العمال
عون المعبود
تحفۃ الاحوذی
شرح السنۃ للبغوی
نیل الاوطار
الترغیب والترہیب
فتح الباری
عمدۃ القاری
قسطلانی
فیض الباری
معارف السنن
التلخیص الحبیر

المستدرک للحاکم
البدایہ والنہایہ
تاریخ طبری
اسد الغابہ
الاصابہ
الطبقات الکبری (لابن سعد)
حلیۃ الاولیاء
کتاب الزھد لابن حنبل ؒ
صفۃ الصفوۃ
المغنی لابن قدامہ
الخصائص الکبری
سیرۃ الحلبیہ
زاد المعاد
الجواب الکافی
الفوائد
منہاج السنۃ
فتاوی عالمگیریہ
الحاوی للفتاوی (للسیوطی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو کتب کی مختصر فہرست

تفسیر ثنائی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر مواہب الرحمٰن
تفسیر ابن عباس
تفہیم القرآن
درس قرآن
احسن التفاسیر
واضح البیان فی تفسیر ام القرآن
ترجمان القرآن
ام الکتاب ابوالکلام آزادؒ
بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر ستاری سورۃ فاتحہ
تفسیر مظہری
تبویب القرآن
تفسیر آیات کریمہ امام ابن تیمیہؒ

مفردات القرآن
تفسیر حقانی
تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف غزنوی
ابن ماجہ
ترمذی
موطاء امام مالک
مظاہر حق
شمائل ترمذی
درس حدیث
بلوغ المرام
تلخیص سبل السلام فی شرح بلوغ المرام
ترجمان السنۃ
معارف الحدیث
ابوداؤد شریف

سیرۃ النبیؐ
رحمۃ للعالمین
جمال مصطفےٰ
الفاروق
سیرت عائشہ صدیقہؓ
حیات ولی
سیرت سید احمد شہیدؒ
حیاۃ الصحابہ
اسلامی خطبات
خطبات محمدی
خطبات توحید
احیاء العلوم اردو
کیمیائے سعادت
مومن کے ماہ و سال
لغات القرآن
المنجد
مصباح اللغات
القاموس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید معریٰ و مترجم تفاسیر و احادیث کتب درس نظامی

اور

کتب تاریخ ، کتب اخلاقیات ، طبی کتب

مکہ مکرمہ، مصر، بغداد، ترکی، بیروت، طہران وغیرہ کی

عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات؛ پاک و ہند کی عربی، فارسی اور

جدید و قدیم نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی

خرید و فروخت کا ——— عظیم ادارہ

رحمانیہ دار الکتب، امین پور بازار، فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تالیفات: عبدالرحمٰن عاجز، مالیرکوٹلوی

نشر یمیں

موت کے سائے

عالمِ برزخ

مقامِ نماز

حضرت فضیل بن عیاض

انسان نشانِ رحمان

شہرِ خموشاں

ارکانِ ایمان

ایمان اور عملِ صالح

دولہن قبر کی آغوش میں

سورۃ فاتحہ فضیلت اور تفسیر

نظم یمیں

جامِ طہور

صبحِ صادق

شمعِ فروزاں

مکہ مکرمہ

مصر

بغداد

ترکی

بیروت

طہران وغیرہ کی عربی اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور جدید و قدیم نادر و نایاب کتب کی خرید و فروخت کا عظیم ادارہ۔

RAHMANIA DAR-UL-KUTAB

AMIN PUR BAZAR, FAISALABAD, PAKISTAN. PHONE: 649916

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ